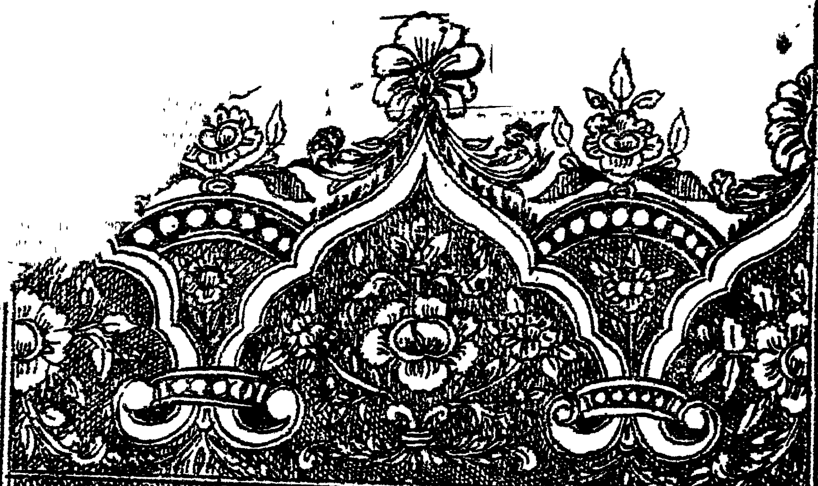
بفضل کردگار بے ہمال و کرم کریم بیمثال

دیوان جناب مستطاب کرامت پناہ سعادت دستگاہ [illegible] اقبال [illegible]



باہتمام [illegible] الدین فریدی قاضی زادہ [illegible]

در مطبع محبوب القلوب طبع شد



مین تو بندہ ہون اوسی یک جہا مقدور کا
دو جہان فرمان ہے جس ناظر و منظور کا

جان و دلسے ہون مین قربان اوس شہ مغفور کا
چہا رہا ہے دو جہان مین جلوہ جسکے نور کا

طور پر موسیٰ نے دیکہا جلوہ جس کے نور کا
مین تو عاشق ہون اوسی معشوق کے شکل طور کا

نور تہا یا چاند تہا یا ذرہ یا خورشید تہا
حضرت موسیٰ کہو کیا تہا یہہ جلوہ طور کا

پیتے ہی آنکہون مین سیرے اور کیفیت ہوئی
جب دیا ساقی نے یک جرعہ مئے انگور کا

ساقی و صہبا و ساغر کا رندان ہی مدام
سر پہ بارِ شرع رکہنا کام ہی مزدور کا

نحن اقرب کہدیا قران مین حق نے صاف صاف
ہرگز اندیشہ نکرنا حضرتِ دل دور کا

چاندنی راتون مین وصلِ مہوش کا لطف ہے
منہ نہ دکہلا اب خداوندا شبِ دیجور کا

جس نے ہاتون ہاتہہ دل کو لیگیا ہی چھینکر
جان و ایمان سے فدا ہون اوس بت مغرور کا

ہین جو مقبول خدا اونکا بیان کیونکر نہو
دیکھہ لو حق کس طرح سے ذکر ہی منصور کا

پڑ گئے ہین ہجر سے ناسور سینے مین میرے
وصل اوس دلبر کا ہی مرہم میرے ناسور کا

آگ سی تو محو ہوکر جان تن مین آگہسی
کیون نہ خوش ہو معلوم ہو نغمہ مجھے طنبور کا

جب سے قاصد نے سنایا ان کے آنیکی خبر
اور ہی عالم ہوا ہے اس دل رنجور کا

شاد تیری عالم دنیا مین ہو کیونکر نہ قدر
نام ہے محبوب تیرے شاد ذیمقدور کا

دم وصف محمدؐ مین نکل جائے تو اچھا
یہہ تن ہی اوسی فکر مین گلجائے تو اچھا

امید شب و روز یہی ہے میرے یارب
دل مکر سے شیطان کے سنبھل جائے تو اچھا

مولے کی کرم سے ہی یہی آرزو میری
جو آئے بلا مجھہ سے وہ ٹلجائے تو اچھا

گر غور سے دیکھو تو یہی خواہش دل ہے
یکبار دوئی دل سے نکلجائے تو اچھا

ہے دل سے دعا **شاد** کی ہر بات یہہ آخر
دم وصف محمدؐ مین نکلجائے تو اچھا

ہے اب پیش نظر میرے سراپا غوث اعظم کا
جدہر دیکھون نظر آتا ہی جلوہ غوث اعظم کا

تصور جم گیا آئینہ دل مین میرے جب سے
نظر ہر چیز مین آتا ہی چہرہ غوث اعظم کا

عجب ہے شان حضرت کی کہ مین کچہہ کہہ نہین سکتا
سراپا نقشۂ وحدت ہی نقشہ غوث اعظم کا

خدا اور مصطفے کی دید اوس کو کیون نہو حاصل
تصور سے جو دیکہے روے والا غوث اعظم کا

خیال روئے والا مین ہوا ہون محو کچہ ایسا
سراپا بنگیا ہے میرا نقشہ غوث اعظم کا

خدا کے فضل سے سب اولیا دنیا زمانیکی
کسی نے بہی نہین پایا ہی رتبہ غوث اعظم کا

تمنا ہے زیارت شاد کو دلمین ہے مدت سی
دکہا دے یا الٰہی اوس کو روضہ غوث اعظم کا

نکتہ یہہ پیر نے مجہے ایسا بتا دیا
پایا خدا کو مین نے خودی کو مٹا دیا

بوسہ نے تیرے لب کا مجہے یہہ مزا دیا
ہونٹون کو میرے قند مکرر چکہا دیا

مرشد نے جب کہ مجہہ کو پیالہ پلا دیا
خمخانہ طہور کا رستہ بتا دیا

اعجاز اوس نے پانون کا اپنے دکہا دیا
ٹہوکر سے قم کے ساتہہ ہی مردے جلا دیا

پردہ جو چشم مست سے اپنے اٹہا دیا
مستانہ یک زمانے کو اونے بنا دیا

کچہ عاشقان زلف کی حالت نہ پوچہیے
ناحق کے درد و رنج مین دلکو پہنسا دیا

گردن پہ عاشقون کی پہرا خنجر ستم
ابرو جو ناز و غمزہ سے اونے ہلا دیا

دل جو بتون کو مین نے دیا کیا برا کیا
بیٹہے بٹہائے خاک مین خود کو ملا دیا

تاثیر کچہ نہ پوچہیے اس سوز آہ کی
یک پل مین میری جان و جگر کو جلا دیا

وعدہ کبھی کیا کبھی انکار وصل کا
مجھکو ہنسا دیا کبھی اوس نے رولا دیا

مطلب کا مجھکو لکھنے دیا ایک بہی نہ حرف
باتون مین اوس نے بات کو میری بہلا دیا

صیاد نے کتر کے پرون کو بہار مین
بلبل کو آشیان چمن سے اڑا دیا

پھنسے پھنسائے ہمنے سر زلف یار مین
اوس مرغ دل کو دام بلا مین پھنسا دیا

دلبر تو دل کو جان کو ایمان کو لے لیا
یہہ بہی تو پوچھے کوئی عاشق کو کیا دیا

آہون کا میرے پوچھئے صاحب کچھہ اثر
ہالہ کا گرد ماہ کے حلقہ بنا دیا

شوخی ہے غمزہ عشوہ ادا بہی ہی ناز بہی
سب کچھہ بتون کے پاس ہی اللہ کا دیا

ملتا ہے رنج وغم مجھے سرکار عشق سے
اللہ نے اچھی جا میری لگی لگا دیا

جلوہ بہی شکل یار کا آجائے گا نظر
اس دل کے آئینہ کو جو تونے جلا دیا

چوسر کی بازی ہار کے نردون کو شل دل
اوس نے بہر کے غصہ سے یکجا ملا دیا

رنج وغم ومصیبت و درد و الم مجھے
جو کچھہ یہہ میرے پاس ہے سب آپکا دیا

ہی جائے شکر شاد خدا کی جناب مین
بگڑے ہوئے جو باتون کو میرے بنا دیا

دل سے دیکھا تو خدا تہا مجھے معلوم نہ تہا
کفر و ایمان سے جدا تہا مجھے معلوم تہا

دیدۂ دل سے جو کونین کو دیکھا ہم نے
یار کا نور ضیا تہا مجھے معلوم تہا

دیر و کعبہ مین نہ دیکھا نہ کلیسا مین تجھے
دل کے پردہ مین چھپا تھا مجھے معلوم تھا

بر سر دار جو آیا تھا انا الحق کہکر
مین ہی منصور بنا تھا مجھے معلوم تھا

فضل مرشد سے یہہ معلوم ہوا اب ای شاد
مین خدا سے نہ جدا تھا مجھے معلوم تھا

مجھے پیر نے رمز بتا ہی دیا
میرے دل سے دوئی کو اٹھا ہی دیا

تیرے آتش عشق نے کام کیا
دل و جان و جگر کو جلا ہی دیا

وہ جو بزم مین مے کا تھا جام بھرا
مجھے اوس نے تمام پلا ہی دیا

غم ہجر مین جو جو بلائین سہے
تیرے وصل نے دل سے بھلا ہی دیا

لب لعل سے بوسہ دیا جو مجھے
مے عشق سے اپنے چکھا ہی دیا

قدم اپنا بصورتِ نقش قدم
تیرے کوچہ مین ہم نے جما ہی دیا

کیون نہ شاد ہمیشہ یہہ شاد رہے
دل یار سے دل کو ملا ہی دیا

تو نے عشق کا جام پلا ہی دیا
میرے دل سے خودی کو مٹا ہی دیا

مجھے پیر نے مست بنا ہی دیا
میرے ما و منی کو مٹا ہی دیا

مجھے اپنی خودی سے فنا کرکے
اس نے یار کا جلوہ دکھا ہی دیا

سوزِ ہجر سے دل جو جلا تہا میرا | آبِ وصل نے اوس کو بجہا ہی دیا

اپنی ہستی کو شاد نے دور کیا
آپ اپنے کو حق مین ملا ہی دیا

بہلا کیجئے یا برا کیجیے گا ؛ ولیکن نہ دل سے جدا کیجئے گا
مین راضی ہون ہر دم رضا پر تمہارے ؛ ثنا کیجئے یا گلا کیجئے گا
شب ہجر مین آپ سے یہہ دعا ہی ؛ نہ ملنے مین ہرگز دغا کیجیے گا
غریبون کا دل توڑئے گا نہ ہرگز ؛ جو جی چاہتا ہے وہ سب کچہ کیا کیجئے گا
خدا نے دیا ہے تمہین تاج شاہی ؛ غریبون کو کچہہ تو دیا کیجئے گا
کہو شیخ سے شیشہ دل مین بہر کر ؛ شراب محبت پیا کیجئے گا

رہے شاد قایم یہہ شاہ زمانہ
یہہ ہر وقت دل سے دعا کیجیے گا

بعد مدت ہوا وصال اوس کا ؛ واہ کیا خوب ہے جمال اوس کا
تیغ ابرو سے کر دیا مجروح ؛ کیا کہون مین دلا کمال اوس کا
کی نظر دل کے آئنہ مین جب ؛ ہمکو حاصل ہوا وصال اوس کا
گرچہ زہری ہے مار زلف سیاہ ؛ مو بمو شانہ سہے وبال اوس کا

رہے خرم ہمیشہ شاد وکن
شاد کہتے ہیں خیال اوس کا

دم مین خزان دکہاتا ہی عالم بہار کا
اوس گل کی یاد مین ہین کہلین آنکہین اندلین
سرگشتہ یہہ بگولہ ہین دشت شوق مین
کہتے ہین جس کو خلق خدا ماہ چاردہ
دہوکا ہے اس کی کاکل مشکین کو دیکہکر
لینے سی آپ بوسہ لب کے خفا نہ ہو

کیا اعتبار زندگی مستعار کا
نرگس سے پوچہو حال میرے انتظار کا
ہ خاک اپنی ڈہونڈتی ہی پتا شہسوار کا
داسدوہ تو روئے منور ہی یار کا
پالا ہی گلعذار نے جوڑا یہہ مار کا
واپس لو گر ہے آپکے باعث یہہ بار کا

اسے شاد شاد وخرم شاداں رہیگا تو
تجہکو وسیلہ ہی تیرے پروردگار کا

اگر تو میرے پاس آتا رہیگا
جدائی کی آتش مین جو جل رہا ہون
کبہی آکے مل ہم سے ایجان جانان
اگر تو ملے گا نہ مجہہ سے پیار سے
یہہ درد محبت کبہی تو کہلے گا ٭٭

تو رنج والم دل سے جاتا رہے گا
مجہے اور کب تک جلاتا رہے گا
یہہ کب تک تو خود کو چہپاتا رہیگا
مرا جی نکل تن سے جاتا رہے گا
کہان تک اسے تو چہپاتا رہے گا

کبھی تو کرم کر تو اے جان جانان
کہان تک تو مجھہ کو ستاتا رہے گا

پلا کر مجھے بادہ عشق ساقی
یہہ محفل مین کب تک گھٹاتا رہے گا

محبت کی آتش بہڑکتی رہی گی
مجھے جس قدر تو جلاتا رہے گا

کرے گی اثر کچھہ نہ رندونکو زاہد
نصیحت کہان تک سناتا رہے گا

کبھی تو ہنسا دے ہمین ای فلک تو
یوہین کیا ہمیشہ رلاتا رہے گا

کرم پر رکھہ اے شہا داور کی نظر تو
وہی داد رس کام آتا رہے گا

رونق افروز اگر وہ مہ تابان ہوتا
مین بھی اوس شوخ پہ سو جان سے قربان ہوتا

جوش پر گریہ ہر ادیدہ گریان ہوتا
دیکھتے آپ کہ پھر نوح کا طوفان ہوتا

رونق بزم جو وہ رشک سلیمان ہوتا
مین نہ ہرگز کبھی بلقیس کا خواہان ہوتا

اے بتو تم مین اگر جلوۂ ایمان ہوتا
دل و جان سے بخدا مین بھی مسلمان ہوتا

مصحف رخ کو اگر یاد مین کرتا اوس کے
نام میرا اے صنم حافظ قران ہوتا

ہوتا افسانہ عزیز و نہ زلیخا کا جنون
چاک اگر یوسف مصریکا نہ دامان ہوتا

قاصد دلبر مہ رو سے ملا دیتے اگر
مجھہ پہ اے حضرت خضر آپکا احسان ہوتا

یوسف دل اگر ای رشک زلیخا چہکتا
چاہ کنعان یہہ تیرا چاہ زنخدان ہوتا

وحشت دل پھر اگر جوش جنون دکھلاتا
پرزے پرزے میرا ہر تار گریبان ہوتا

رخ روشن سے جو وہ ماہ اٹھا دیتا نقاب
شرم سے ابر مین خورشید بھی پنہان ہوتا

گر خط سبز پہ عکس آنکھون کا اوسکے پڑتا
پھر وہ کیونکر نہ چراگاہ غزالان ہوتا

رخ سے آنچل جو اٹھاتا وہ سکندر طلعت
صورت آئینہ خورشید بھی حیران ہوتا

بے ثباتی چمن دہر کی گر یاد آتی
مثل سنبل ورق گل بھی پریشان ہوتا

عشق مین زلف پریشان کے پھنسا رہتا دل
عمر بھر کے لئے کاش اپنا یہ زندان ہوتا

گوشۂ چرخ ستمگار سے بجلی گرتی
وہ اگر غنچہ دہن باغ مین خندان ہوتا

مے الفت سے اگر قطرۂ مُل ملجاتا
غیرت چشمہ لب چشمۂ حیوان ہوتا

دولت حسن پہ رہزن کا نہ بٹا پڑتا
زنگی خال جو رخ پر ترے دربان ہوتا

ہر گل و رنگ مین جلوہ ہے اوسی کا ای شاد
راز افشا ہی نہوتا جو وہ پنہان ہوتا

کیا خوب لطف ہے جو یہ موسم شباب کا
دلبر ہو بر مین ہاتھ مین ساغر شراب کا

ساقی دے بھر کے ایک پیالہ شراب کا
فصل بہار مین ہی یہ موسم شباب کا

ان کو شب وصال بہانہ ہی خواب کا
عالم ہے میرے دل مین نیا پیچ و تاب کا

مد نظر مین ہے رخ پر نور مصطفیٰ
ہر روز سامنا ہے خدا کی کتاب کا

حسرت ہی ہی فراق ہی ہی انتظار ہی
احوال کیا کہون دل پر اضطراب کا

پشت پناہ جس کے رسول امین رہین
کیا خوف اوس کو گور کے رنج وعذاب کا

سیماب کی طرح نہین اوس کو کہین قرار
خانہ خراب ہی دل خانہ خراب کا

ساقی دے جام مے کہ ہی کوی نگار خلد
فردوس مین حلال ہے پینا شراب کا

رکہا ہے باغبان نے پئے عندلیب زار
مے کے عوض چمن مین کٹورہ گلاب کا

نام علی ہو ورد زبان جس کے رات دن
پہر خوف اوس کو کچہہ نہین روز حساب کا

اس وقت کوئی غیر نہین ہی شب وصال
باقی کہان ہی وصل مین موقع حجاب کا

وہ ولولہ نہین وہ طبیعت نہین رہی
پیری مین یاد آیا ہے عالم شباب کا

اے **شاد** دو جہان مین فضل کریم
مجہکو وسیلہ بس ہی رسالتماب کا

عشق نے جب دل مین گہر پیدا کیا
درد نے اپنا اثر پیدا کیا

عشق نے جسدم اثر پیدا کیا
درد اوہر تہا سو ادہر پیدا کیا

یا نبی حق نے شفاعت کیلئے
آپ کو خیر البشر پیدا کیا

لوحِ دل سے جب مٹا حرف دوئی
دل نے یکتائی مین گہر پیدا کیا

کہو دیا سب عشق مین ناموس و ننگ
جس کو مین نے عمر بہر پیدا کیا

وہ سوال وصل پر اوٹھکر چلے / رنج ناحق چھیڑ کر پیدا کیا

آتش فرقت ہی کیسی آگ ہے / داغ دل سوز جگر پیدا کیا

آرزوئین دل کی بر آنے لگین / اب دعا نے کچھہ اثر پیدا کیا

بیٹھے بٹھلائے اوسی دل دیکر شاد
ہم نے عشق فتنہ گر پیدا کیا

ہوگیا کس لئے مشتاق زمانہ تیرا / سہل کیا خلق نے سمجھا نظر آنا تیرا

مجکو ہستی ہی مین دشوار تہا پانا تیرا / مل گیا مین تو ملا مجکو ٹھکانا تیرا

بخدا شیفتہ ہی سارا زمانہ تیرا / موجب فخر ہوا دہر مین آنا تیرا

اے میرے ختم رسل رتبہ والا زہنا / بجز اللہ کے کسی نے بھی نجانا تیرا

شافع روز جزا ساقیِ حوضِ کوثر / خیر مقدم یہہ جہان مین ہوا آنا تیرا

ہوگیا تصفیۂ بخشش امت رب سے / کیا مبارک ہوا معراج کو جانا تیرا

تیرے باعث سے کیا ارض و سما کو پیدا / ہوگیا حق کو جو منظور دکہانا تیرا

چشم خلقت سے گرا دہر مین مردود ہوا / جس کسی نے بخدا کہنا نہ مانا تیرا

جب کیا خود کو فنا ذات مین تیری ہم نے / تب کہین ہم کو ملا یار ٹھکانا تیرا

کیا تجھے یاد ہی اے جان وہ ہنگام وصال / منتین کرنا میرا منہہ کو چھپانا تیرا

سر کو پہر خم پہ تسلیم و رضا کردیگی
پہلے ہم دیکہہ تو لین تیغ لگانا تیرا

پیش قدمی کے لئے مین بہی نکل آونگا
گر ٹہر جائے میرے گور پہ آنا تیرا

دوست دشمن پہ نظر رہتی ہی یکسان تیری
کیون نہ بیگانہ بہی ہو جائے یگانہ تیرا

سخن اقربا کا کہلا راز تو جب جانگئے
کہ ہر شہ رگ سے بہی نزدیک ٹہکانا تیرا

جان یکروز جنون تن سے نکالی لیگی
دیکہہ اچہا نہین ہر روز رستانا تیرا

لعل خوشرنگ کو کردیتا ہی گویا بدرنگ
لب پہ کیسا ہی یہہ مستی کا جمانا تیرا

اے موذن وہ میرے پہلو سے اٹہجائیگا
دیکہہ اچہا نہین یہہ شور مچانا تیرا

تو سلامت رہو اے جذبۂ عشق دلبر
جابجا دہر مین رہتا ہی فسانہ تیرا

کیا مجہے یاد نہین اوبت کافر وہ دن
قتل عشاق پہ ہر بڑے کا اوٹہانا تیرا

تیر مژگان کے لگا شوق سے دلبر میرے
سہے ہی ترک ستمگار نشانا تیرا

جستجو تے تیرے بہکایا عبث دیر و حرم
تہا میرے دل ہی مین ایجان ٹہکانا تیرا

فضل اوسکا ہی تو پہر کچہہ بہی نہو گا ایدل
دشمن جان ہوا گو سارا زمانہ تیرا

کام یہہ تجہکو سزاوار ہی ای بندہ نواز
جرم کرنا میرا اور ناز اوٹہانا تیرا

صد و سی سال سلامت رہو اے شاہ دکن
عدل و انصاف مین یکتا ہی زمانہ تیرا

سہے دعا شاد کی دل سے یہی ہر وقت مدام
رہے تا حشر شہا جشن شہانا تیرا؛

نظرِ لطف کشادہ ہی جو آے شاہ جہان ۔ شاد کیا بلکہ ثنا خوان ہے زمانہ تیرا

حضرتِ احمد مختار کے صدقہ سے شاد
بخدا خلد برین ہو گا ٹھکانا تیرا

دل دیکھے جس گھڑی سے مین عاشق ترا ہوا ۔ خویش و بیگانہ دوست سے سب سے جدا ہوا

اے عالم آشنا جو ترا آشنا ہوا ۔ غرق محیط وحدت کثرت نما ہوا

دریاے عشق مین جو ترا آشنا ہوا ۔ گویا سوار کشتی بحر فنا ہوا

سوداے زلف یار مین جو مبتلا ہوا ۔ قید خودی سے چھوٹ کے بند بلا ہوا

اوس بحر حسن سے جو کوئی آشنا ہوا ۔ ہر دم غریق ورطہ بحر فنا ہوا

دل مبتلاے الفت زلف رسا ہوا ۔ بیٹھے بٹھاے قیدی دام بلا ہوا

وہ بحر حسن جب ہوا مجھ سے کنارہ کش ۔ ہر آشنا مزاج ہی نا آشنا ہوا

عاشق کے قتل ہو نہیں نادم کبھی کبھو ۔ اچھا ہوا برا ہوا جو کچھ ہوا ہوا

میری نظر سے چھپ کے کہاں آپ جا بسین ۔ سایہ کیطرح ساتھ ہی یہ دل لگا ہوا

آنیکا مجھ سے وعدہ کیا تہا جو آپ نے ۔ آئے کبھی نہ آپ نہ وعدہ وفا ہوا

بوسہ جو مین نے مانگا تو جھنجلا کے یون کہا ۔ بنوا تو منہ کو آپ کا یہ حوصلہ ہوا

فقر و فنا کا راز کہون کیا مین تجھ سے شاد

ہبتا خود دیکھ حسن نے وہ بیشک خدا ہوا

جفاؤن کو سہکر ستم گر بنا یا
عدو اپنا تجہہ کو مقرر بنا یا

تیرا کون تہا پیشتر اس سے عاشق
میرے عشق نے حور پیکر بنا یا

مین دون سرو طوبیٰ سے تشبیہہ کیونکر
تجھے حق نے رشک صنوبر بنا یا

کیا دعوئے خون کسی نے ہی تجہہ سے
یہہ کس کیلئے تونے محضر بنا یا

طلسمات قدرت مین حیران ہون یارب
کہ انسان کے پتلے کو کیون کر بنایا

عنایت جو پیر مغان کی ہے مجہہ پر
میری خاک کا اس نے ساغر بنایا

ہوا سوکھہ کر تیری فرقت مین کانٹا
تیرے عشق نے مجہکو لاغر بنا یا

ہمیشہ سے بیچلے رہے حضرت دل
محبت نے آخر کو مضطر بنا یا

غزل شادی اوس کو جسدم سنائی
رقیبون نے منہ خشک جلکر بنا یا

ڈرکے اوڑ جاتا ہی مثل ہوش دم تخچیر کا
آکے پیکان ٹہرتا ہے دلمین جسدم تیر کا

فرقت و رنج والم سے دل ہی مضطر رات دن
پوچہتے ہو حال کیا اس عاشق دلگیر کا

مست مے اے محتسب روز ازل سے ہین ہم
کب مٹے لکہا کسی سے خامہ تقدیر کا

آنکہہ مین سرمہ لگائے پہرتے ہین وہ قتل پر
رنگ نیلا ہو رہا ہے جوہر شمشیر کا

اندنون ہو کیون نہ ٹہنڈی گرمی بازار مصر
غیرت یوسف ہی یک نقشہ ترے تصویر کا

جب سے ای وحشت ہوا ہون مبتلا دام زلف
مرغ دل شیدا بنا ہی حلقہ زنجیر کا

آسمانونپر میری آہِ رسا کا ہے عبور
عرش پر جہنڈا چڑہا ہی نالہ شبگیر کا

نے فقط دیر و حرم مین اسکے جلوہ کی ہی دہوم
سب خدائی مین ہی شہرہ اس بت بے پیر کا

خون رلواتا ہی مجہکو حسرت پابوس مین
طایر رنگ حنا ہی پر بنا ہی تیر کا

ہون شہ ملک دکن کی آستان بوسی پہ شاد
مین نہین خواہان ہون ہر گز منصب و جاگیر کا

ہین ترے حامی محمد شاہ گہبراتا ہی کیون
آج کل ہی اوج پر نیر تیری تقدیر کا

دل مین جب عشق خدا پیدا ہوا
سوز حب مصطفی پیدا ہوا

غیر کی اب اسمین گنجایش کہان
دل مین عشق دلربا پیدا ہوا

ہوش عارض دیکہکر اوڑنے لگے
پہر غشی کا عارضا پیدا ہوا

بوسہ لعل لب جان بخش سے
آب حیوان کا مزا پیدا ہوا

کیا پچپن سودائے زلف یار سے
دل مین عشق اژدہا پیدا ہوا

اوٹہ رہے اس بت کی تصویر کا اثر
دل مین اور یکسہ لقا پیدا ہوا

ذات مین اوسکے ہوا جب ہم فنا
مین ہوا پنہان خدا پیدا ہوا

جب تصدق یار کے سر پر ہوا
چھند بھی بن کر ہما پیدا ہوا

خاک بن مل کر کیا حاصل نشان
جب ہُما مین نقشِ پا پیدا ہوا

کفر کو چھوڑا رہ اسلام لی
جب سے عشقِ مصطفےٰ پیدا ہوا

شاد کعبہ سے مدینہ جائین گے
عشق احمد رہنما پیدا ہوا

غزل در تہنیت و مدح عارف اللہ رہبر راہِ یقین حامی دین متین شاہ محمود میان صاحب دام کرامتہٗ

آج کی شب وہ حبیب شاہ دین پیدا ہوا
بندۂ مقبولِ رب العالمین پیدا ہوا

جسپہ آئینہ ہے حیران وہ حسین پیدا ہوا
رشک یوسف ماہ طلعت مہ جبین پیدا ہوا

واقفِ اسرار اربابِ یقین پیدا ہوا
آج محمودِ دو عالم قطبِ دین پیدا ہوا

ہو مبارک تم کو اے وابستگان بزم خاص
آج خاصانِ خدا کا ہمنشین پیدا ہوا

ساکنین عرش کہتے ہین نہایت فخر سے
آج کی شب صاحبِ عرش برین پیدا ہوا

خانۂ دل کیون نہو آباد میرا دوستو
اس مکان کا وہ مکین دلنشین پیدا ہوا

ہوگیا سارا جہان اُنکا مسخر او مطیع
جب وہ محمودِ زمان قطب زمین پیدا ہوا

طالبان راہ مولی کو سنا دو یہہ خبر
آج کی شب رہبر راہ یقین پیدا ہوا

نازنینانِ جہان کو جس سے ہی راز و نیاز
وہ حسینانِ جہان کا نازنین پیدا ہوا

کافر و ملحد جو تھے سارے مسلمان ہو گئے
جب کہ دنیا مین وہ شاہِ مسلمین پیدا ہوا

خوفِ عصیان سے نڈر اے شاد بخشا جائیگا
تیری بخشش کیلئے وہ شاہِ دین پیدا ہوا

دل یہہ کہتا ہی منگاؤن آج دلبر کا جواب
دیکھیے آتا ہے کیا اپنے مقدر کا جواب

آیت لولاک لایا رب نے جسکی شان مین
کوئی پیغمبر نہین ایسے پیمبر کا جواب

حسن مین دلبر مرا ہی مہر و مہ سے بیشتر
کوئی کیا دنیا مین ہوگا ایسے دلبر کا جواب

مین کراماً کاتبین سے نامہ لونگا حشر مین
گم کیا ہی پیک نی میرے ستمگر کا جواب

غوثِ اعظم کا وسیلہ تجھکو ہی محشر مین شاد
کس کا کیا مقدور پوچھے تیرے دفتر کا جواب

ہم سے تم نے نہ کچھ کہا مطلب
آپ سے ہمکو کہئے کیا مطلب

یا الٰہی طفیل مولا سے
بر سے آ تو یہہ سب میرا مطلب

شاہ ملکِ دکن رہین آباد
بس یہی دل سے ہی میرا مطلب

ایک دن بر مین آ تو اے دلبر
پھر کہونگا یہہ سب کھلا مطلب

رکھ سلامت خدا اسیر سے جد کو
یہی ہر دم سے ہے مدعا مطلب

راز دل کا بیان کرون مین کیا
جانتا ہے میرا خدا مطلب

شاد کو بس طفیل حضرت سے
نحن اقرب کا مل گیا مطلب

کوچہ یار مین جو جا پہونچا
ابتدا انتہا کھلا مطلب

من عرف سے جو شاد شاد ہوا
دم بدم ہے انا انا مطلب

بخت جاگے آگیا میرا سفر سے آفتاب
جلوہ گر سے ہے رخنہ دیوار و در آفتاب

صبح کو نکلا تھا گرچہ کروفر سے آفتاب
ہو گیا ہے منفعل اوس عشوہ گر سے آفتاب

آسمان پر گر گرے برق نگاہ تند یار
ابر مین رہتا چھپ کر اوسکے ڈر سے آفتاب

اپنے رخ سے گر نقاب اولٹے وہ مہپارہ وش
گر پڑے بیتاب ہو کر چرخ پر سے آفتاب

طرۂ الماس ان کے سر پہ جب آیا نظر
ہو گیا دہوکا کہ یہ نکلا ہے سر سے آفتاب

دیکھتا ہے رشک سے جب وہ تیری تصویر کو
نور برساتا ہے اپنے چشم تر سے آفتاب

ہیبت شاہ دکن کا شاد یہ شہرہ ہے آج
کیون نہ نکلے کانپتا جیب سحر سے آفتاب

مے و ساقی و گلعذار عجب ؛
آج ہے موسم بہار عجب ؛

چشم مخمور قامت اوس گل کا
نرگس و سرو جویبار عجب ؛

چشم بد دور طرفہ حسن و جمال | ہے یہہ دلدار طرحدار عجب
کرتے ہین شور بلبل و قمری | دیکھو گلشن مین ہے بہار عجب
بس تیرے دل کو فضل مرشد سے | سن عرف کا ہوا ابہار عجب
صاف خالی کئے ہین خم خانے | مین ہون دنیا مین میگسار عجب
اوسکے مژگان کی ہی کھٹک شب و روز | گویا چبہتا ہے دل مین خار عجب
وصف محبوب شاہ کیا کیجئے | ہی جہان مین یہہ شہریار عجب

شاد تمکین کی استعانت سے
ہین رقم شعر ابدار عجب

اس کی محفل مین نہ کیا کیا خط اوٹھائے عندلیب | شمع پر پروانہ سا بنکر جو آئے عندلیب
ہا نہ ہی کیون دے خزان پر آخر دیدار کو | روئے گل گلشن مین آکر دیکھہ جائے عندلیب
گل کیصورت دیکھکر محو حقیقت ہو گئی | ہر طرف سے تھی انا گل کی صدا ئے عندلیب
وہ تو بیخود ہو گئے اوس لالہ رو کو دیکھکر | نالہ زن گلشن مین ہم بھی تھے بجائے عندلیب
پہر چمن مین جہومتی مستانہ آئی ہی بہار | ہے الا یا ایہا الساقی ندائے عندلیب

ہون مدام اے شاد شادان خسرو ملک دکن
ہی گلستان مین بہی ہر دم دعائے عندلیب

بار غم فراق سے ہونٹون پہ جان ہے اب / مجھہ مین بس تم اوٹھانیکی طاقت کہان ہے اب

جھوٹے عنایتون کا کرین کیسی اعتماد / قاتل سے غیر قتل بھلا کیا گمان ہے اب

کرتے ہو وعدہ وصل کا لیکن وفا نہین / یہہ انتظار ہی اجل ناگہان ہے اب

روئے صنم پہ برقع شامی کا کہینچنا / گویا کہ شمس ابر شفق مین نہان ہے اب

فکر دوئی مٹا کے تو اب چشم دل تو کہول / جلوہ خدا کا ہر رگ و پے مین عیان ہے اب

ہنستے ہو سن کے آپ ہمارا یہہ حال غم / آہ و فغان ہی کام ہمین امیان ہے اب

قایم شہ دکن رہین آصف شاہ تا ابد / خلق خدا کو جس سے کہ امن و امان ہے اب

کچھہ بھلا منہ سے تو فرمائے آپ / اس قدر ہم سے نہ شرمائے آپ

آتے ہین تو ابھی آجائے آپ / یا نہین تو ہمین بلوائے آپ

عشق مین ہم ہین ازل سے شیدا / طعن اب ہم پہ نہ فرمائے آپ

ایک بوسہ کے لئے اتنا غضب / رحم پر کچھہ بھی تو آجائے آپ

غیر پر اتنی عنایت ہے تمہین / ہمپر اس طور نہ گرمائے آپ

ایک بوسہ کے لئے ای میر بجان / اسقدر ہمکو نہ ترسائے آپ

چہرہ پر آپ کے وحشت ہے نمود / اپنے دل کو ذرا بہلائے آپ

اُف تلک بھی نہ زبان سے نکلے
گر میرے پر زرے بھی اڑوا آپ

عاشقون سے نہین پہونچے گا ضرر
دل مین اپنے تو نہ گھبرا آپ

مانگا یک بوسہ جو سینے تو کہا
دیکھو منہ کی نہ کہین کہا آپ

ہوتے ہو دیکھتی ہی چین بہ جبین
اس قدر ہم سے نہ کڑوا آپ

رہے قایم شہ والا یارب
یہہ دعا شیخ جی فرماتے آپ

شاد اگر چھٹتے ہو قرب آن
نحن اقرب کو بیان یاتے آپ

رہتا ہی روز شب مجھے از بس خیال دوست
یارب نصیب ہو مجھے ہر دم وصال دوست

مسجد سے کچھ غرض نہ کلیسا سے کام ہے
آنکھون مین جلوہ گر ہے ہمارے جمال دوست

قرآن سے کام ہے مجھے مطلب نہ بید سے
ہے کان مین بھرا ہوا میرے مقال دوست

کامل ہوئی نگاہ جو مرشد کی شاد پر
فی الفور دل مین بس ہی گیا پھر جمال دوست

بادۂ الفت سے تیرے مین بھی سرشار مست
شیخ مست و رند مست و کافر و دیندار مست

چشم اوس بت کی جو دیکھی ہو گئے سب یکبار
صاحب تسبیح مست و صاحب زنار مست

جب کیا دعوے انا الحق کا ہوے عشق مین
ہو گیا منصور بیخود ہو کے فوق دار مست

زاہدا ہی زہد و تقوی مین پڑے سو نہا کرین
ہمتو اپنے یار کے ہین دید مین سرشار مست

عکس تیرے روئے رنگین کا پڑا جب سے ہو وے
شاخ مست و برگ مست و غنچہ و گلزار مست

بادہ گلگون سے کب ہوتا ہے رندونکو سرور
وہ پلا ساقی شۂ وحدت کہ ہون یکبار مست

غیر کی ہستی سے ہمکو کچھ غرض ہرگز نہین
شاد اوس کے عشق مین ہے جاودان ہر بار مست

روٹھا ہے مجھسے وہ بت غنچہ دہن عبث
مجھپہ یہ خفا ہے وہ سیراگل پیرہن عبث

ہے عندلیب فکر ہوائے چمن عبث
اندوہ و رنج و یاس و غم گلبدن عبث

حمد خدا و نعت رسول کریم کا
کیا کر سکین بیان لب کام و دہن عبث

مین نے تو دوستو نہ کسیکا برا کیا
دشمن میرے ہی ہین یہ اہل وطن عبث

پہنکوا دو یون ہی عاشق بیکس کی نعش کو
ہے خواہش و تجسس گور و کفن عبث

تا کی امید زیست کہ مرنا ہے ایکدن
ہوگی یہ سب موافقت روح و تن عبث

یک دن بہار باغ جہان ہے خزان کی ہاتھ
ہے آہ و زاری دل مرغ چمن عبث

شیرین کا تجھسے وصل تو آخر نہو سکا
محنت یہ تیری ساری گئی کوہ کن عبث

سجدہ جو بت کو کرتا ہے ہرگز روا نہین
کیون پہوڑتا ہے سر کو تو اے برہمن عبث

جامہ دری نہ خلعت سرکار عشق ہے
ایدل نہ چاک ہو یہ تیرا پیرہن عبث

نادان و بیوقوف سمجھے تو او نکو شادؔ
ہر لوگ کہتے ہین کہ ہی فکر سخن عبث

آفتاب آیا ہمارے گھر مین آج
نور پھیلا جس سے سارے گھر مین آج

یار آیا ہے خوشی سے بر مین آج
کیون نہ جلسہ ہو ہمارے گھر مین آج

جلوہ اوس کا چہا گیا ہے چوطرف
ہے تجلّی دیکھو کیا اختر مین آج

گم ہوا ہے نامہ اوس کا یا نصیب
دہونڈتا ہون صبح سے دفتر مین آج

مل گیا ہی یار بھی اغیار مین
شور و غل ہی اس قدر لشکر مین آج

جس طرف دیکھو اوسیکا ہی ظہور
اوس کا ہی جلوہ ہی بحر و بر مین آج

لطف سے ساقی نے اک مدت کے بعد
بادہ رنگین بھرا ساغر مین آج

طرّہ مقیش ان کو سر پہ ہے
جانا مین نکلا ہے سورج سر مین آج

کون سے دلبر کا آیا ہے خیال
جان و دل ہین سیر جو چکر مین آج

وصل کی شادی ہی دل مین شادؔ کی
شادیانے بجر ہے ہین گھر مین آج

میرے گھر کو جو وہ آیا ہی تو آیا دم صبح
مگر افسوس کہ مجھکو نہ جگایا دم صبح

لے خبر جلد کہ بیمار کی حالت ہی بری
جو وہ زندہ ہی رہیگا تو ہی تا دم صبح

ہوش آتا بھی تو آتا ہے بوقت آخر
آنکھیں بھی ہوتی ہیں سو تو نگی تو وا دم صبح

شب فرقت میں تیری یاد میں ایسا رویا
موجزن گھر میں ہوا اشک کا دریا دم صبح

کس بلا کی ہے تیری وعدہ خلافی اے یار
منتظر آنیکا بیٹھا میں رہا تا دم صبح

جام ہاتھ سے اوس کے جو پیا میں شب وصل
رات ہے نشہ کا عالم تھا دو بالا دم صبح

اس کو جانا تھا کسی حال جو اپنے گھر کو
بدمزاجی کا کیا اوس نے بہانا دم صبح

میرے نالوں نے عجب دھوم مچائی شب ہجر
سارے عالم میں پڑا ایک تہ و بالا دم صبح

مغتنم جان اے اس عیش دو روزہ کو شاد
پھر نہ تو ہی نہ تو ساقی نہ تو مینا دم صبح

ہے میرا سوز جگر شمع شبستان کیطرح
داغ دل سے روشن ہوں کیونکر چراغان کیطرح

ہار موتی کا دیا اوس نے جو اپنا غیر کو
رات دن رویا کیا میں ابر نیسان کیطرح

داغ ایسے کھائے ہم نے لالہ رو عشق میں
ہو گیا گلزار سینہ بھی گلستان کیطرح

جسطرف دیکھوں نظر آتی ہے صورت آپکی
محو حیرت ہو گیا ہوں میں بھی حیران کیطرح

تیغ کو جلاد کے پیدا ہوا شوق وصال
وہ لپٹی ہیں گلے سے میرے قربان کیطرح

ایک بھی امید اس سے بر نہ آئی وا حیف
آرزوئیں رہ گئیں سب دل میں ارمان کیطرح

جب سواد شام ہجران کا اثر پیدا ہوا
ہو گئی خاطر پریشان زلف جانان کیطرح

مصحف رخ کی تلاوت کر رہا ہوں رات دن — دیکھتا ہوں روئے جاناں کو میں قرآں کیطرح

اس کی محفل میں ہزاروں آئے اور اٹھکر چلے — میں ہی جمتا رہ گیا شمع شبستاں کیطرح

ایک آنسو ہی نہیں تھمتا الٰہی خیر ہو — اشک آفت ڈھا رہے ہیں موج طوفاں کیطرح

اوج پر اے **شاد** تیرا نیر اقبال ہے
کیوں نہ چمکیگا بھلا مہر درخشاں کیطرح

خاص ہیں اسرار حق اسرار شیخ — معنی قرآں ہے سب گفتار شیخ

عاقبت کا کچھ تو سودا کیجئے — حضرت دل گرم ہے بازار شیخ

صورت حق کی حقیقت کھل گئی — جب میسر ہو گیا دیدار شیخ

دل کی دل کو کیوں نہیں ہوتی خبر — ہر نفس میرا بنا ہے تار شیخ

کیوں نہ پل میں لامکاں پر ہو گذر — اوج پر ہے رتبۂ رفتار شیخ

ہے تصور جب سے دل میں شیخ کا — بن گیا ہوں صورت دیوار شیخ

زاہدوں کو چاہئے خلد بریں
شاد کو بس سایہ دیوار شیخ

ہے شان الٰہی جو شان محمد — دو عالم بنا مدح خوان محمد

یہی کہتے ہیں عاشقان محمد — خدا کا مکاں ہے مکان محمد

ہماری زبان کو کہان ہی یہہ قدرت
کرین ہم جو ہر دم بیان محمدؐ

یہی دل کی خواہش یہی آرزو ہے
مرا سر ہو اور آستان محمدؐ

کسی کی ہوئی ہی نہ ہوگی کسی کی
ہوئی جسطرح عز و شان محمدؐ

حقیقت کے آنکھوں سے دیکھا تو سمجھا
ہے عرش علیٰ آستان محمدؐ

وہ مردود ہین اور دشمن خدا کے
جہان مین جو ہین دشمنان محمدؐ

وہ سبطین پیارے وہ خاتون جنت
حقیقت مین ہین جسم جان محمدؐ

وہی بخشے جائینگے روز قیامت
رہینگے جو زیر نشان محمدؐ

نہ جنت کی شادی نہ دوزخ کا غم ہے
یہہ بے خوف ہین عاشقان محمدؐ

شفاعت تیری شاد کیونکر نہوگی
کہ دل سے ہے تو مدح خوان محمدؐ

قاتل کو جسکی گھڑی ہی امیر اگلو پسند
جنجر نے کہدیا ہی مجھی ہے گلو پسند

کرتا ہی غیرت کو جو اپنی مین تو پسند
ہو کس طرح سے یار کو تیری یہہ خو پسند

آیا جو میری آنکھ کو وہ خوبرو پسند
دل نے کہا پکار کی مجھکو ہی تو پسند

بیمار عشق طالب درمان درد ہی
عاشق کو وصل یار کی ہی آرزو پسند

مایل ہی تیری ناز و ادا پر یہہ دل میرا
کیونکر نہ عندلیب کو ہو رنگ و بو پسند

عشق صنم مین روز جھکاتا ہون خم کی خم — ساقی وہ مست ہون کہ ہی جام و سبو پسند

ہنگام قتل سجدہ شکرانہ کے لئے — کرتا ہون آب تیغ کو پھر وضو پسند

جنت کا وصف کوئی صنم چھوڑ کر نہ کر — واعظ تیری نہین یہہ مجھے گفتگو پسند

مجنون ہین یاد لیلی محمل نشین مین ہم — ناقہ کو کاروان کی ہے جستجو پسند

جب تک خودی تھی مجھ مین تو مین خود پسند تھا — مٹا خودی کو مین نے جب آیا ہی تو پسند

غیرون نے شاد ربط بڑہایا اندنون — کیونکر مزاج یار نہو پھر عدو پسند

گردن مین ہی رشتہ دار تعویذ — ہے اس کے گلے کا ہار تعویذ

ہے نقش لکھا ہوا یہہ حب کا — لٹ مین ہنین نقش دار تعویذ

چوٹی کے لٹک رہا ہے لٹ مین — یا گنج پہ ہے یہہ مار تعویذ

بوبکرؓ و علیؓ عمرؓ و عثمانؓ — میرے ہین یہہ چاریار تعویذ

ہوتی ہنین زلف کی بلا دور — باندہین وہ اگر ہزار تعویذ

پی لین پسے ہول دل تو بس ہے — دھوکر وہ میرا مزار تعویذ

کیون اس سے نہ چشم بد کو روکی — ہے رخ کے لئے حصار تعویذ

پڑہجائے ہماری قوت دل — باندہے جو وہ ذی وقار تعویذ

کیونکر نہ کرون مین رشک اے شاد
اس بت سے ہے ہمکنار تعویذ

ہوا جو عشق بین مین مبتلا درد جگر
تڑپ تڑپ کے بصد اضطراب و تابی
چھپا سے سحر کہین چھپتی ہی بو مشک ختن
تڑپ کے جان جو نکلی ہوا یہی ثابت
رضا جو تیری ہو جانان ہین اسپہ ہم راضی

ہوئی نہ حیف کسی سے دوا درد جگر
تمام رات کہا دل نے ہا درد جگر
اٹھی کوئی کہان تک چھپا ے درد جگر
کہ جان کہو تا ہی بس انتہا درد جگر
ہی اختیار ترا جو بڑہا ے درد جگر

لڑائی آنکہ تھی کس فتنہ گر سے کہہ دے شاد
جو ہو گیا تجھے بیٹھے بٹھا ے درد جگر

عدو کی چشم مین کھٹکا خس کوئی بتان ہو کر
رہی ہو عالم اجسام مین جان جہان ہو کر
حوادث سی بچا لے سینہ پر داغ کو یارب
بروز حشر اے بت تیرے دیوانوں کی وحشت
چڑہایا خاکساری نے عروج اوج پہ مجھکو
میرے گھر آتے آتے وہ رقیبوں کی چلی گھر کو

کیا کار توانائی یہہ مین نے ناتوان ہو کر
کدہر آ ے جناب شاد صاحب مہربان ہو کر
چمن پھولا پھلا جا ے نہ تاراج خزان ہو کر
اڑیگا دامن صحرا ے محشیر دہجیان ہو کر
رہا آنکھون مین گردون کے غبار کاروان ہو کر
گئی بچتا دری میری مصیبت دشمنان ہو کر

ٹھکانا یار کا ہر جا ہے لیکن مل نہین سکتا
مکان بھی ہو گیا نظرون سے غایب لامکان ہو کر

حرم سے پھر نکل کر جا رہا ہو سوے بتخانہ
مرید مغ بنے ہو شیخ کیون پیر مغان ہو کر

لگے ہو گالیان دینے جو بیٹھے بیٹھے باتون مین
یہہ کیسی بدکلامی آ میان شیرین زبان ہو کر

میری طرزِ محبت کو عداوت غیر لکھتے ہین
کہین بگڑے نہ وہ اپنی گمان مین بدگمان ہو کر

اشاران کے مژگان کے رقیبون جو ہوتے ہین
جگر مین عاشقون کے چھپ رہے ہین پیکان ہو کر

خود دیکھو ہم نے کہویا جب ہوا حاصل وصال اسکا
نشان یار پایا شادؔ نے جب بے نشان ہو کر

سن کے وصف کاکل پیچان دراز
ہو گئی ہے عمر خضر ایجان دراز

ہر وسے تشبیہ کیون کر دیجئے
ہے کئی درجہ قد جانان دراز

عمر تھوڑی ہے بیان کیونکر کرون
قصۂ طول شب ہجران دراز

رشتہ طولِ امل کوتاہ ہے
کر نہ تو دست ستم ایجان دراز

تنگئ میدان دنیا دیکھہ کر
پاون مرقد مین کرے انسان دراز

ہے اٹھی جب تلک طول امل
ہو وے عمر حضرت سلطان دراز

شادؔ دنیا کی ہوس کیونکر مٹے
ہے یہہ مثل مدت زندان دراز

رکہون نہ کیون مین دلکو بغل مین دبا کے
جاتا ہی مجہکو شاد بت بیوفا کے پاس

ہم آشنا کے ہجر غم و رنج کیون نہون
دعوت ہی اونکو روز ہر ایک آشنا کی پاس

ظلم و ستم کو اوس بت کافر نہ بہول جا
انصاف ہوگا حشر مین اکدن خدا کے پاس

پہونچا جو اوس کے در پہ تو دل نے کہا مجہے
مدت کے بعد پہونچے ہین نا آشنا کی پاس

پہلو مین دل کے کیون نہو تصویر یار کی
بتخانہ جا بنے حرم کبریا کی پاس

زخمی ہزارون جنبش مژگان سے ہوگئے
کیا کیا سنان و تیر ہین تیری ادا کے پاس

پابوس تک جو ہم کو نہین اسکے دسترس
بیٹہے ہین سر لگائی ہوئی نقش پا کی پاس

پر پیچ راستہ ہی بلا کا ہے سامنا
ایدل سنبہل کے جائے زلف رسا کے پاس

شاہِ دکن ہمیشہ رہین شاد بامراد
میری یہی دعا ہی ہمیشہ خدا کی پاس

زاہد کو جسطرح سے ہے اوقات کی تلاش
رندون کو ساقیا ہی خرابات کی تلاش

کیون دل کو ہو نہ بوسۂ گیسو کی آرزو
دایم گدا کو رہتی ہے خیرات کی تلاش

شہ رگ سے بہی قریب ہی قرآن مین لکہا
نادان ہی چار سو جو کرے ذات کی تلاش

دل کو بلائے زلف کی ہی لو لگی ہوئی
عاشق کو ہی مصیبت و آفات کی تلاش

عقدے کہلین گے کیسے جو مشکلکشا نہو
دل سے ہے مجہکو قبلہ حاجات کی تلاش

آئینہ آگے رکھتے ہی صورت نظر پڑی
مسجد میں میکشی کا ہی زاہد تجھے خیال
ہے بنیاز سب سے غنی اوسکی ذات ہی

ہم نے صفات یار سے کی ذاتکی تلاش
گھر میں خدا کے بھی ہی خرابات کی تلاش
ہرگز نہیں ہے اوسکو کسی بات کی تلاش

خواہش بھی ہی شاد کی دیدار ہو نصیب
مجھکو نہیں ہی کشف و کرامات کی تلاش

بڑھ گئی زلف سیہ فام کی حرص
آرزو دید کی ہے آنکھون کو
نشۂ عشق سے ہون مست شراب
عشق مین کھو دئے ننگ و ناموس
چین و آرام جو کھو بیٹھے ہین
چکھہ چکے عشق بتان کا تو مزہ
اس نے ایک بھی نہ لکھا خط کا جواب
عشق ہے خام بتون کا ایدل
وصل کی شب مین کہون گا اوس سے
جب نہین بنتی ہے کچھہ صورت وصل

مرغ دل کو ہے مرے دام کی حرص
میرے کانون کو ہی پیغام کی حرص
ساقیا مجھکو نہین جام کی حرص
نہین رندون کو کبھی نام کی حرص
عاشقون کو ہے کب آرام کی حرص
اب فقط باقی ہے اسلام کی حرص
کیا کرین نامہ و پیغام کی حرص
تو نہ کر اب طمع خام کی حرص
دل مین ہے بوسہ و دشنام کی حرص
کیا کرین غسل کے حمام کی حرص

ایسے بدنام ہوئے الفت مین
ننگ کی کچھ نہ رہی نام کی حرص

دیکھکر چولی کا تیرے گجرا
بلبلون کو ہوئی گلدام کی حرص

عشق مین تیرے ہوئے خانہ بدوش
رہی ہمکو نہ در و بام کی حرص

قبر میکش سے یہہ آتی ہی صدا
باقی ابتک ہی مے و جام کی حرص

ہند سے شام کو پہونچا تو ہوئی
مجھکو بھی زلف سیہ فام کی حرص

کعبۃ اللہ کو جو پہونچے ای شاد
دل نے کی جامۂ احرام کی حرص

جو لامکان ہے اوسی کچھ نہین مکان سے غرض
زمین سے اوسکو غرض نہ آسمان سے غرض

حرم مین دیر مین بتخانہ مین کلیسا مین
جدہر وہ یار ہے ہے ہمین وہان سے غرض

اگر ہی دونون جہان مین تو تجھسے ہے مطلب
نہ یان سے ہمکو غرض ہی نہ کچھ وہان سے غرض

ہوئے ہین مستعد قتل ہم رضا پہ تری
ہے سر کٹانیسے مطلب نہ امتحان سے غرض

فراق گل سے چمن مین ہے نغمہ زن بلبل
نہ آشیان سی غرض نہ باغبان سے غرض

مین در پہ دوسرے جاؤنگا کسطرح اے شاد
مجھے ہے تو شاہ دکن کے آستان سے غرض

لکھتا ہون مین روز روز او بار بار خط
لکھتا نہین جواب مین وہ گلعذار خط

رحم آئیگا کبھی تو کسی خط کو دیکھ کر / اوس گل کو مین نے لکھے ہین بلبل ہزار خط

اللہ رے اشتیاق کبوتر ملا جو ایک / ہر ایک پر سی باندہ دئی چار چار خط

پہونچا نہ یار کو نہ تو واپس ہوا مجھے / ہے ہے یہہ کیا ہوا مرے پروردگار خط

دیکھا پیام وصل تو مین نے بفرط شوق / آنکھون پہ دل پہ سر پہ رکھا بار بار خط

پٹی پڑہائی ہے جو رقیبون نے کچھ اوسے / پڑہتا نہین کبھی وہ مرا زینہار خط

شاید کہ طول ہو گئی پڑہتا نہین وہ شاد / اب سی لکھین گے اوسکو بہت اختصار خط

شعر ہر دم تو یون نہ کہا واعظ / مان میرا ذرا کہا واعظ

شام تک بیٹھ کر سر منبر / صبح سے بک رہا ہے کیا واعظ

وعظ کس کو ترا کرے گا اثر / چپ بھی رہ کر خدا خدا واعظ

زندہ ہین ہم نہ کر مذمت مے / پھر نہ ایسی کبھی سنا واعظ

کچھ تو پی ہو گی آج اس نے شراب / جو کہ اتنا بہک گیا واعظ

عیب چینی نکر تو رندون کی / عفو کر دے گا سب خدا واعظ

دختر رز کے ہین ہجر مین بیمار / اس مرض کی تو کر دوا واعظ

آج انکار ہم سے کرتا ہے / مے جو دس روز پی گیا واعظ

شاد کرتا ہے پند رندون کو
لوگ کہتے ہین چل گیا واعظ

ہین جو دلمین یہہ میرے ارمان جمع
حضرت عشق کے ہین سامان جمع

ہو اگر خاطر پریشان جمع
کیجئے حال زلف پیچان جمع

آرزو خواہش اور شوق امید
میرے دلمین ہین سب یہہ مہمان جمع

غمزہ و عشوہ اور ناز و ادا
سب میری جان کی ہین خواہان جمع

خال مشکین نہین ہین چہرے پر
ہین در حسن کے یہہ دربان جمع

اس سے پڑتا ہی تفرقہ دل مین
مال کیون کرتے ہین یہہ انسان جمع

دو نور رخسار و خط سے خالق نے
کئے دو جلد مین ہین قران جمع

ایک تو وہ تیرے اشارون کا
دلمین رکھتا ہون مثل پیکان جمع

مرحبا جلد آ تو جوش جنون
تا کہ ہو جائین جیب و دامان جمع

آج زخمون کو کیون مزا نہ ملے
کئی اس نے کئے نمکدان جمع

طبع کی گر یون ہی روانی ہے
کیون نہو جائے اپنا دیوان جمع

داد کیونکر نہ دین سخن کی شاد
اچھے اچھے ہین یہان سخندان جمع

گلہ نہین جو نہو گور مین ضیائے چراغ
ہجوم داغ جگر سے ہین بجائے چراغ

کسی رقیب نے انکو پہ نا سنی ہا پئی
نہ آئے قبر پہ میری نہ وہ جلائے چراغ

حوادثات مین ایسی گذر رہی ہے عمر
ہوا کے زور سے جسطرح جہلملائے چراغ

نقاب نہہ یہ جو ڈالے ہو فائدہ کیا ہے
چھپے نہ پردہ فانوس مین ضیائے چراغ

مرے جو ہم سر قشقہ و عشق ابرو مین
بتون نے مسجد و درگاہ مین جلائے چراغ

ہمین تو چہرہ روشن دکہا کے خلوت مین
و فور شرم سے اوس شوخ نے بجہائے چراغ

خدا بچائے ہمیشہ عدو کے جہوکون سے
کوئی خزان مخالف سے کیا چہپائے چراغ

نہین ہے خوف اندہیرے کا گور کی ہرگز
طلوع مہر رسالت جو ہو بجائے چراغ

ہمیں تو شمع رسالت کا عشق ہے اے شاد
نہین ہیون صورت پروانہ آشنائے چراغ

فضل رب سے گو سر آرا افضل و اعلیٰ دماغ
راز احمد پا سکون مجہہ مین کہان استاد دماغ

آنکھ بہر حوران جنت کو نہین جو دیکہتا
بندۂ رب العلی کا عرش پر ہے کیا دماغ

شاہ چند اکا حقیقت مین ہے روان کیونکر نہ ہو
فیض بخشی سے او نہین ہو گیا اعلیٰ دماغ

میر محبوب علی شاہ دکن کا ہے مطیع
کیون نہ ہو وے عرش پر ای شاد اب تیرا دماغ

عارضی یہ رنگ ہے دو دن مین سب ڈہلجائیگا
حسن پر ایجان تمہین لازم نہین آستاد دماغ

چھوڑ دی یاد آلٰہی کو بتوں کی دہیان مین
وصل کی شب ہی گلے آ کر لپٹ جا بید ریغ

جان و دل کو صرف کرتا ہون خدا کی راہ مین
تجھے کوئی وہ دن کہ ہمدم تہا جو اب آتا نہین

روک لے اپنی زبان پند و نصیحت سے گذر
شاہ کے الطاف سے حاصل ہی تخت سروری

شاعری آسان نہین جو مشقت ہاتہہ آئے
زاہدا کاہی کو ایسا ہو گیا تیرا دماغ

کر نہ میرے ساتہہ اتنا ای بت رعنا دماغ
حاتم طائی سی بڑھکر کیون نہو میرا دل

اے بت کافر ملانی پر تجھی اتنا دماغ
ناصحا یک بک سر تیری پک گیا میرا دماغ

ہو گیا تاج اطاعت سی میرا بالا دماغ
شعر کیا لکہون کہان سے لاؤن مین اتنا دماغ

تو ہی خاکی بس تجھے اب خاکساری چاہئے
یہہ تکبر الامان اے شاد یہہ تیرا دماغ

بیان بتون کے آلٰہی کرون مین کیا اوصاف
ترا وہ حسن خدادا دہی صنم بخدا

نہ بہون ظلم و جفاؤن کو آپ بت بیدین
خطا ہوئی جو لیا مین نے بوسۂ گیسو

حسین و شوخ و جفاجو و جانستان عیار
خدائے قادر مطلق نہو عادل و منصف

مزاج مین نہین ان ظالمون کے کچھہ انصاف
کوئی نظیر نہین جسکا قاف سی تا قاف

برو ز حشر ترا میرا ہوئیگا انصاف
کرو خدا کے لئے جان من قصور معاف

کہان تک آپ بت رعنا کرون تیرا اوصاف
پسند کیون نہو خالق کی عدل او رانصاف

ہوئی توجہ کامل جو پیر کی اُستاد
میرا یہ آئینۂ دل ہوا دوئی سے صاف

غمزہ ناوک قضا ہے عشق
عاشقون کے لئے بلا ہے عشق

آفت جان و فتنۂ محشر
پوچھتے کیا ہو مجھ سے کیا ہی عشق

اثر عشق سے ہو بے بہرہ
کیا بتاؤن تمہین کہ کیا ہی عشق

جیسے پتھر مین ہے شرر پنہان
پردہ دل مین آ چھپا ہے عشق

کس مزہ کو ہین اوسپہ دون ترجیح
نعمتِ زیست کا مزا ہے عشق

ایک سے ایک بڑھکے ہین ظالم
دلربا تو تو جان رُبا ہے عشق

خوفِ طوفان غم نہین اس کو
جس سفینہ کا ناخدا ہے عشق

بوالہوس کو نہین ہی قدر اوس کی
عارفون کو خدا نما ہے عشق

تو نے مانا نہ اے دلِ ظالم
کیون نہ کہتے تھے ہم بُرا ہی عشق

ہم مین اوس مین رہیگا کیون نہ خلاف
باوفا ہم تو بے وفا ہے عشق

اس مرض کی دوا نہین اُستاد
سچ تو یون ہی کہ لا دوا ہی عشق

آنکھہ نے فرقت مین وہ ندی بہائی الفلک
تیری کشتی دیکھہ لی چکر مین آئی الفلک

عشق مین جو کچھ مصیبت ہم پہ آئی ای فلک
ہمنی مردانہ وہ سب سر پہ اوٹھائی ای فلک

دن پہرین کیا گردش قسمت سے اپنی عمر بھر
انتظار وصل ہی مین موت آئی ای فلک

تا بکی ضبط فغان فرقت مین ہم کرتی رہین
عرش تک نالون کی اب ہوگی رسائی ای فلک

کہینچکر وہ تیغ آتا ہے مگر پھر امان
تیری سفاکی کی دیتا ہون دہائی ای فلک

جامۂ ازرق کا تیری حال سب پر کہلگیا
رات دن پہرتا ہے کیون کرتا گدائی ای فلک

ملگئی مٹی مین ہم جب بھی نہین نکلا غبار
تیرے دلمین خاک ہے ہمسے صفائی ای فلک

اب تو نوبت آگئی ہے وہ کہ دنیا سے اوٹھین
تا بکے ہم سے اوٹھی درد جدائی ای فلک

شاد کو کیونکر کرینگی وعدۂ وصلت سے شاد
روتی روتی ہجر مین جان لب پہ آئی ای فلک

معشوقون کے لئے جفا کب تک
یہہ رہیگا ستم ترا کب تک

کچھ ترے جور کا ٹہکانا ہے
صبر آخر کرون دلا کب تک

سچ یہ تو کہدے رہیگا خوابیدہ
اے میرے بخت نارسا کب تک

اے فلک خاکمین ملائے گا
پیس کر ہمکو سرمہ سا کب تک

یا الٰہی رہے گا غیرون پہ
ملتفت شوخ بیوفا کب تک

پہیر دے جلد تیغ گردن پر
ہمکو تو آزمائے گا کب تک

آ لپٹ جا گلے سے ایجانان
ہو شب وصل یہہ حیا کب تک

چاہیے دور ساغر مے ناب
دور تسبیح زاہدا کب تک

ہوگی مقبول شاد تیری دعا
بر نہ آئینگی مدعا کب تک

اسقدر لایا فراق یار رنگ ۞
اب سکے پہاگن مین رہا بیکار رنگ

زاہدا آنکھین تیری کیون سرخ ہین
لائی ہے کیا نشہ سرشار رنگ

ہے خفا شاید کسی پر آج وہ
اس لئے بدلا ہی روے یار رنگ

کی یہہ بیرنگی فراق یار سنے
مین ہون اور اس سے مجھے ہے ہزار رنگ

سرخ مے ہے جشن ہی ہولی کا آج
زاہدا جلدی سے تو دستار رنگ

کیا زمانہ کی کہون نیرنگیان ۞
بدلے گرگٹ کی طرح سو بار رنگ

کہیلو ہولی خوب تم دل بہر کر شاد
آج لایا ہی میرا دلدار رنگ

یہہ مردہ نہین ہو جلانے کی قابل
ہے خاک قدم مین ملانیکی قابل

عجب آتش عشق مین ہے تجلی
یہہ آتش نہین ہے بجھانیکے قابل

سدا آفت ہجر مین یا رب ہے
یہہ آفت نہین ہے بہلانیکی قابل

خدا نے دیا ہے جسے تاج شاہی
وہ گردن نہین ہی جہکانیکے قابل

جو ہین صاف سینہ ملو ان سے صاحب
یہہ سینہ نہین ہی ملانیکے قابل

یہہ گل جو کہلائی ہین دلپر فلک نے
یہہ گلشن نہین ہی دکہانیکے قابل

عجب تیغ قاتل ہے ابرو تمہاری
یہہ ہر دم نہین ہی ہلانیکے قابل

جو پایا تمہین شاد نے آج دلمین
تو شادی ہوی شاد یانیکے قابل

دیر و کعبہ مین کہان جاتے ہین ہم
آپ ہی کو آپ مین پاتے ہین ہم

راز مولے ہی عجب راز خفی
جس کے کہنے کو بہی شرماتے ہین ہم

داغ سی سینہ گلستان ہو گیا
عشق مین اوس گل کے گل کہاتے ہین ہم

دیکہتے ہین دلمین جب صورت تیری
ہو کے چپ خاموش رہجاتے ہین ہم

فضل مرشد سے خدا کی یاد مین
شاد اپنے دل کو بہلاتے ہین ہم

راہ کعبہ چہوڑ کر جاتے ہین میخانہ کو ہم
توڑ کر ظرف وضو لیتے ہین پیمانہ کو ہم

اپنے دل سے مذہب شیخ و برہمن چہوڑ کر
ایک روش پر دیکہتے ہین خویش و بیگانہ کو ہم

زندگی مین وصل تیرا غیر ممکن ہو اگر
بعد مردن گر ملے راضی ہین مرجانے کو ہم

دل ہمارا تنگ آیا ہجر سے تیرے صنم
کیا کریں جائیں کدہر اب اسکی بہلانیکو ہم

روز وصل یار مین آنیکو ہے فصل بہار
شاد آباد اب کرینگے دلکی ویرانہ کو ہم

دل ہے اپنا اوس پریرو پر فدا ہوتے ہین ہم
مر ہی جاتے ہین تو اوس کے بعد کیا ہوتے ہین ہم

زہد و تقوی سے کبر و کینہ بغض و الفت جان و تن
چہوڑ کر سب تن سے اپنی بریا ہوتے ہین ہم

راز مولی جبکہ پایا ہم نے اپنے پیر سے
چہوڑ کر دل سے خودیکو خود خدا ہوتے ہین ہم

حسن ازلکا ہم نے دیکہا پہر وہ بیشتر
شمع و پہر مثل پروانہ فدا ہوتے ہین ہم

فضل رب سے عمر بہر اے شاد زندگی کٹی
ایکدم مین نیک نام و دوسرا ہوتے ہین ہم

جب اکیلا گہر مین گہبراتے ہین ہم
سر کو دروازے سے ٹکراتے ہین ہم

زلف مین پہر دل کو الجہاتے ہین ہم
سر پہ پہر کالی بلا لاتے ہین ہم

چین یکدم زیست مین ملتا نہین
ایسے جینے سے تو مر جاتے ہین ہم

کیا کہین لالہ رخون کے عشق مین
کیسے کیسے دل پہ گل کہاتے ہین ہم

گر وصال دلربا مشہور رہے
جان سے اپنی گذر جاتے ہین ہم

گہر کو اہی گر چین بے احسک یار رہے
سر سے آنکھون کے چلے جاتے ہین ہم

کچھ تو عزت کا ہمارے رکھہ خیال
دو جہان مین تیرے کہلاتے ہین ہم

یہہ دل نادان سمجھتا ہی نہین
سو طرح سے اس کو سمجھاتے ہین ہم

شوق مین تعویذ زلفِ یار کے
عرضئین قبر و نیہہ بندہو آتے ہین ہم

جب وہ گہر آتے ہین کھتے ہین یہی
رات تہوڑی رہگئی جاتے ہین ہم

روتے ہین ہم گاہ ہنستے ہین کبھی
ہر طرح سے دل کو بہلاتے ہین ہم

کانپتے ہین حاملان عرش بھی
بیخودی مین جبکہ چلاتے ہین ہم

اسقدر نفرت ہی دل کو غیر سے
اپنے سایہ سے بھی گہبراتے ہین ہم

یاد آتا ہی خیال زلف جب
شل کا کل دل مین بل کہاتے ہین ہم

شاد جب ملتے ہین آ دن وصلین
شوق سے ہر دم لپٹ جاتے ہین ہم

بندے خضوعِ ہین تیرا ای نیاز ہم
کیونکر اوٹہا سکینگے ترا بار ناز ہم

عجب و غرور و ناز سر کیا کا ہے ہین
تیرے نیاز مند ہین آ بے نیاز ہم

اوچھی نہین جو صورت منصور اچھل پڑین
حق بھی کسی سے کہہ نہین سکتے مین راز ہم

گم ہوگئی ہین اپنی حقیقت مین اسقدر
کیا جانئے کی ہے معنے لفظ مجاز ہم

ہی سب کو شغل یار سے وساعز زاہد تن
دنیا مین ساقیا رہین کیا پاکباز ہم

کی اپنی عمر نے شب وصلت پہ کو تھی — کچھ کہہ سکے نہ قصۂ زلف دراز ہم

ذلت سے دو جہان کے ہی بچنا ہیں محال — جب تک نہ دل سے دور کریں حرص آز ہم

عابد ہیں آپ اور ہیں معبود آپ ہی — کہدو جناب کسکی پڑہیں پہر نماز ہم

ہم ٹالتے ہیں کبھی اے بت ترا کہا — مشہور ہو گئے ہیں عبث حیلہ ساز ہم

جانبازی ہنسے کی ہوئے اغیار سرفراز — سمجھو فریبی آپ ہیں یا داؤ باز ہم

اے شاد مانگتی ہیں مرادیں جو دل میں ہیں
پڑہتے ہیں اوٹھ کے صبح کی جب دم نماز ہم

خود کو کرتے ہیں فنا نام دوئی ڈہاتے ہیں — ہم تصور میں ترے اور مزا پاتے ہیں

خیر کچھ غم کی نہیں جی سے باقی ملجائے — جام دل لیکے سوئے میکدہ پہر جاتے ہیں

بزم جانان میں چلو آئیں وہ بھی یوں سمجھے — کہدو یوں ناصح مشفق سے کہ ہم آتے ہیں

جاتی ہیں جان وجگر سیر سوئے ملک عدم — ہاتھ جب رکھ کے کمر پر وہ چلے جاتے ہیں

آشنا دیدہ دل سے وہ یگانہ ہے کہ اب — غیر نظروں میں مری دیکھو نہیں آتے ہیں

ہم تو سمجھے ہوئے بیٹھے ہیں ازل سے ہر بات — حضرت خضر پہر اب کیا ہمیں سمجھاتے ہیں

شاد دلشاد رہو گھر میں کہ ہم وحشت سے
دل کے بہلانیکو اب سوئے چمن جاتے ہیں

کہین کیا فلک کے ستائے ہوئے ہین
مصیبت مین ہم آزمائے ہوئے ہین

نہ گیسو ترے پیچ کہائے ہوئے ہین
یہہ کالے نیا رنگ لائے ہوئے ہین

جو تیری حقیقت کو پائے ہوئے ہین
وہ ہستی کو اپنے مٹائے ہوئے ہین

رولانا سمجھکر مجھے اے ستمگر
یہہ نالے میرے عرش ڈہائے ہوئے ہین

نکچھہ حال ہم دردمندون کا پوچھو
ہزارون ہی صدمہ اٹہائے ہوئے ہین

معطر سر رخ سے نکلین گے آنسو
یہہ پہولون مین موتی بسائے ہوئے ہین

نہ دیکہا کرو یون غضب کی نظر سے
بہت چوٹ ہم دلپہ کہائے ہوئے ہین

شب ہجر گریان نہین دیدۂ تر
یہہ چشمے میرے جوش کہائے ہوئے ہین

نہ کیون ابر مین ہو نہان چہرہ تابان
وہ عارض پہ کاکل چہائے ہوئے ہین

دکہاؤن مین کیا اپنے داغون کو تجہسے
یہہ پرکالے آتش لگائے ہوئے ہین

اے عشق تو نے ہمپہ ستم کیا کیا نہین
وہ کونسا ہے رنج جو ہمپر ہوا نہین

رنج و غم و مصیبت و درد و الم بتو
ہمنے تمہارے عشق مین کیا کچہ سہا نہین

روز شمار مین ہی نہو جسکا کچہ شمار
جور و جفا کی تیری فلک انتہا نہین

تشبیہہ تیرے زلف کو ناگن سے کیون نہدون
کاٹا ہی جس کو اوسنے وہ ہرگز جیا نہین

تم کو علاج کی ہے عبث فکر اے مسیح — جز وصل اس مریض کی کوئی دوا نہین

ظاہر ہے ذرہ ذرہ مین وہ مثل آفتاب — واعظ بتا دے مجھکو کہ کسجا خدا نہین

جز ذات حق ہے سبکو فنا اے جناب خضر — دنیا مین کوئی آکے ہمیشہ رہا نہین

جن کو غرور مال تھا وہ اب کہان رہے — روئے زمین پہ ملتا کسیکا پتا نہین

کرتے شب وصال ہو کیون حیلہ بازیان — عاشق کے ساتھہ کرتا کوئی یون دغا نہین

مست سر پانون آپ کے پڑتا ہون بار بار — کیا لایق قبول میری التجا نہین

وہ کونسا ہے دن نہین چلتا جو مکر غیر — کس روز مجھپہ وہ بت کافر خفا نہین

ناحق ہین دور دہم سے یہہ شیخ و برہمن — شہہ رگ سے ہے قریب وہ ہم سے جدا نہین

دکھلا رہے ہو غیر دن کو بھی جلوہ ظہور — بے پردہ ایسے ہو کہ تمہین کچھہ حیا نہین

ہین سنگدل یہہ ایسے کہ کرتے نہین مین رحم — پیدا انہون کی ذات مین گویا وفا نہین

کسطرح شکل یار تجھے آئیگی نظر — دی دل کے آئینہ کو جو تو نے جلا نہین

قسمت مین جسکے جو ہے وہی پیش آئیگا — اے چرخ پیر تجھسے ہمارا گلا نہین

نصرت ہے کس لئے تجھے زاہد شراب سے — کیا مرشدون کا تو نے پیا پیالا نہین

ہو خاتمہ بخیر مرادین بر آئین سب
اسکے سوائے شاد کا کچھہ مدعا نہین

طلسمات قدرت کا گلزار ہون مین
کہین شکل گل ہون کہین خار ہون مین

مین اپنا ہی عاشق ہون معشوق اپنا
مین ہی دلربا اور دلدار ہون مین

کبھی جا کے مسجد مین کرتا ہون سجدہ
کبھی بت کدہ کا پرستار ہون مین

مین رہتا تہا آزاد وحدت کے اندر
یہہ کثرت مین آکر گرفتار ہون مین

یہہ کثرت مین آ شاد بندہ کہایا
حقیقت مین حق ہون و سردار ہون مین

مین تجہہ سے نہ مہر و وفا چاہتا ہون
کسی طور تیری رضا چاہتا ہون

مجھے اب میری جان قسم ہے خدا کی
دل اپنا مین تجھکو دیا چاہتا ہون

کرونگا مین ہرگز نہ خواہش ارم کی
جدہر تو ملیگا ملا چاہتا ہون

ہے خواہش میری تیرے ہاتہونسے ساقی
شراباً طہورا پیا چاہتا ہون

تصور ترا مجھکو رہتا ہے ہر دم
ترے زلف مین پہر پہنسا چاہتا ہون

ز روے ترحم اگر مجھکو دیوے
پہر اک بوسۂ لب لیا چاہتا ہون

قسم ہے خدا کی میری جان مین تیرا
دل و جان سے بندہ ہوا چاہتا ہون

اب اے شاد دل سے دوئی کو مٹا کر
خدا خود مین آپ ہی ہوا چاہتا ہون

بیشت ہم ان کی اطاعت مین دعا کرتی ہین
حیف صد حیف کہ وہ ہمپہ جفا کرتے ہین

وہ کرین ہمسے وفا یا کہ کرین جور و جفا
ہمتو ہر حال مین جان اپنے فدا کرتی ہین

نہ سناؤ کوئی اب انکی شکایت ہمکو
وہ جو کرتے ہین بھر حال بجا کرتی ہین

آپ ہی دیکھتی ہین اپنا تماشہ ذرات
دل کے آئینہ کو یون اپنی صفا کرتی ہین

غیریت کا جو اٹھا دیتے ہین آنکھون سے خیال
اپنی ہستی کو ہم اپنے سے جدا کرتی ہین

رحم فرما دین کہ وہ ہمپہ کرین جور و ستم
سر کو ہم خم پئے تسلیم و رضا کرتی ہین

دیدۂ دل سے اوٹھاتے ہین دوئی کا پردہ
پہلے مرنے کے جو اپنے کو فنا کرتی ہین

شاد کچھ اور تمنا سے نہین مطلب اپنا
روز و شب ہمتو یہ دل یاد خدا کرتی ہین

کسی کے آستانہ پر رہی ہے اپنی جبین برسون
مٹا یا مین نے قسمت کا لکھا یون ہمنشین برسون

مٹا یا تھا عدو کے سامنے اسکو تصور مین
اسی اک بات پر روٹھا رہا وہ نازنین برسون

سمجھ نا صح گزارے ہین عمر کی گردش کے ہم کیونکر
بھلا آرام سے بیٹھے ہین عاشق بھی کہین برسون

خفا تم ہو ہوا یان تیرہ شکن امید کا دامن
رہے گی اب یہ آنکھون مین میری چین جبین برسون

سبب پوچھا تھا مین نے کیون عدو پر مہربانی ہے
ذرا سی بات پر مجھسے رہا وہ خشمگین برسون

ہمیشہ منتظر وعدہ وفائی کی رہی ہم بھی
کبھی نکلا نہ منہ سے آپکے ہان پر نہین برسون

لب شیرین کو چوسا تہا کبہی ایک تصور مین — اسی پر بے مزہ سمجہا کئی ہم انگبین برسون

تمہاری کوچہ کی ہمنے جہینون خاک چہانی ہے — رہی ہے سجدہ گاہ شوق اپنی یہہ زمین برسون

یہہ محبوب علیشاہ دکن باحشمت و عظمت — بحق مصطفے یارب رہین مسند نشین برسون

ستارہ اوج پر اقبال کا استادہ ہو دائم
رہی باشوکت و حشمت جہان زیر نگین برسون

دل سے تیرے لخلخہ جاتا نہین — ہون غشی مین ہوش تک آتا نہین

بام پر وہ ماہ کب آتا نہین — رشک سے کب مہر شرماتا نہین

ہجر مین ظالم تیرے بےتاب ہون — کیا کرون دم بہی نکلجاتا نہین

وصل کی امید دیکہ ہجر مین — کیا مین اپنے دل کو بہلاتا نہین

کیا مزے کی جائے ہے ملک عدم — جو گیا وہ ان سے پلٹ آتا نہین

جب سی تیری یاد مین مشغول ہون — غیر کا کچہہ بہی خیال آتا نہین

سیکڑون وعدونپہ قسمین ہو چکین — پہر یہہ کہتا ہے قسم کہاتا نہین

ڈہیٹ ایسا ہو گیا ہون عشق مین — صدمہ فرقت سے گہبراتا نہین

تیری ہستی مین فنا ہون اسقدر — خود کو اپنے مین کبہی پاتا نہین

پڑ گئی ہے بےحجابی کسقدر — غیر سے بہی آنکہ جہپکاتا نہین

جان وہ نکلا تجھہ پہ مثل کوہ کن
کب میرے دل مین خیال آیا نہین

حشر ہوتا ہین کس دن فراج
زلف وہ کس روز الجھاتا نہین

کیا نظر سے اوس کے مین بھی گر گیا
استخوان تک جو ہما کھاتا نہین

عشق مین تو کھو دیا ہون عقل و ہوش
کیا کرون اب کچھہ کہا جاتا نہین

کس طرح خط اوسکو مین لکھون قاصدا
ناتوانی سے ہلا جاتا نہین

بیقراری کا خدا ہووے بھلا
ہجر مین دم بھر بھی چین آتا نہین

رات دن رہتا ہوا غم مین مبتلا
کوئی آکر مجھکو سمجھاتا نہین

تجھہ سے تیرے نہوگا کچھہ اثر
ناصحا کیون اس سے باز آتا نہین

ساقیا کوثر مجھے اک جام دو
تشنہ لب ہون قرار آتا نہین

جو نفس ہے ذکر مین مشغول ہے
کوئی دم خالی مرا جاتا نہین

آبرو کو کھو دیا ہے عشق مین
اب کسی سے شاد شرماتا نہین

ہر گھڑی طرز عتاب اچھی نہین
یہہ رکاوٹ ایجناب اچھی نہین

شوق تا جمع مال ہے بے فائدہ
فکر کار نا صواب اچھی نہین

اے فلک کب تک جفاؤنکا ہجوم
یہہ بنا سے انقلاب اچھی نہین

پہلے ہی کیوں زلف کا عاشق ہوا
اے دل اب یہ پیچ و تاب اچھی نہیں

کہتے تھے ساقی سے میکش بزم میں
آج کی بالکل شراب اچھی نہیں

ایک بوسہ میں نے مانگا تو کہا
بات یہہ خانہ خراب اچھی نہیں

سخت جان ہوں کٹ سکیگا کیا گلا
آپ کے خنجر کی آب اچھی نہیں

عالم رویا میں بھی روتے ہیں ہم
آج کل تعبیر خواب اچھی نہیں

پل میں ڈہل جاتی ہے سایہ کیطرح
گرچہ حسنِ شباب اچھی نہیں

وصل کی شب میں نے چھیڑا تو کہا
یہہ تیری طرز شتاب اچھی نہیں

چکھہ لے ایدل جام وحدت کا مزا
بیخبر کثرت سے شراب اچھی نہیں

آگئی پیری اوٹھو غفلت سے شاد
صبح دم نیندی جناب اچھی نہیں

کیوں پڑا ہی عاشقی کے دہیان میں
اک نہ اک دن آئیگا طوفان میں

پیچ و تاب دل کی حالت مو بمو
زلف کھتی ہے تمہارے کان میں

جان و ایمان بھی دیا دل بھی دیا
اور کیا دون کچھہ نہیں امکان میں

عاشقی کتنی مزے کی بات ہی
جزو اعظم ہی یہی انسان میں

عشق ہی کشتی کا میرے ناخدا
اس لئے بیخوف ہوں طوفان میں

بوسہ مانگا تو کہا جھنجلا کے یون
کچھ سلیقہ چاہئے انسان مین

عشق تیرا ہی کہیر ہے پر احباب
فائدہ اس سے کے ہین سب نقصان مین

کی مسیحائی پیام وصل نے
آگئی جان پہر تن بیجان مین

عشق احمد مصطفےؐ دلمین ہو شاد
دم نکلجاوے اسی ارمان مین

مجکو آنیکا حکم عام نہین
غیر کو کچھ بھی روک تہام نہین

مین ہون گمنام کوئی نام نہین
لامکان کے سوا مقام نہین

دیدیا دل کو مین نے مفت تجھے
ہے یہ بے مول کوئی دام نہین

سونی کیسی ہے ساقیا مجلس
بزم مین آج دور جام نہین

یا الٰہی کدہر گیا قاصد
آیا اب تک کوئی پیام نہین

اب تو ہمراز غیر ہونے لگے
آپ سے ہمکو کوئی کام نہین

کہہ اوٹھے یون سوال وصل پہ وہ
منہ کو تیرے ذری لگام نہین

کبھی وعدہ کیا کبھی انکار
بات کا ان کے کچھ قیام نہین

مین ہون بندہ تو تو ہی بندہ نواز
اس مین یا رب کوئی کلام نہین

وصل کا اون سے آج ہی اقرار
ہائے جلدی سے ہوتی شام نہین

اوس کی جھوٹی شراب دی ساقی	ایسی مے پینا بھی حرام نہین

ایسی بگڑے ہین مجھسے وہ اُستاد
راہ مین بھی کبھی سلام نہین

دل بہلنے کی کوئی راہ نکالون تو کہون	یہہ جو مچلا ہی اسے آج منا لون تو کہون
زاہدا اوس بت بیدین کو بلا لون تو کہون	پہلے بہلا کے اوسی رام بنا لون تو کہون
یار کے حسن پر یوسف کو مین کیا دون تشبیہ	میرے پہلو مین اوسی پہلے بٹھا لون تو کہون
وصل کی رات مین دلکو ہو تسلی کیسی	پہلے دلبر کو گلے سے مین لگا لون تو کہون
دوستو پوچھتے ہو قصہ بیتابی دل	ٹھہرو ٹھہرو اسی مین پہلی سنبھالون تو کہون
جو وہ جانے لگے ہین غیر کے گھر چھپ چھپ کر	ابھی دو چار گواہون کو بلا لون تو کہون

جو گذرتی ہی مرے دل پہ کہون کیا اُستاد
حال اپنا مین اوسے پہلے سناؤن تو کہون

اشارے غیر سے کرتے ہوئے چتون کے بیٹھے ہین	تنی ہی تیغ ابرو قتل پر وہ بنکے بیٹھے ہین
قیامت یون بپا کی ہی انہون نے آج محفلمین	مرے پہلو سی اٹھکر متصل دشمن کے بیٹھے ہین
کہنچی ہے تیغ ابرو ونان ہمارا سر نشانہ ہے	کہڑے ہین سامنے ہم جہک کے گردن وہ تنکر بیٹھے ہین
کسی کی شامت آئیگی کسیکی جان جائے گی	بنا کر صبح سے زلفون کو وہ بن ٹھن کر بیٹھے ہین

بھلا دیکھیں تو محفل آج کی کیا رنگ لائیگی
وہ خنجر ہاتھ مین لیکر بہو کا بنکی بیٹھے ہین

نرالا ڈھنگ چھینی کا سر محفل نکالا ہے
نقاب رخ اٹھا کر آڑ مین چلمن کے بیٹھے ہین

نہ لگجائے کہیں خونِ شہیدِ ناز کا دھبا
بوقت دفن کیون وہ متصل مدفن کے بیٹھے ہین

تکبر کا نتیجہ آخر انجام انفعالی سے ہے
وہ ننگی کیطرح جھک جائینگے جو ننگی بیٹھے ہین

مے و ساقی و ساغر یار و باغ فرحت افزا ہے
فقط ہم شاد صاحب منتظر ساقی کے بیٹھے ہین

دل مین ہے تیری آرزو مجھکو
کیون نہین چاہتا ہے تو مجھکو

اب سر دست آرزو ہے یہی
رکھہ تو قدمون کے روبرو مجھکو

دیر و کعبے مین ڈھونڈتا ہون تجھی
رہتی ہے تیری جستجو مجھکو

شب ہجران مین الفتِ گیسو
لئے پھرتی ہے کو بکو مجھکو

بوسہ مانگا تو بولا ہوکے خفا
کیون عبث چھیڑتا ہے تو مجھکو

مین گنہگار ہون غفور رحیم
پھر حسین بخش تو مجھکو

وصل کی شب مین ٹال کے باتین
نہین بھاتی یہہ گفتگو مجھکو

چشم وحدت سے دیکھتا ہون جدھر
نظر آتا ہے تو ہی تو مجھکو

دیکھا ہر رنگ مین تیرا جلوہ
آئی ہر گل سے تیری بو مجھکو

زاہد احسن یار کا جلوہ — نظر آتا ہے چار سو مجھکو

ہو میرا خاتمہ بخیر اے شاد
کچھ نہین اور آرزو مجھکو

عشق مین تیرے جان و تن قصد کیا جو ہو سو ہو — آفت و رنج و درد و غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو
تقوی و زہد چھوڑ کے توبہ سے منہ کو موڑ کے — ہاتھ سے اوس کے جام مے پی لیا جو ہو سو ہو
فکر دوئی سے چھوٹ کر اپنی خودی سے توڑ کر — بادہ عشق ساقیا مینے پیا جو ہو سو ہو

سہکے ہزارون رنج و غم ہاے مصیبتین بہم
شاد بتون کو مینے دل دیدیا جو ہو سو ہو

مجھسے اے جان کوئی کام تو لو — مین بجا لاتا ہون سلام تو لو
شاد کمتر ہے بندہ بے دام — مفت آتا ہے یہہ غلام تو لو
ساتھ غیرون کے میکشی ہو مدام — ہاتھ سے میرے کوئی جام تو لو
ہے اطاعت گزار مجھسا کون — سامنے میرے اوس کا نام تو لو
وعدہ وصل سے مکرتے ہو — سر پہ اللہ کا کلام تو لو
مجھکو ہونے لگی غشی تو کہے — بوسے گیسوئے مشک فام تو لو
اس کی جھوٹی شراب سے زاہد — تم نہ سمجھو اگر حرام تو لو

زلف کے پیچ سے نجات نکل | واسطے مرغ دل کے دام تو لو
قتل کرتا ہے رشک دیکے مجھے | غیر سے اوس کا انتقام تو لو

پوچھتے گر ہو حال فرقت شاد
ہاتھہ سے دل کو پہلے تہام تو لو

دلبر کو ذرا حال دل زار دکھاؤ | آیا ہے مسیحا اوسے بیمار دکھاؤ
خنجر سے کرو قتل نہ تلوار دکھاؤ | عاشق کو فقط ابروے خمدار دکھاؤ
مشتاق ہون انجیل کو ذرا منہ اوٹھا کے | للہ ذرا حسن طرحدار دکھاؤ
اے حضرت دل خانہ گرو نکو جلا کر | زور کشش آہ شرربار دکھاؤ
آجاؤ نہ ترساؤ خدا کیلئے مجھکو | مشتاق ہون دیدار کا دیدار دکھاؤ
کیا پوچھتے ہو حال مرے جوش جنونکا | صحرا مجھے بہاتا ہے نہ گلزار دکھاؤ
مقتل مین جو آئے ہو کرو قتل کسیکو | للہ مرا ابروے خمدار دکھاؤ
منہ دیکھی کی الفت تو سبھی کر تم کرینگے | مجھہ سا کوئی عاشق بھی وفادار دکھاؤ

ہردم مرے آنکھونکا تقاضا ہے یہی شاد
اب بہر خدا جلوہ دیدار دکھاؤ

ربط اعدا سے بڑہایا نہ کرو | گھر کو اغیار کے جایا نکرو

زلف پر ہاتھہ پہیرا یا نکرو
غیر کی یاد دلایا نہ کرو

منتظر ہو نہ کہین لگ جائے
یار کو سات کہلا یا نہ کرو

پیچ سے مرغ دل عاشق کو
دل عاشق کو جلا یا نہ کرو

غیر اگر تم کو گلوری دیوے
رخ سے انچل کو اٹھایا نہ کرو

بند انگیا کے ذرا تنگ کسو
دام گیسو مین پہنسا یا نہ کرو

وصل کی شب مین جو چہیڑا تو کہے
لو اسی پر کہین کہا یا نہ کرو

صاف کہدو جو ہو کچہہ مطلب کی
چڑ یا محرم کی اڑا یا نہ کرو

کونسی ایسی ہوئی ہم سے خطا
ہر گہڑی تجہہ کو ستا یا نہ کرو

وصل کی شب مین جو کہنا سو کہو
بات مین بات اڑا یا نہ کرو

جھوٹے فقرے نہ بناو اےجان
دانت یون ہمپہ چبا یا نہ کرو

زلف دکہلا ئو نہ سودا ئی کو
راز مطلب کو چھپا یا نہ کرو

عشوہ و ناز سے دل زخمی ہے
مجہکو باتون مین اڑایا نہ کرو

دل کو دیوانہ بنا یا نہ کرو
تیر پر تیر لگا یا نہ کرو

شاد کے دل کو چرا کر صاحب
آنکہین غیرون سے لڑایا نکرو

جھگڑا مریض کو ہے مسیحا و قضا کے ساتھ
تھوڑا سا زہر دیجیے ملا کر دوا کے ساتھ

قاتل کریگا کیا مرا شمشیر لا کے ساتھ
دم پہلے ہی نکل گیا تیغ ادا کے ساتھ

آتا ہے سوئے گور غریبان جو وہ مسیح
مردے بھی جی اوٹھتے ہین آواز پا کے ساتھ

جان بازون پہ ہے نہین تھا کو اعتبار
شاید پڑا ہے کام کسی بیوفا کے ساتھ

مایل ہو کیون نہ یہ تن کاہیدہ سوی یار
نسبت ہے کاہ کو کشش کہربا کے ساتھ

محرم کی چھڑیا جان کے کرتی کے جالین
باندھا ہے مرغ دل کو بھی بند قبا کے ساتھ

ہنستے ہوئے وہ آتے ہین آنکھین نکالکر
ہے تجھ بھی ملی ہو جور و جفا کے ساتھ

خواہان فضل کیون نہ خدا سے ہون مدام
پالا پڑا ہے ایک بت بیوفا کے ساتھ

رہتا ہون جب سے محو سر زلف یار مین
ہر دم مقابلہ ہے مجھے اژدہا کے ساتھ

کشتی ہماری رہتی ہے گرداب غم مین غرق
ہون جب سے آشنا بت نا آشنا کے ساتھ

یارب جہان مین شاد دلش خوش رہین مدام
ہے ورد راتدن بھی میرا دعا کے ساتھ

ای شاد مشکلین مری سب بر آئینگی
ہوگا ہمارا حشر جو مشکلکشا کے ساتھ

نظر کر تو ہر اک شی مین نہان اللہ ہی اللہ ہے
شجر مین سنگ مین جلوہ کنان اللہ ہی اللہ ہے

نہین آتا نظر ہرگز جو ہے دلمین دوئی تیرے
اٹھا کر پردہ دیکھو تو عیان اللہ ہی اللہ ہے

وہی عالم وہی فاضل وہی زاہد وہی عارف
یہاں اللہ ہی اللہ ہے وہاں اللہ ہی اللہ ہے

کروں کیا میں اب اے زاہد کہ انا حق ہی ہوتا ہے
لسان دل کی جاری ہر زمان اللہ ہی اللہ ہے

ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن
جہاں دیکھو نظر میں اب عیاں اللہ ہی اللہ ہے

وہی لیلیٰ وہی مجنوں وہی فرہاد شیریں ہے
یقین سمجھو ہر اک جانب عیاں اللہ ہی اللہ ہے

بظاہر دیکھتا ہوں شاد کثرت خلق کی لیکن
نظر میری وہاں پہنچا جہاں اللہ ہی اللہ ہے

کہوں کسجا پہ اک جا تو نہاں ہے
تیرا جلوہ سبھی میں عیاں ہے

جو بھیہ مد نظر میں آسمان ہے
ہمارے آہ سوزان کا دھواں ہے

پتا اسکا میں کیا دکھلاؤں تم کو
مقام اسکا مقام لامکاں ہے

رہا کرتا ہوں بیخود جستجو میں
ذرا اے بیوفا کہہ تو کہاں ہے

تو قادر ہے توی حاکم ہے تیری
حکومت میں زمین و آسمان ہے

شب وصلت وہ فرماتے ہیں ہنسکر
وہ اب آہ و فغان تیری کہاں ہے

نہ کر زاہد تو رندوں کو ملامت
غفور اسم خدا ہے مہربان ہے

بنے کیوں یاد دنداں میں نہ موتی
میرے آنکھوں سے جو آنسو رواں ہے

کدہر ہوا ایک مدت سے میرے جان
نہ نامہ ہے نہ قاصد درمیاں ہے

دوئی سے آشنا د جب دل ہوئی دور
وجود یار و اغیار ایکسان ہے

جو نرگ اپنے دل سے دوئی کو مٹائینگے
ہر شان مین خدائی کے جلوہ کو پائینگے

پہلو مین اپنے یار کو ہمدم سلائینگے
پہر کیون نہ دل مین شاد بھی شادی منائینگے

ناحق ہم اپنی جان پہ ایذا اٹھائینگے
پر تیرے عشق سے نہ کبھی باز آئینگے

سنتے ہین ابکے تیغ وہ مقتل مین لائینگے
اے ضبط ہم بھی آج تجھے آزمائینگے

بار غم فراق جو دلبر اٹھائینگے
آخر وہ لذت شب وصلت بھی پائینگے

دیر و حرم نہ کعبہ و کلیسا کو جائینگے
اپنے صنم کو آپ ہی اپنے مین پائینگے

پہونچا اگر وہ چال سے ملک عدم مین ہی
ٹھوکر سے کیون نہ فتنۂ محشر جگائینگے

واعظ سے کہدے کوئی نہین جلد گر مرے
ہم اپنے کوی یار مین مسکن بنائینگے

آہو صید آپ ناوک فگن ادہر
عشاق تجھکو دیکھ کے قربان جائینگے

دہلیز پر لکیر بنا کے ترا درِ جبین
تقدیر کے لکھے کو ہم اپنے مٹائینگے

بوسہ جو ہم نے مانگا تو جھنجلا کے یون کہا
جو منہ سے منہ چڑائینگے وہ منہ کی کھائینگے

ہے کیونکر اب نوح کو طوفان کا نہ خوف
ہم اپنے چشم تر سے جو آنسو بہائینگے

ان بھی نہ اپنے منہ سے کبھی لب تک آئیگا
گر دو پہ گر وہ لاکہ ہی خنجر چلائینگے

اے آسمان نہ جان کہ ہمین نہین ہی اثر
سوز دروں کا انکو نہین کرہی اعتبار

نالہ ہمارے عرش کی دیوار ڈھائینگے
پہلو ہم بھی چیر کے دلکو کھائینگے

ہی شاد تو غلام جو پیران پیر کا
فضل خدا سے کل تیرے مقصد بر آئینگے

ایک جام گلرنگ پلادے ساقی
نشۂ عشق کا مستانہ بنادے ساقی

جام بھر کے میرے منہ سے لگادے ساقی
لذت شربت دیدار چکھادے ساقی

ایک جام مے توحید پلادے ساقی
صورت نقش دوئی دل سے مٹادے ساقی

نشۂ بادۂ الفت سے جو خالی ہی دماغ
بھر کے ایک جام مئے ہوش ربادے ساقی

منشی و شیخ نہین ہون جو کرونمین انکار
مے تو پی جاؤن اگر مجھکو پلادے ساقی

میکشی غیر سے ہوتی ہین رہون محرم وصال
یون سر بزم مجھے تو نہ دغادے ساقی

دختر رز کے چھڑا رہتا ہے سر زاہد شہر
دور رندون سے رہے اوسکو جتادے ساقی

خم کے خم خوپیون ہو نہ سیری حاصل
طاقت میکشی مجھکو جو خدادے ساقی

دخت رز نے میرے تن مین تو لگادی ہے آگ
برف بلوا کے میری آگ بجھادے ساقی

لمنڈ و سوڈا کلارٹ کی نہین ہی خواہش
اک برانڈی کا مجھے جام تو لادے ساقی

جانکر منفعت غیر بقول حافظ
ایک دو جرعہ مے خاک پہ گرادے ساقی

در پہ میخوار دل افگار پڑے ہین صدہا
آج للہ تو میخانہ لٹا دے ساقی

مرض عشق شب و روز ہی افزونی پر
ہم مریضون کو بھی اک جام شفا دے ساقی

دو کے اک جام مے ہوش ربا بہر خدا
نشۂ عشق سے محفل کو لٹا دے ساقی

زہد و تقوے سے ہوا جاتا ہے پہر زنگ آلود
میرے اس آئینۂ دل کو جلا دے ساقی

حشر مین ساقی کوثر سے کہونگا آشاد
ایک چلو مے وحدت کا پلا دے ساقی

یاد ہے جیسی میرے دل مین بکثرت تیری
مجھے ہر شے مین نظر آتی ہے صورت تیری

اسقدر دل مین ہے کندہ میری الفت تیری
بعد مردن بھی رہے گی مجھے حسرت تیری

صورت نقش جہان سب ہی مٹینگی اکبار
پر مٹائے سے مٹیگی نہ محبت تیری

مین تیرے عشق سے اجان نہ کبھی باز آؤن
گر کوئی لاکھ کرے مجھسے شکایت تیری

جان کو اپنی سنبھالون کہ تجھے اے دل زار
کرون مین اپنی حفاظت کہ حفاظت تیری

ملے دشنام مجھے غیر کو خلعت ہو عطا
تکتا کب تک رہون مین شکل صورت تیری

کر فراموش نہ حال سفر ملک عدم
یاد رہ دو روزہ ہے دنیا مین اقامت تیری

چھیڑنا اور طلب بوسہ پہ جھنجلانا تیرا
یاد آتی ہے مجھے دیکھکے صورت تیری

رہ مین جب مجھسے ملتی ہین بدلکے تیور
کہتی ہین کون ہے تو کیا ہے حقیقت تیری

شب فرقت میرا دل غم سے اوچھلتا ہاہی
جب کہ پہر جاتی ہے آنکھون شبہت تیری

پند گوئی یہہ رکھہ آوے اعظا دان نہ خیال
کام کب آئیگی رندون کو نصیحت تیری

خوش ہین بخیر جفا مین رہون کبتک جو کہا
سن کے فرماتے ہین مین کیا کرون قسمت تیری

یار و غمخوار مرے آہ و فغان کو سنکر
پوچھتے ہین لکھو کب جائے گی وحشت تیری

وصل کی شب جو ستایا تو کھے جھنجلا کر
ارے کمبخت نہین جاتی یہہ عادت تیری

حق سے مایوس نہ ہو رکھہ تو بہروسا انشا
فضل اوس کے سے نکل آئیگی حسرت تیری

پہولے ہین باغ دہر مین ہجران نئے نئے
بلبل سنئے سنئے گل خندان نئے نئے

وحشت مین ہین جو موت کے سامان نئے نئے
دکہلا رہے ہین غول بیابان نئے نئے

کیونکر ٹہکے نہ دشت جنون حال ضعف سے
دامن نئے ہین ہین گریبان نئے نئے

ساقی بھی مے بھی جام بھی دلبر بھی باغ بھی
بزم صنم مین روز ہین سامان نئے نئے

سوز و گداز و آہ فغان ہجر یار مین
ہر دم مین جوش پر غم نہان نئے نئے

شادی ہے گاہ گاہ غمی گہ خوشی و رنج
دکہلا رہے ہین رنگ دوران نئے نئے

کسطرح دوستان قدیمی کی ہوگی قدر
پیدا ہین روز یار کے خواہان نئے نئے

روز جنون سے دامن دل چاک چاک ہے
کب تک سلاؤن روز گریبان نئے نئے

روئینگے ہجر یار مین جب ہم بجائے نوح
اُٹھینگے روز اشک سے طوفان نئے نئے

پابندی مذاہب دینی سے دور ہون
ہین دہر مین گروہ مسلمان نئے نئے

میری سخن کی قدر نہ کیون کر ہو ہر جگہ
واقف ہین مجھ سے سارے سخندان نئے نئے

ملک عدم ہے حاجت اسباب سے بری
آتے ہین طفل یان تن عریان نئے نئے

ہین ہم بھی مثال غول کھڑے ہجر مین تیرے
کرتا ہون دور دشت بیابان نئے نئے

جب دن سے انکو صید غزالان کا شوق ہے
جنگل بنے ہوئے ہین نیستان نئے نئے

الجھا رہے ہین جب وہ کاکل شب وصال
دل بھی ہین عاشقون کے پریشان نئے نئے

جوہر کو کہا ہین شاد طبیعت کا کیون نہ ہم
شاعر نئے ہین سخندان نئے نئے

دلا تو نے رہائی مین خبرداری بہت سی کی
نہ نکلا پیچ سے زلفون کے ہشیاری بہت سی کی

مرا دل لیکے ظالم نے دل آزاری بہت سی کی
وفاداری کے بدلے مین جفاکاری بہت سی کی

تجھے کیا لاکھ سمجھاؤن سناؤن ایدل نادان
شب وصلت مین مجھ سے تو نے عیاری بہت سی کی

پھرا یاد دندان مین ہمیشہ ہار موتی کا
شب فرقت مین چشمون نے گہرباری بہت سی کی

نہ دیکھی ہم نے ساقی نے اس محفل سے کیفیت
اگرچہ عمر بھر رندون نے میخواری بہت سی کی

مثال نرگس شہلا رہا دل انتظاری مین
نہ سویا رات بھر آنکھون نے بیداری بہت سی کی

رسول اللہ صلعم مانگینگی تجکو شاد محشر مین
اگرچہ عمر بہر تو نی گنہگاری بہت سی کی

قبا بھیجئے اک پرانی تمہاری — رہے پاس میرے نشانی تمہاری
کرون جستجو یار جانی تمہاری — ملے ایک بھی گر نشانی تمہاری
ہو غیرون پہ یہہ مہربانی تمہاری — ہے صاحب یہی قدر دانی تمہاری
دلا ہو چکی زندگانی تمہاری — یون ہی ہے اگر ناتوانی تمہاری
شب وصل تقریر سی یہہ غرض ہے — سنون حال اپنا زبانی تمہاری
کرین چشمہ مہر سے کیون نہ چشمک — رسیلین وہ آنکھین ہین جانی تمہاری
ہے کرتی دلون کو غریبون کے ٹکڑے — نئی سبز ہے شیروانی تمہاری
دل مہر گردون بھی کڑتا ہے جس سے — ہے کڑتی غضب آسمانی تمہاری
دلوائی تیمان سے شہر خموشان — کہان ہے طلاقت لسانی تمہاری
خودی کو بھی اپنی مین بھولا ہون لیکن — مرے دل مین ہے یاد جانی تمہاری
فسانہ جو دل کا سنایا تو بولے — نہین کوئی سنتا کہانی تمہاری
نظر دوسرا کوئی آتا نہین ہے — بسے آنکھون مین صورت سہانی تمہاری
فدا ہے دل پیر گردون بھی جس پر — غضب ہے غضب ہے جوانی تمہاری

خدا کے حوالے ہوا حسرتِ دل
کروں کب تلک پاسبانی تمہاری

طلب سے نہ باز آؤں گا مثل موسے
سناؤ نہ یوں لن ترانی تمہاری

جو سینہ میں میرے ہے یہہ داغ الفت
میری جان ہے یہہ نشانی تمہاری

مجھے دل نے سونے دیا کب شب ہجر
سحر تک سنا کی کہانی تمہاری

یہہ کیا گفتگو ہے ذرا منہ سنبھالو
بس اب بس کرو بد زبانی تمہاری

رہو مہرباں غیر پر تم نہ اتنا
ہے کافی یہی مہربانی تمہاری

ذرا سی میری بات پر روٹھ بیٹھے
یہہ خصلت نہیں خوب جانی تمہاری

جو تم نعت گوئی کے بانی بنے ہو
خدا شاد رکھیگا بانی تمہاری

مقاصد بفضلِ الٰہی بر آئے
ہوئی **شاد** اب شادمانی تمہاری

غیر ہو برباد کیوں کیسی کہی
تم رہو آباد کیوں کیسی کہی

ہو عدو ناشاد کیوں کیسی کہی
دوست تیرے شاد کیوں کیسی کہی

شاخ گل پر نغمہ زن ہے عندلیب
دام سے صیاد کیوں کیسی کہی

خاک پر بسمل ہوں تیغ ناز سے
ذبح کر جلاد کیوں کیسی کہی

ہے تسکین دل شیدائے من
کچھ تو ہو ارشاد کیوں کیسی کہی

دوستی غیرون سے مجھہ سے دشمنی
ہو بڑے آزاد کیون کیسی کہی

قمریون کو تجھہ پر کردونگا نثار
اے میر شمشاد کیون کیسی کہی

جوش پر وحشت ہی میری فصد لے
شاد ہو فصاد کیون کیسی کہی

باغبان بلبل کی سنکر داستان
غش مین ہی صیاد کیون کیسی کہی

تہا نہ ذکر غیر وہ دن یاد ہے
تھی ہماری یاد کیون کیسی کہی

غش مین بھی کہولا شکایت سے نہ موہنہ
اے لب فریاد کیون کیسی کہی

ہو جو تم ظالم تو مجھہ مظلوم کو
کیجئے برباد کیون کیسی کہی

ذبح ہوتے ہین فسری کی بات ہی
تیغ سے جلاد کیون کیسی کہی

سرو گر قد کے مقابل ہی ترے
کیجئے آزاد کیون کیسی کہی

میلے ٹہیلے مین اگر جائے حضور
ہو بہاری یاد کیون کیسی کہی

حشر مین منصف لقب ہو جائیگا
سن تو لے فریاد کیون کیسی کہی

اس غزل کو اس زمین مین شاد
داد دو استاد کیون کیسی کہی

فقط نہ عشق مین صبر و قرار کہو بیٹھے
ذلیل و خوار ہوے اور وقار کہو بیٹھے

علاج زیست ہوا اب انکا اے مسیح زمان
امید وصل تو امیدوار کہو بیٹھے

بہا کے اشک جدائی مین دیدۂ تر — ہم اپنے مفت در شاہوار رکھو بیٹھے

تمہارے غمزۂ ابرو پہ جان و دل دونو — ہم ایک کیا کہ مین لاکھون ہزار رکھو بیٹھے

بتون کے دزد نگہ کا نہین قصور اسمین — لڑا کے انکھ دل بیقرار رکھو بیٹھے

دیا تہا ہم نے تو دل تم نے کردیا واپس — یہ ہاتھ آیا ہوا کیون شکار رکھو بیٹھے

گیا شباب تغافل مین آگئی پیری — غضب کی بات ہے عید بہار رکھو بیٹھے

تمہین کھو کہ برائی کی یا بہلائی کی — تمہارے عشق مین جو جان زار رکھو بیٹھے

بگاڑ ساقی جو ہوش سے کرکے محفل مین — وقار رہا تہہ سے ای بادہ خوار رکھو بیٹھے

بتونکو شاد عبث تم نے دیدیا دل زار
یہ کیا امانت پروردگار رکھو بیٹھے

سامنے اون کو بٹھایا چاہیے — آنکھین حسرت سے لڑایا چاہیے

چشم کے بیمار کو کیا چاہیے — شربت دیدار تہوڑا چاہیے

بڑھ گئی حد سے میری افتادگی — حسرت دل اور اب کیا چاہیے

دھجیان کرنیکو اے جوش جنون — پیرہن وحشی کا اچھا چاہیے

پاؤن تو رکھا ہون راہ عشق مین — ہو گا کیا انجام دیکھا چاہیے

بوالہوس دعوی کرے کیا عشق کا — صدمہ سہنی کو کلیجا چاہیے

کشتۂ گیسو ہون سیر تماشہ پر — گل کے بدلے گور پہ لالا چاہئے

وصل کی اتنی شتابی کس لیے — آدمی کو صبر تھوڑا چاہئے

سوز الفت کی حقیقت ای صنم — عاشقون کے دل سی پوچھا چاہئے

دل ہے وحشت مین اتیتو کیلیئے — جا سے قالین مرگ چھالا چاہئے

ایک بوسہ کے طلب پر بخل ہے — حاکمون کا دل تو دریا چاہئے

دل مین ہی گردن کو رکھکر زیر تیغ — شوخیان قاتل کے دیکھا چاہئے

کاٹئے تیغ جہازی سے گلا — تشنہ لب ہون آب تھوڑا چاہئے

وصل کا کرتا ہون جسدم مین سوال — ناز سے کہتے ہین دیکھا چاہئے

وحشت دل کی ترقی کے لیے — پھر سر زلف چلیپا چاہئے

شاد اپنے نامہ اعمال کو
آنسوؤن سے آج دھویا چاہئے

ڈرتا ہون مین گیسوے رسا سے — اللہ بچائے اس بلا سے

ایمان کی خیر و تندرستی — ہم مانگتے ہین یہی خدا سے

اے حضرت دل یہ بت پرستی — کیا بات کروگے تم خدا سے

بیٹھے ہو مثال غنچہ خاموش — مطلب نہین عرض مدعا سے

رفتار کی ان کے آفت ہے تیزی
شوخی ہے نمود نقش پا سے
اچھا نہین ہوتا اے مسیحا
بیمار محبت اس دوا سے

ہم پر تو عتاب غیر سے شاد
در گذرے ہم آپ کی وفا سے

مجہکو بہی واعظ کا ہین ڈر تو نہین ہے
قول اسکا کوئی قول پیمبر تو نہین ہے
مین جسمین ہون وہ کوچۂ دلبر تو نہین ہے
اے شوق میرا ایسا مقدر تو نہین ہے
کیون رہتی ہے سینہ مین خلش اوسکی ہمیشہ
نوک مژۂ یار بہی خنجر تو نہین ہے
مجروح جو کرتا ہے میری جان و جگر کو
ہر عشوہ تیرا تیغ دو پیکر تو نہین ہے
کس طرح مین اوس بت کی سہون صدمۂ فرقت
دل میرا ہے یا رب کوئی پتہر تو نہین ہے
قمری کیطرح ہے جو یہہ سید اہ مرا دل
کچہہ یار کا قد نخل صنوبر تو نہین ہے
ہے میرا دماغ آج جو خوشبو سے معطر
تاثیر سر زلف معنبر تو نہین ہے
ہے نوح کو طوفان بپا ہونیکا پہر ڈر
جاری میرے انکہون سے سمندر تو نہین ہے
عشاق اشارہ نہین ہو جاتے ہین کیون قتل
ابرو میرے دلدار کا خنجر تو نہین ہے
گہبرا کے شب وصل وہ فرماتے ہین ہر بار
اس گہر مین کسیکا کہو کچہہ ڈر تو نہین ہے

اے شاد بہر کتی ہے میری آنکہہ جو ہر دم

پردہ مین نہان صورت دلبر تو نہین ہے

جب نہ وہ پہلو سے میرے اوٹھکر چلے
حضرت دل بھی خفا ہوکر چلے

انجمن سے جبکہ وہ اوٹھکر چلے
شور اوٹھا بزم مین ہم مر چلے

چھین کر دل یون وہ آئی گھر چلے
ناز سے انداز سے تنکر سے چلے

ہاتھ خالی کیون نہ جائین قبر مین
ایک دل تہا سو ابہین دیکر چلے

تیرے مژگان کے تصور مین مدام
میرے دلمین سیکڑون نشتر چلے

مے کے پینے مین نکر للہ دیر
جلد ساقی بزم مین ساغر چلے

وہ ہرے لالہ رخون کے عشق مین
داغ دل پر سیکڑون لیکر چلے

وحشت دل ابرونکی یاد مین
کیا کہون مین دلپہ جو خنجر چلے

اے جنون ہم وادی پرخار مین
دو قدم مجنون سے بہی بڑہکر چلے

کوئی کہدے جاکے اوس دلدار سے
ہم تمناہی مین تیرے مر چلے

دیکھکر جمشید کے اڑ جائین ہوش
جام مخفی ہین تمہارے گر چلے

کیون نہ پہونچے منزل مقصد کو شاد
آگے آگے جب کوئی رہبر چلے

لے جلد خبر رگ گلو کی
ہے تجھکو قسم میرے لہو کی

خواہش جو ہوئی میرے لہو کی
تلوار نے لی خبر گلو کی

حیران ہوے دیکھکر مہ و مہر
تعریف جو کی رخ نکو کی

گہبرانے لگا جو دل ہمارا
تصویر کو تیرے روبرو کی

موسیٰ سے رہی نہ لن ترانی
جسوقت کہ اوسنے گفتگو کی

عریانی تن لباس ہے خوب
حاجت نہین جسکو شست و شو کی

آنکھون ہی کا پردہ درمیان ہو
کچھ ٹہیک نہین ہے دو بدو کی

گل کو بھی جہان مین آ گل اندام
حسرت بڑہی تیرے رنگ و بو کی

بہنے لگے اشک چشم تر سے
خواہش جو ہوئی مجھے وضو کی

جب صبح کو اسنے مانگی رخصت
دل تہام کے مین نے گفتگو کی

کہنے لگے اپنا منہ تو دہو آؤ
بوسہ کی جو مین نے آرزو کی

آنسو جو ہمارے اسنے پونچھے
اشکون نے ہمارے آبرو کی

امید نہ تھی فلک سے ایسی
شاید کچھ اوسنے چال چوکی

تہی زیست مین میکشی سے الفت
مٹی ہو لحد مین بھی سبو کی

موسیٰ کی زبان مین آئی لکنت
اوس شوخ سے جبکہ گفتگو کی

مین دیر و حرم مین دہونڈ آیا
کچھ حد بھی ہے تیری جستجو کی

اے شاد خدا کا شکر ہم نے
دنیا کی کبھی نہ آرزو کی

تیا سے فلک نے ستم کیسے کیسے
رقیبوں نے ڈالی ہی ناحق عداوت
کہا جبکہ مرتے ہیں بولا کہ مر جئے
لئے تھے جو ایک روز بوسہ تمہارے

جدائی عداوت الم کیسے کیسے
وہ کرتے تھے مجھ پر کرم کیسے کیسے
کئے اس نے ہم پر ستم کیسے کیسے
کئے آپ نے تھے ستم کیسے کیسے

جب اے شاد تو نے دوئی کو مٹایا
کھلے تجھ پہ باب کرم کیسے کیسے

بتوں پہ مجھے جان کھونا پڑا ہے
تیرے عشق میں یار رسوا ہوا ہوں
محبت کسی سے نہ کرتے تھے ہرگز
مرا یار رہتا ہے پہلو میں میرے
چلو سو رہیں رات تھوڑی رہی ہے

اب ایمان سے ہاتھ دہونا پڑا ہے
مجھے سب سے محجوب ہونا پڑا ہے
ہمیں اپنی غفلت پہ رونا پڑا ہے
رقیبوں کی قسمت کا رونا پڑا ہے
اکیلا پلنگ اور بچھونا پڑا ہے

دوبارا نمک رحم دل پر چھڑکو
دل شاد سونا سلونا پڑا ہے

جہان مین ہین دیکھو چمن کیسے کیسے
کھلے ہین گل و یاسمن کیسے کیسے

لئے ہم نے بوسے تمہارے جو لب کے
سنائے زبان سے سخن کیسے کیسے

جو آئی مین بھی اوس گل باغ دین کے
کھلے ہین گل داغ تن کیسے کیسے

ہر پیری مین باقی نہ حسن جوانی
اجاڑے ہے خزان نے چمن کیسے کیسے

بچاؤن نگہون دلکو گھیرے ہوئے ہین
رہ عشق مین راہزن کیسے کیسے

دکھائی جو اوس شوخ نے آنکھہ اپنی
چکارے بنے ہین ہرن کیسے کیسے

پیارے سے تمہاری جدائین ہمنے
اٹھائے ہین رنج و محن کیسے کیسے

دئے ہین خدا نے تیرے گیسو نمین
خم و پیچ و دام و شکن کیسے کیسے

تجھے شاد دائم مزے لوٹنے کو
خدا نے دیا گلبدن کیسے کیسے

روتے روتے ہجر مین وہ لب خوشی کا ہیکو تھی
ضعف سے دندان نمایان ہنسی کا ہیکو تھے

میکشی اور بادہ خواری کے سوا کیا کام تھا
آفت و رنج و الم جان نے سہی کا ہیکو تھی

خوف فرقت نے کیا تلخ اپنی عیش وصل کو
ہجر مین قسمت بگڑ کر بھر بنی کا ہیکو تھی

رنج فرقت سے ہماری عمر سب روتی کٹی
یا الٰہی دہر مین پیدا خوشی کا ہیکو تھی

باغ تھا مینا تھا جام مے تھا وصل یار تھا
پھر کھو نساقی طبیعت پر غمی کا ہیکو تھی

ہنس ہنس کہیں میں مارا جو تیغ نازسی
قتل تہا منظور میرا دل لگی کا ہیکو تہی

نیچو دہا نہ سی ہو ئے جب ہم تو او نسی ملکو
ایک ہی تہی ہم وہ دو نو او رد وئی کا ہیکو تہی

غیر کے کہنے سی لڑتی ہو جو مجہسی بار بار
خو تمہاری ای صنم ایسی کبہی کا ہیکو تہی

شاد ہیں جب میر محبوب علی شاہ دکن
دولت دنیا کی پہر تہکو کمی کا ہیکو تہی

چاہوں جو حق سی اور جو مانگوں ملا کرے
دل کی مراد میری بر آئے خدا کرے

ساقی ہو مئے ہو جام ہو جلسہ ہوا کرے
پہلو میں میرے آپ ہوں وہ دن [illegible]

واللہ چال انکی قیامت کی چال ہے
مرقد پہ میرے آئیں تو محشر بپا کرے

قسمیں ہزاروں کہائی ہیں وعدونکا کیا تمام
اب کیا امید اس سے جو وعدہ وفا کرے

اچہا نہ ہونگا میں کہ ہوں بیمار ہجر کا
غیر از وصال یار کوئی کیا دوا کرے

جور و جفا بغیر تہوں سے ہے کیا حصول
نادان ہے اوس سے جو کہ امید وفا کرے

اقبال و عمر شاہ دکن ہو فزوں مدام
حق سے دعا کرے تو یہ ہر دم دعا کرے

بعد از نماز شاد ہے لازم کہ پیش حق
ہو خاتمہ بخیر یہی التجا کرے

آپ کا انتظار کون کرے
دل کو امیدوار کون کرے

کب تلک انتظار جلد آؤ
اب دنون کا شمار کون کرے

وہ تو بیہودہ پڑا ہے مست شراب
یار کو ہوشیار کون کرے

غیر پر ملتفت جو ہو دن رات
تحفہ دل کو نثار کون کرے

صید سے اوس کے ہو گیا آزاد
مرغ دل کا شکار کون کرے

پرورش تجھ سوا غریبون کی
میرے پروردگار کون کرے

قتل کر کے مکر بھی جاتا ہے
اس کو اب سنگسار کون کرے

بیٹھے بٹھلائے عشق مین پھنسکر
دل کو بے اختیار کون کرے

ہم سے گئے دل سے بندہ محبوب
غیر کا روزگار کون کرے

مین ہون عاشق بغیر میرے شاد
اوس پری کو پیار کون کرے

یون ہی میخوار اگر بادہ پرستی ہوگی
اہل مجلس کو نہ کیون جوشش مستی ہوگی

خاکساران محبت کا کہون کیا احوال
دیکھلو جا کے وہان خاک برستی ہوگی

قافلے سیکڑون ہانسی جو چلے جاتے ہین
آخر اونکی کہین بستی بھی تو بستی ہوگی

وہ ترا حسن خداداد کہ رشک چمن
بند انگیا کی ترے حور ہی کستی ہوگی

دیکھکر ابر ہوا اور گھٹا ساونکی
روح میخوارون کی مرقد مین برستی ہوگی

زندگی تک ہین مزے عشق کے اور بعد فنا
نہ جنون ہوگا نہ سودا نہ تو مستی ہوگی

فرقت ہجر مین یارب جو کوی جلتا ہے
آگ کیسی دل و سینہ مین پہنسی ہوگی

آجکل خوب ہی ساون کی گھٹا چہائی ہے
پہر شراب اہل طرب کے لئی سستی ہوگی

خود پرستی ہی سزاوار انہین کو اشاد
جنکی یا بود و فنا دہر مین ہستی ہوگی

دل سے یاد رخ نکو نہ گئی
جان بلبل سے گل کی بو نہ گئی

کوچہ یار کی میرے دل سے
تا دم مرگ آرزو نہ گئی

مین وہ میکش ہون میری مٹی سے
مر کی بعد فنا بہی بو نہ گئی

یار کا دل مین اب سراغ ملا
مفت میری یہہ جستجو نہ گئی

دل گیا میرا دلربا کے ساتہہ
مگر افسوس جان تو نہ گئی

مین تو کیا یار تیرے کوچہ سے
آرزو کی بہی آرزو نہ گئی

روح تن سے گذر گئی لیکن
اب تلک تیری جستجو نہ گئی

عمر پہونچی شباب کو بہی مگر
خو تیری یار حیلہ جو نہ گئی

مجہہ سے چہوٹی نہ خوی جامہ دری
زخم سے عادت رفو نہ گئی

مین وہ ذاکر ہون مرد لسے شاد

بعد مردن بھی یاد ہو نہ گئی

وہ اغیار پر مہربان ہو رہا ہی
ہمارے سے اب بدگمان ہو رہا ہے

خدا جسپہ ہی مہربان اوس کا کیا ہو
عدو گر تو اے آسمان ہو رہا ہی

ذرا مجھکو بتلا دے چرخ ستمگر
ستم ایسا کس پر کہان ہو رہا ہے

خدایا میری داد کیون کر لگی گی
عدو میرا اہر پاسبان ہو رہا ہے

نہ کیون حال میرا کسی پہ ہو ظاہر
مخالف میرا راز دان ہو رہا ہے

محبون کے شور رقیبون کی بلوے
لکھون کیا مین کیا کیا وہان ہو رہا ہے

جو ہے حال میرا سو تیرا وہ ہے
میرا دل ترا راز دان ہو رہا ہی

شب وصل رخ پر پسینہ نہین ہی
یہہ چہرہ ترا در فشان ہو رہا ہے

نہین خالی تجھہ پر یہہ ظلم و ستم سب
ترا شاد اب امتحان ہو رہا ہے

نیستی میری عین ہستی ہے
خود پرستی بھی حق پرستی ہے

جب سے اوس سنگدل کے ہین عاشق
دل طلب گار بت پرستی ہے

کیا ہی اچھی جگہہ ہے ملک عدم
یا نکی خلقت وہان جو بستی ہے

کیا کہون وصف ابروئے خدار
دونون جانب یہہ تیغ کستی ہے

چھپتا ہون جو گنج خوبی کو
زلف بن بن کے ناگ ڈستی ہے

دیکھہ کر یہہ تردد و تدبیر
میری تقدیر مجھہ پہ ہنستی ہے

آ خدا کے لئے بت مغرور
میری جان وصل کو ترستی ہے

دیکھہ لو جا کے مرقد عاشق
بیکسی کسقدر برستی ہے

خم کا دستار محتسب سے مول
میکشو لو شراب سستی ہے

حیدرآباد کی ہو کیون نہ ثنا
علم و فن کی یہی تو بستی ہے

بیخبر غیر سے جو ہون آے شاد
مئے وحدت کی ولیہ مستی ہے

خوابین عشاق کی آؤ خدا کیواسطے
اس دل وحشی کو بہلاؤ خدا کیواسطے

مرقد عاشق کو ٹھکراؤ خدا کیواسطے
قم باذنی آ کے فرماؤ خدا کیواسطے

لن ترانی تم نہ فرماؤ خدا کیواسطے
میری جان باہر نکل آؤ خدا کیواسطے

سر نہ دیوار روزنسی ٹکراؤ خدا کیواسطے
شاد ان باتون سے باز آؤ خدا کیواسطے

وصل کی شب ہی نہ شرماؤ خدا کیواسطے
میری جان آغوش مین آؤ خدا کیواسطے

دل بہت بیتاب ہے ہجران تسکین کیلئے
بھولی بھولی شکل دکھلاؤ خدا کیواسطے

ہر طرح سے مین نے سمجھایا سمجھتا ہی نہین
اس دل نادان کو سمجھاؤ خدا کیواسطے

زلفین اولجہین ہین بناؤ آئینہ مین دیکہکر
سر پہ عاشق کے بلا لاؤ خدا کیواسطے

بے تکلف تم لپٹ جاؤ گی سے وصل مین
میری جان مجہہ سے نہ شرماؤ خدا کیواسطے

دی موذن نے اذان بیوقت وے ہنگام آج
رات باقی ہے نہ گہبراؤ خدا کیواسطے

شاداب دل کا تقاضا ہے مجہی صبح و مسا
تم مدینہ کو چلے جاؤ خدا کیواسطے

دل کو خواہش تہی جنکی مدت سے
گہر وہ آئین ہین آج قسمت سے

ہیچ ہجلاسے والہ گیسو
دام مین پہنس گئی ہین قسمت سے

اپنی صورت ذری دکہادے مجہے
دم نکلتا ہے تیری فرقت سے

آنکہہ ان کی ہے فتنۂ محشر
چال ہم پایہ ہے قیامت سے

ہو نہ مقبول مدعا میرا
کیہہ نہین دور اوس کی قدرت سے

جب کبھی ملتے ہین وہ مجہے چہیڑا
حق تعالے بچائے تہمت سے

ہو گیا ہے خلاف کیون بیوجہہ
تم کو اے جان میری صورت سے

مجہکو پہچانتے نہین کیا آپ
دیکہتے ہو جو چشم حیرت سے

شاد کی ہوگئی دعا مقبول
یا آلہی تیری عنایت سے

بلال عید ہی ابرو پہ اُس بت کے نہ قربان ہے
تصدق عارض روشن پہ بھی خورشید تابان ہے

فقط زخم جگر ہی غم مین اُس بت کے نہ خندان ہے
ہمارا سینہ پر داغ بھی رشک گلستان ہے

ہوا رہتا ہے سینہ یاد و ذکر لا الہ سے
نگین دل یہ کندہ نقشہ مہر سلیمان ہے

کبھی یاد پری رویان سے خالی رہ نہین سکتا
ہمارا خانہ دل ہے کہ گلزار پرستان ہے

تمہاری یاد رخ اور یاد گوش و زلف مشکین سے
ہے بلبل مضطر اور خاموش گل سنبل پریشان ہے

ہین جبتک قید ہستی مین ملے کیا لطف مطلق کا
ہمارا جسم بھی جان کیلئے یوسف کو زندان ہے

ضیا سے نقشہ اشعار رنگا رنگ مضمون سے
مرقع خانہ از رنگ چمن ہی یا کہ دیوان ہے

نہین کچھ کام ہمکو مذہب شیخ و برہمن سے
محبت اُس بت کافر کی اپنا عین ایمان ہے

خدا کیواسطے رحم اب تو احوال عاشق پر
ستانے کیلئے ہوا اسقدر آخر تو انسان ہے

ہے میرے انجاح مقصود کی واسطے حامی
شہ ملک دکن نواب محبوب علیخان ہے

مدینہ رشک جنت ہے کنیزین حور ہین اسکی
غلام اس شہر کا شاد ہر یک رشک غلمان ہے

وعدہ آنے کا یار کرتا ہے
شادیان انتظار کرتا ہے

ظلم وہ بے شمار کرتا ہے
دل ہمارا اوس کو پیار کرتا ہے

تیرا جانباز شوق الفت مین
جان مجھپر نثار کرتا ہے

آئیے جلد انتظار بہت
اپ کا جان نثار کرتا ہے

آگلے سے لپٹ کہ ہو تسکین
دل کو کیون بیقرار کرتا ہے

تیر مژگان سے وہ کمان ابرو
مرغ دل کو شکار کرتا ہے

دعوے الفت کا کیا جتائین ہم
وہ تو غیرون کو پیار کرتا ہے

ایک بوسہ کیوا سطے ھم کو
روز امیدوار کرتا ہے

واہ کیا اُن کے بادخوارون کو
لیست زور خمار کرتا ہے

ہر جہی ہے دل بھی ہی جگر بھی ہے
دیکہین وہ کسپہ وار کرتا ہے

روز ہرگز نہین ہی نشہ مئے
دہوم کیون بادہ خوار کرتا ہی

پاس بٹہلا کے اپنے غیرون کو
مجہکو محفل مین خوار کرتا ہے

زاہدا کیون شراب پینے مین
خوف روز شمار کرتا ہے

سب مصیبت گذر گئی ای شاد
رحم اب کردگار کرتا ہے

خمسہ بر غزل قدسی علیہ الرحمتہ

کیا کرون وصف رقم مین تیری عالی نسبی
تشنہ تیرے ای میرے ہاشمی و مطلبی

میرے والی میرے مولے میرے سر تاج نبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان بافدایت چہ عجب خوش لقبی

کی جو نقاش ازل نے تیری تصویر رقم	ہو گئی سب پہ یہ سبقت تجھے ایشاہ امم
ہے وظیفہ میرا ہر دم یہی زباں سے ہیہم	من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمالست بدین بوالعجبی	
کس نے سمجھا تیرے رتبہ کو جو حق نے سمجھا	بس تیری شان میں لولاک لما ہے آیا
کر سکوں جو تیری توصیف میرا منہ ہے کیا	نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی	
جبکہ پہنچا تو فلک پہ میرے شاہ لولاک	مرحبا کیا میرے مولی ہے تیری ذات پاک
تھا اٹھے عرش پہ سب جتنے ہیں ارباب سماک	شب معراج عروج تو گذشت از افلاک
بمقامی کہ رسیدی نرسید ہیچ نبی	
عاصیوں پر میرے مولی تیری رحمت ہے دوام	پایہ دین تیرے صدقہ سے ہوا استحکام
ہے مجھے ورد زباں پہ یہی صبح و شام	نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی	
انس و جن حور و ملک اور ہو سارے حشرات	گر ہوئی حشر سے جب شور مچاویں ہیہات
ہاتھ پھیلا کے کھڑیں گی تجھے آنکے صفات	ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

چشم بد دور تیری نظروں مین ہے کیسا اثر | وہی زندہ ہوا جسپر کہ پڑی تیری نظر
روز فردا یہہ کہینگے تجھے ہر ایک بشر | چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

شرم سے اپنی خطا کے ہی میرا دل برہم | راتدن فکر سے مجھکو ہی بہت رنج و الم
یہی آتا ہے مجھے شعر زبان پر ہر دم | نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بی ادبی

شاد کی عرض ہی یہہ آپ سے اے میرے نبی | چشم رحمت میرے مولا ہے مجہپر تیری
یہی نکلا کرے ہر وقت زبانسے میری | سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوے تو قدسی پے درمان طلبی

وَلَہٗ

ذات پر تیری ہی امت کی شفاعت طلبی | مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کیا کروں حسن کی توصیف مین اب تیری رقم | من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بوالعجبی

سب خدائی میں ہے بس ایک تو مقبول خدا | نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

ہوئی منسوخ جو توریت و انجیل و زبور | ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

وصل حق کو لئے جب تم نے کی سیر افلاک | شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

تیرے اقبال سے جاری ہے یہ فیض اسلام | نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

دل سے مفتون ہوں بندہ ہوں تیرا میں کمتر | چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

ہے پیاسوں کے لئے ابر کرم تیری ذات | ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

ہے سگوں کا تیرے درگاہ کا برتر عالم | نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بی ادبی

شاد کی آپ سے ہے عرض بقول قدسی | سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمده همره قدسی پے دربان طلبی

حبذا اے شہ والا حسب مطلبی — سب سے بڑھکر ہے ترا رتبہ عالی نسبی

شان میں تیرے جو لکھتے ہیں نبی اور ولی — مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چه عجب خوش لقبی

کیا تیری شان علی ہے میرے شاہ عالم — جس نے دیکھی تیری تصویر مبارک اکرم

خود دیدار ترا ہے کے کہا یوں پیہم — من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

الله الله چه جمالست بدین بوالعجبی

دست بستہ جو کھڑے ہیں گا تجھے روز حشر — ہوں سیہ کار گنہ ہو نہ نگہ میرے نظر

ہیں سبھی لے کے آئے میرے شافع روز محشر — چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

تشنگی سے ہیں بہت جان بلب اے نیک صفات — چشمہ فیض سے تیرے ہے پیاسوں کی نجات

بحر الطاف و کرم مرجع کل مظہر ذات — ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

لطف فرما که ز حد میگذرد تشنه لبی

مرحبا صل علا اے سایہ ذات یکتا — وصف تیرا میں لکھوں اے امیر بھلا کیا کیا

ہمہ تن شان خدائی کی ہے تجھ سے پیدا — نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

بر تر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

جبکہ کی احمدؐ نے میم سے سیر افلاک — تھا اور تھے عرش پہ سب جشن مین ارباب ملک
مرحبا حبذا خوش آمدی شاہ لولاک — شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بہ مقامیکہ رسیدی نرسید ہیچ نبیؐ

کیا کہون وصل علیؐ امیر سردار انام — ذات سے تیرے ہی مضبوط بنا اسلام
رشک سے یون شجر طور بھی کہتا ہی دوام — نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

ہی تیری ذات کا منڈان سبھی جا حضور — بیشتر سب سے ہوا پیدا ترا دہرین نور
ہی سزاوار تیری شان مین کہنا یہ ضرور — ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

ایک مدت سی ہے مجھکو مرض ہجر نبیؐ — وصل سی دل ہو مرا شاد بھی ہو مرنی
اسلئی ورد زبان ہی یہی شعر قدسی — سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ ہمرۂ قدسی سپے درمان طلبی

کیا کرون وصف ترا اشہ والا نسبی — تو ہی والی تو ہی مولی ہی میرا تو ہی نبی
جانتی رتبہ کو تیری ہین زکی اور غبی — کرتے ہین ورد زبان راتدن اپنا یہ سبھی

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

صدقہ تیرے ہے میری جان عزیز اے مولا
تو ہے ماوا میرا اور تو ہی ہے ملجا میرا
دل سے ہون بندہ درگاہ مقدس بخدا
بس یہی شعر مبارک ہے وظیفہ میرا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ذات ہے تیری ہی مجھکو بھی شفاعت کی امید
در سے تیرے ہین سر مو ہون اگرچہ مین بعید
قبلہ و کعبہ امت ہے ترا باب سعید
واسطے میرے بھی شعر مبارک ہے مفید

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کیون نہ مقبول خدا ہو تیری ذات والا
مجھ سے کیا وصف ہو اے سید عالم تیرا
تو ہے مقبول الٰہی تو ہی محبوب خدا
کوئی ہو سکتا نہین وصف ترا اسکے سوا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تو نہ ہوتا تو نہ تھا کچھ بھی زمانہ کا ظہور
تیرے ہونے سے ہوا پیدا یہ سامان وجود

دو جہان نور مبارک سے ہی تیرے پُر نور
شانین تیرے پڑھہان کیون نہ مین یہ شعر ضرور

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

تو خدا سے ہے جدا اور نہ خدا تجہہ سے جدا
جلوہ گر ہے سبھی آثار مین جلوہ تیرا

گل مین ہی بو مین بھی گلشن مین ہے تیرا نقشا
تو خدائی کا ہے مختار سراوان کیا کیا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

روح عالم ہر شہ دین تنِ بے سایہ تیرا
اس لئے جسم مبارک کو نہین ہی سایا

تو ہی ہی نور خدا تیری ہے ذات یکتا
کہتے تجھکو ہین ملک دیکھہ کے یون صل علی

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

جسنے دیکھی تیری تصویر مبارک دم بھر
دل و جان ہے ہوا شیدا تیرا با سوز جگر

سوزش نار جہنم سے بچا وہ یکسر
حالت عشق مین پڑہتا ہی بھی شعر اکثر

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوشلقبی

حق نے بخشا ہی تجہے جو یہہ خطاب احمدؐ
پردہ میم اٹہا دو تو رہا نام احد

میم کے پردہ مین پوشیدہ ہی یہ بہید
آ گئے ہی جا بے ادب وصف ہی مقصد

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

روز محشر تیری امت پہ یہہ جہکی یا شاہ
ہم امت پہ کرو پہر خدا شام و پگاہ

دلمین باقی نرہی کوئی طرح کی اب چاہ
بیکسونکا نہین اس شعر سوا کوئی پناہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

شب معراج بلایا جو خدا نے تم کو
فرق کو طور کے اور عرش کا رتبہ سمجہو

تہا یہہ مقصود کہ آپ اپنا ہی رتبہ دیکہو
کیون نہ پہر پردہ وحدت سے یہہ غل ظاہر ہو

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

پیدا جسدم کہ تعین خالق اکبر نے کیا
حکم توریت کا انجیل کا منسوخ ہوا

دین پاک آپکا سب دینو نپہ ناسخ ٹہرا
ہر گہڑی کیون نہ پڑہون دل سے وظیفہ اسکا

مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عرض ہے شاد کی یہ آپ سے یا شاہ مدام | ہووے ایمان پہ میرا خاتمہ نیک انجام

آپ کے در کے والا کا مین کہلاؤن غلام | شعر قدسی کا رکھون ورد سے وظیفہ یہ دوام

مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مثلث بر غزل وطن

جسدن سے ہے دل مایل گیسوی محمدؐ | ہے پیش نظر تازگی گوے محمدؐ

ہے آنکھ کے پردہ مین نہان روے محمدؐ

گلشون مین کشف دل مقبول خدا ہے | آئینہ ارشاد مین ارباب صفا کے

معنی جو خدا کی ہے وہ ہے روے محمدؐ

سمجھو یہ میری بات کو تم سب سے مقدم | ہر شان بشیر مین ہی نہان نور مجسم

عادت جو خدا کی ہے وہ ہے خوے محمدؐ

گیسو کا تصور جو ہے دن رات خدایا | معراج کی شب کا مجھے ہر پل ہے سایا

و دیدہ مین کھٹکی ہے مرے موے محمدؐ

سجدہ کیلئے شاد کھڑا ہون ہمہ تن مین | قبلہ کے طرف سر تو جھکاتا ہون وطن مین

آنکھیں بھر سے جاتے ہین میرے سو ۲

خمسہ بر غزل وطن

کھون کیا آپ سی مین آپ کیا ہون	الگ ہون سب سے اور سب مین ملا ہون
مین معبود و رب کے جھگڑے سے جدا ہون	نہ بندہ ہون کسیکا نے خدا ہون

انھین دو کا مگر مین مدعا ہون

نہ تھا جب تک کہ مین عاشق کسی کا	خودی کو اپنے خود بھولا ہوا تھا
کھون کیا مین عجب ہے حال میرا	ہوا عاشق تو دیکھا حسن اپنا

مین اپنی شان کا خود آئینا ہون

کھون مین حال اپنا آپ سے کیا	دوئی کے وہم مین ابتک چھپا تھا
خدائی کو خودی مین اپنے پایا	ہوا عاشق تو دیکھ حسن اپنا

مین اپنی شان کا خود آئینہ ہون

کھین ظاہر کسی جا ہون مین پنہان	فرشتہ ہون کھین جن اور انسان
کھین ذرہ کھین ہون مہر تابان	نمود ہے نمودی ہے میری شان

کبھے صورت ہون گاہی آئینہ ہون

بھرا ہے جوش وحدت سے سفینا	کدورت ہی کسی سے کچھ نہ کینا

سدا مجھکو مئے الفت ہے پینا	نہ مرنا یاد ہے مجھکو نہ جینا

نئی سیرت نئی صورت نما ہون

کرون مین شاد ہو کر کسکی پوجا	جبون کس نام کا ہر روز مالا
سبھی جا پر عیان ہے جلوہ اُسکا	وطن صاحب کرون کس رخ مین سجدا

میرے صاحب کو ہر سو دیکھتا ہون

رباعیات حمد و نعت

مقدور کہان ہو جو رقم حمد خدا	خالق ہی وہ اور مین ہون اسکا بندہ
ہر چند کہ ہون شاد گنہگار ولے	بخشے گا مجھے حشر مین آقا میرا

رباعی

ہے نور خدا کا تجھ سے شاہا پیدا	لکھتے ہین تجھے کہ ہے تو محبوب خدا
ہے شاد کی یہہ مراد قلبی ہر دم	ہون دل سے تیرے روضۂ اقدس پہ فدا

رباعی

عاشق ہون دل و جان سے رسول اللہ کا	شیدا ہون دل و جان سے رسول اللہ کا
امید شفاعت نرکھون کیونکر شاد	بندہ ہون دل و جان سے رسول اللہ کا

خالق نے جو پیدا کیا حضرت کی ذات	رباعی	ان کے ہی سبب سے ہوئی کل مخلوقات

اے شاد کچھ اسرار جہاں ہے نادر | بندوں میں نظر آتے ہیں خالق کی صفات

رباعی

تا بندہ کہیں جلوۂ کعبہ دیکھا | زیبندہ کہیں رنگ کلیسا دیکھا

[illegible] چشم حقیقت سے بدولت اے شاد | ہر جا سے پہ اس شوخ کا جلوا دیکھا

رباعی

دل آئینہ نما نور سے بھرا ہے مرا | ایمان سے بس تمام ہو جائے مرا

[illegible] حق سے شب و روز دعا ہے شاد | دم یاد محمد میں نکل جائے مرا

رباعی

اے شاد یہ دنیا ہے مقام غفلت | عقبیٰ کے لئے کیا ہم نے تو ذخیرۂ حسرت

جب سر پہ قضا آئے گی پچھتاؤ گے | رہ جائے گی بس دل ہی کہ دل میں حسرت

رباعی

غفلت کے سوا دہر میں کیا کام کیا | عقبیٰ کا کچھ بھی نہ سر انجام کیا

جب سر پہ قضا پہنچی تو کہتا ہے شاد | منہ ڈھک کے مری قبر میں آرام کئے

رباعی

[illegible] | [illegible]

اے شاد نہ کیون خم سر تسلیم کرون ۔ ہے حال پہ دایم میرے لطف غفار

رباعی

کیون غش نہ کرین دیکھکر تیری تصویر ۔ پہولی ہے نرالی ہے یہہ پیاری تصویر
اے شاد قسم حق کی بیان کو نہین ۔ ایسی تو کبھی ہم نے نہ دیکھی تصویر

ایضاً

جبدم کہ فنا آپ کی ہستی ہوگی ۔ پیدا صورت سے حق پرستی ہوگی
جب ساقی کوثر سے ملیگی کوثر ۔ سینون کو دلا جوشش مستی ہوگی

عید آخری چہار شنبہ

آخری چہار شنبہ آیا ہے ۔ جوش دل پر خوشی کا چھایا ہے
گل گلے پوریان اڑا و آج ۔ حق نے یہہ دن تمہین دکھایا ہے

عید دیوالی

اس سال دیوالی عجب دہوم سے آئی ۔ مہتاب کی بہی چھوٹ گئی منہ پہ ہوائی
ہم آج کی شب ہوسکے چراغون کے مقابل ۔ دیکہین سے چچہوندر کی تماشا سی لڑائی

قطعہ ہولی

دنیا مین عجب رنگ سے آئی ہولی ۔ ہر ایک کو رنگین بنائی ہولی

اقسام کے رنگ دیکھنے ظاہر ہین	کی اپنے فلک پر بھی رسائی ہوئی

رباعی

ذلت ہی بہت دہر مین عزت کم ہے	تکلیف بہت سی ہی فراغت کم ہے
سو بار کیا تجربہ مین نے ای شاد	دنیا مین بہت رنج ہی راحت کم ہے

حضور پر نور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی
قطعہ دعائیہ در ارسال تحفہ طاؤس مصنوعی بہ گل مترہا وغیرہ بے نذر

باغبان ازل سے گلشن ہین	شاد ہے بلبل چمن کی دعا
باغ شاہ دکن بہ فضل کریم	رہے سرسبز اور پھلا پھولا

بیت

ساقی ہے دور جام ہی فصل بہار ہی	سب کچھ ہے آپ ہی کا فقط انتظار ہی

دام ملکہ

خدمت حضرت خداوند نعمت قدر قدرت اعلحضرت حضور پر نور بندگان عالی

قصیدہ در تہنیت تسمیہ خوانی شاہزادہ بلند اقبال ہمایون فال

مبارک ہو نہ کیونکر بنام بسم اللہ	حریم شاہ مین ہی اہتمام بسم اللہ
ہے شاہزادہ شاہ دکن کی زیب زبان	کلام پاک خدا سے کلام بسم اللہ

پئے مبارکی جشن تسمیہ خوانی / عجیب ہی جشن کے ہے انتظام بسم اللہ

خوشی زبانمین چہائی ہی اسقدر سبکی / ہر ایک زبانپہ ہے وردِ دوام بسم اللہ

ہوا جو اسکے ہی آغاز درس شہزادہ / شروع کار نہ کیون ہو مقام بسم اللہ

بحسن نیت سلطان حامی اسلام / ہی دین یا ورود نیا بکام بسم اللہ

ہو کیون نہ نشئہ عشق محمدی اسمین / مے طہور سے مملو ہے جام بسم اللہ

ظہور جشن مبارک ہی امر دیبالِ / سر کتاب نہ کیون ہو قیام بسم اللہ

مبارکی سے کئی ہو شروع شادی سخن / دعا یہ کیجئے اب اختتام بسم اللہ

بر آئین شاہ کی یارب مقاصد دارین   ق / بہ فضل رتبۂ فخر انام بسم اللہ

فزون ہو دولت و اقبال و عمر شہزادہ / طفیل مرتبۂ فیض عام بسم اللہ

قصیدہ

شاہ کے سالگرہ لیکے جو آئی مہندی / گلشن دہر کی ہر آنکھہ مین بہائی مہندی

محفل عیش مین ہی رنگ جو لائی مہندی / ہر دم دید کے آنکھون مین سمائی مہندی

قدم اوٹھا نہین خامہ کا خوشی کی تن مین / پاؤنمین اسنے بہی شادی کی لگائی مہندی

آمد آمد کی صدا غلغل شادی کی ہی دہوم / باغ دنیا مین سے کس حسن سے آئی مہندی

سرخرو ہر کس و ناکس جو بنی بیٹھے ہین / دے رہی ہی اثر رنگ حنائی مہندی

شادی سالگرہ شاہ دکن کی سنکر
خوب نقاش ازل نے ہی بنائی مہندی

دیکھکر شاہ کی سرسبزی اقبال بلند
کیون نہ قدمونپہ کرے ناصیہ سائی مہندی

ساری خوبان جہان اُسپہ فدا ہین دلسے
کیون نہ ہر گل کی کرے دلکی صفائی مہندی

الفت سالگرہ رکھتی ہے دلمین محکم
کیون نہ غنچونکی کرے عقدہ کشائی مہندی

اہل محفل کی ہتیلی نے لیا چوم اوسکو
بزم مین شاہ کی جب دے کے ہے آئی مہندی

اسکی شوخی کی کہانتک کوئی توصیف کرکر
کیون نہ عاشق کی کرے ہوشربائی مہندی

سرخروئی ہے اسی سے اُسے دایم حاصل
قدم شہ سے نہ ہووےگی جدائی مہندی

عمر بھر کیون نہ رہون شہ کی دعاگوئیمین
خضر کے عمر کی دیتی ہے دعائی مہندی

شاد و آباد رہین تا صد و سی سال حضور
شاد نے دلسے دعا دیکے سنائی مہندی

قصیدہ در تہنیت سالگرہ مبارک صاحبزادی صاحبہ
حضرت ظل سبحانی مدظلہ العالی

بلبلونکو گل و گلزار مبارک ہووے
شاہ کو جشن کا دربار مبارک ہووے

فضل ایزد سے شہا سالگرہ کی شادی
جشن سے ہر سال مین ہر بار مبارک ہووے

ہمتو کافر ہین رہ عشق کے سن اے زاہد
تجھکو سبحہ ہمین زنار مبارک ہووے

سرو قمری کے گلستان کو مبارک ہووے ۔ ہم کو حسن قدِ دلدار مبارک ہووے

تخت طاوس کی تخت کو زینت حاصل ۔ رونق تاج گہربار مبارک ہووے

ہے محبونکو عطا خلعت جشن اقرب ۔ چشم دشمن مین حسد خار مبارک ہووے

بادہ و ساغر و ساقی ہو ہمایون ہمکو ۔ شیخ کو جبہ و دستار مبارک ہووے

مسکن خلد مبارک ہو تجھی ای واعظ ۔ ہمکو دہلیز دربار مبارک ہووے

خلعتِ سالگرہ لعل و جواہر کا صلہ
شاد کو شاہ سے ہر بار مبارک ہووے

قصیدہ در تہنیت ولادت میر عثمان علیخان بہادر شاہزادہ والا تبار حضرت ظل سبحانی مدظلہ العالی

ہوا شاہ کے گھر جو شہزادہ پیدا ۔ پری چہرہ گلرو ہے سب دل سے شیدا

عجب طرح کا دیکھو نور نظر ہے ۔ کہ مادر پدر کا وہ لخت جگر ہے

یہی شور و غل ہے زمین آسمان مین ۔ نہین کوئی اوسکا ہی ثانی جہان مین

کبھی شمس اوسکے مقابل نہ ہوگا ۔ گرے ہی مہ چاردہ رخسے چندا

خوشی سے مچی دھوم ملک دکن مین ۔ چہکنے لگے عندلیبین چمن مین

بجے شادیانے خوشی کے ہر اکجا ۔ چھڑین نغمے نے گہین راگ مالا

امیرون نے گذرانی نذرین خوشی سے	یہی عرض کی دست بستہ سبھون نے
مبارک تجھے شاہ ذیشان مبارک	ہو شہزادہ تجھکو بحق تبارک
سکندر نژادا ورداراے دولت	فلک مرتبت اور حاتم مروت
دعا شاد کی ہے یہی دل سے دایم	الٰہی رہے شاہ وشہزادہ قایم

لکہا شاد نے شاد ہوا در خوشتر
ہے سال تولد زہے نیک اختر
۱۳۰۰

تاریخ ولادت میرزا فاروق علیخان شاہزادہ والاتبار حضرت بندگانعالی مدظلہ العالی

فضل ایزدسے ہوا شاہ دکن کو فرزند	نیر اوج حشم مہر منیر ذیشان
شاد تاریخ لکھی یون بحساب فصلی	جانجان نور مکان شمع حرم سلطان

۱۳۰۰ ۹۲

ہو الرحیم

تاریخ مراجعت سوارئے بندگان عالی متعالی مدظلہ العالے از شہر کلکتہ

ہوا شہ کے آنیسے گلشن وطن	خزان مین بہار آئی سوے چمن
دعا شاد کی ہے قیامت تلک	خدا یار ہے شاہ ملک دکن

۱۳۰۰

قطعہ تاریخ منصوب شدن در درگاہِ حضرت شیخ فرید شکر گنج علیہ الرحمۃ المعروف بہ دروازہ بہشتی

زسعی حضرتِ ہاشم حسینی	جو مقبولِ در خیر الوریٰ ہے
مزارِ حضرت خاموش پر جب	نصب دروازہ جنت ہوا ہے
وہ بابِ جنتِ فیض شکر گنج	فضیلت جسکی ثابت بر ملا ہے
کہی یون شاذ نے تاریخ تعمیر	درِ درگاہِ سہرا زخدا ہے

قطعہ دعائیہ

درشان اعلحضرت خداوند نعمت قدر قدرت فلک شوکت جہان پناہ ظل سبحانی مدظلہ العالی

ہے دعا بلبل شیدا کی شاذ	شاخ گل پر یہی ہر صبح و شام
گلشن دہر مین شاہا تیرا	گل اقبال شگفتہ ہو مدام

تاریخ شکار کردن شیر حضرت سبحانی بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی و دام ملکہ و دولتہ

تو پران راہ سے واقع ہی جو کچھ فاصلہ پر	ناگہان شیر ژیان کا ہوا سجا پہ گذر
ظلم کی اوس کے ملی شاہ دکن کو یہ خبر	کہ رعایا کے مویشی کا ہوا حال ابتر

صید کا اوس نے کیا عزم شہ والا نے ‖ اور سواری کا دیا حکم بصد شوکت و فر

ہر طرح صید کا سامان مہیا کر کے ‖ رونق افروز ہوا شاہ رعایا پرور

فصل اپنے وہ وہان پہونچے بوقت مغرب ‖ رات بہر سب کے سب آرام کئے تا بہ سحر

جبکہ شاہین فلک شرق کیجانب چمکا ‖ صید انجم پہ مسلط ہوا شاہ خاور

جانور سارے شکاری ہوئے مصروف شکار ‖ سب دکہانے لگے صیادیکا اپنے جوہر

رعب شاہین کا جدہر دبدبہ ولیکر چہایا ‖ کبک و دراج کے دم چلکے ہوئے خاکستر

باز خوش سیر کی چالاکی و دم بازی سے ‖ پر کبوتر کے ہوئے خوف سے زیر و زبر

ہوئی چیتے کی اندہیری ادہر آنکہوں سے جدا ‖ وہ لگا گہورنے اٹہکر جو ادہر اور اودہر

پڑی اوسکی نظر پہر جو آہو کیطرف ‖ چوکڑی بہولا ہرن ہوش ہوئے سب یکسر

ایک حملہ میں ہزاروںکو کئے اوس نے شکار ‖ ایک ہی پنجہ میں صدہا کو کئی چاک جگر

حلقہ کہلتے ہی جو سب چہوٹ ہوئے تازی یکبار ‖ گورخر کے گئے در گور سبہی ہوش بگر

شہ کی مرضی کیموافق جو ہوئے سارے شکار ‖ پہر طلب بہر سواری ہوا فیل اکبر

ہوئے ہودج مین شکاری شہ والا جو سوار ‖ خوف سے کانپ گئے گردون کے سب اختر

ہوئے ہمراہ سواری کے امیر اور وزیر ‖ کیا کہون وہ تزکِ فوج وہ شان افسر

حکما اور اتالیق تہے ہمراہ رکاب ‖ جمع اسجا پہ تہے ہر نوع کے ارباب ہنر

ہوا فرمان شہ ذیجاہ کا اسدم ایسا
چلین اس رخ پہ جدہر شیر کی تہی خبر

رونق افروز ہوئے جب شہ ولا دکن
شیر غران ہی کہڑا سامنے حاضر ہوکر

شہ والا نے جو ہین اسپہ چلائی رایفل
ہوگیا تیر اجل کا وہ نشانہ یک سر

پہر تو ہر سو سے صدا آنے لگی تحسین کی
ہوئے احباب خوش اعدا ہوئے سب خاکستر

زہ کہا مہر نے احسنت کہا گردون نے
ہدف تیر ملامت ہوا دشمن کا جگر

شاد ہوکر یہہ دعا میری بہی دل سے نکلی
یا الٰہی رہین قایم شہ والا اختر

رہین محبوب علیشاہ سلامت دایم
دایما ایشت پناہ ان کے رہین پیغمبر

عیش و عشرت سے رہین شاہ دکن شاد مدام
جب تلک چرخ پہ تابندہ ہین یہہ شمس و قمر

عرش کی شادی کی تاریخ ہے پہر ہجرت سے
شیر کو صید کیے شاہ مہ سیما پیکر

۱۳۰ ہ

خدمت حضرت خداوند نعمت قدر قدرت اعلیٰحضرت حضور پر نور بندگان عالی دام ملکہم
قطعہ تہنیت ولادت باسعادت شہزادی صاحبہ قبلہ دام ظلہا

میرے آقاء مکرم خسرو ذیجاہ کو
شاہزادی تجہے جب بخشی الفضل ہی غنی

عرض تاریخ تولد کی اسید شاد نے
مہر ہا یون شاہزادی تمکو اللہ دو کرم

۱۳۰ س

دام اقبالہ

بخدمت حضرت خداوند نعمت قدر قدرت اعلحضرت حضور پرنور بندگانعالی

قطعہ تہنیت تقریب چوتھی جشن سالگرہ مبارک شاہزادیصاحبہ اقبلہ دام ظلہما

تاریخ

رباعی

عمر و اقبال شہ ملک دکن
شاد کر عرض سن فصلی جشن

روز افزون ہو یہہ ہے دل کی دعا
رسم چوتھی ہو مبارک شاہا ۱۳۱۰ف

آیا بسنت اور ہے موسم بہار کا
ہے شادکی دعا کہ رہے حق سے تا ابد

ساقی و جام و بادہ و جلسہ ہے یار کا
اقبال و عمر و جاہ میرے شہریار کا

ایضاً

جشن گرہ سال نیکو فال رہے
گنتی میں ہر ایک دن ہو برس کا اے شاد

یہہ شاہ دکن صاحب اقبال رہے
اور سالگرہ تا صدو سی سال رہے

تاریخ انتقال پر ملال عبد النبی شاہصاحب

ایضاً

عالم فانی سے شہ عبد النبی
لکہدیا یوں شاد نے سال وفات
جہان سے اوٹہے شاہ عبد النبی

خار غم و فکر ہیں جب چل بسے
ہائے وہ مجذوب کامل اٹہہ گئے ۱۳۰۵
جو یکتا زمانیمیں تہے سب عدیل

ہوئی شاد جب فکر سال وفات ۔۔۔ کہا میر دل نے - خدا کے خلیل
۱۳۰۵ ھ

تاریخ وفات کیشو پرشاد متخلص حساب فرزند راجہ گردہاری پرشاد بہادر المتخلص باقی

میرا وہ دوست جو متخلص حساب تہا ۔۔۔ واویلا کہ راہی ملک عدم ہوا
تاریخ اسکی شاد نے لکہی یہ فی البدیہہ ۔۔۔ باقی کا نور چشم صد افسوس مر گیا
۱۳۰۵ ھ

تاریخ وفات میر عبد اللہ حسین شاعر

مر گئے جب میر عبد اللہ حسین ۔۔۔ شاعری کا اب مزا جاتا رہا
از سر افسوس تاریخ وفات ۔۔۔ مین نے لکہی شاعر خوش گو گیا
۱۳۰۴ ھ

تاریخ وفات فدا حسین لکہنوی

شاعر تہا فدا حسین نامی ۔۔۔ افسوس وہ مر گیا قضا سے
تاریخ وفات مین نے لکہی ۔۔۔ مشہور سخن ہوا - وبا سے
۱۳۰۴ ھ

تاریخ وفات امام الدین صاحب

ہے کسیکی چشم نم اور ہے کوئی آزردہ دل ۔۔۔ منہ سے کہتا ہے کوئی واویلا و حسرتا
کیا رہا اے شاد اب لطف مذاق دل لگی ۔۔۔ وہ امام الدین نصرت زندہ دل جب مر گیا

تمت الکتاب

قطعه تاریخ از نتایج افکار گهربار آبروی منثور و منظوم فخر جبهه منطوق و مفهوم راجه راجایان مهاراجه راجه کشن پرشاد بهادر دام اقباله پیشکار سرکار عالی مصنف این کتاب

دراین زمان که پراگنده بود دیوانم ــــ ز طبع گشت چو شیرازهٔ نقش مجموعه

دلم بگفت سنش شاد از سر انصاف ــــ از اهتمام فریدی بشد نکو مطبوع ۱۳۰۹

قطعه تاریخ از زیب مسند سخنوری خانواده هنر پروری الجناب راجه رام کشن بهادر حقیقی عم حضرت مصنف دام اقباله

گشت چو منظور نظر باغ شاد ــــ حاسد او را شده رنجور چشم

از خوشی دل پی تاریخ طبع ــــ عیش بگفتم سخن نور چشم ۱۳۰۹

قطعه تاریخ از نتیجه طبع بلند فکر آسمان پیوند جناب راجه سیر رنگ پرشاد بهادر بهجت

زیب افزای جهان گردید چون این باغ شاد ــــ غنچه دلهای عالم از خوشی گل گل شگفت

از پی تاریخ او بهجت ز روی آفرین ــــ طبع دیوان کشن پرشاد با گردید گفت

قطعه تاریخ از سرمایه اعتبار شعرای زمان جناب جگناتهه پرشاد [illegible] صاحب

فرحت تخلص

چاپ شد ایدون کلام شاد والا مرتبت	شاد دل از دیدنش گردید ہر فرد بشر
مصرع تاریخ او عشرت رقم بنمود خوش	طبع شد دیوان پاک پنتیکار نامور ۱۳۰۹

قطعہ تاریخ از کلیم طور سخندانی جناب ٹھاکر پرشاد مسرت تخلص

گشت چون با طبع دل دیوان شاد	گوئی سبقت از سخندانان ربود
اے مسرت بہر سال الطباع	گفت نامش گلشن فیض وجود ۱۳۰۹

قطعہ تاریخ از خسرو ملک شیرین زبانی جناب ہیرا لعل صاحب نشاط

ز تاریخ دیوان شاد از پور طبع	نشاط الحال چون گردید لوری
ز فرط جلوہ باغ و بہارش	بگفتم سال طبعش باغ صوری ۱۳۰۹

قطعہ تاریخ از ناظم بے مثال شاعر باکمال جناب بالمچند پرشاد مہتمم مدرسہ علاقہ پنتیکاری

کلامی بشد چاپ از فضل حق	کہ بودہ است مطلوب آگاہ دل
سنش خامہ عشرت خوش رقم	رقم کرد مرغوب آگاہ دل ۱۳۰۹

قطعہ تاریخ از طبعزاد جناب لچھمن پرشاد بہار

گشت دیوان شاد چون مطبوع	خاطر دوستان چو گل بشگفت
نیک تصنیف را چہ طبع شدہ ۱۳۰۹	مصرعہ سال او بہار بگفت

تقریظ نسخہ باغ شاد چکیدہ قلم بلاغت رقم رشک فردوسی
وطوسی روکش انوری وخاقانی مولوی حاجی محمد مظفر الدین صاحب
معلی مدظلہ صدر مددگار صدر ٹیہ خانہ سرکار عالی

زبان حمد گویائی جب اوسی خالق بے ہمتا کی عطا ہے۔ تو ہمارا دعوے
اوس کی ثنا گوئی مین عین خطا ہے۔ اگر اوسکی جانب سے مضامین تازہ
دلپذیر القا نہ ہوتے۔ تو ہم اس گوہر نثر کو سلک نظم مین کیونکر پروتے
ہمکو اس موقع پر یہہ شعر پڑہنا حسب حال اور اپنے نقص ہرگز نہ پڑہنا بیان
عین کمال ہے۔ شعر

الٰہی تیری ثنا بس تجھی کو لایق ہے	نہ قابل اسکے کبھی دعوی علایق ہے

درود نا محدود ورب ودود واس صاحب مقام محمود کو زیبا ہے۔
کہ شان اوس کی وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی ہے۔

درود جس پہ خدائے کریم پڑہتا ہو	درود خلق کی پروا بھلا اسے کیا ہو
مگر ہمین ہی یہہ لازم پڑہین درود مدام	کہ وہ درود مبارک ہمارے آوے کام

اللہم صل علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ خریداران گوہر بے بہا
سخنوری آشنایان بحر تفکرات شاعری۔ کو مژدہ کہ اندنون سرمایہ فیض

ابدی کشادہ۔ اور گنجینۂ فیوض سرمدی آمادہ افادہ ہے۔ یہ خیال
ہرگز نہ لائین کہ شعر و سخن کا حصہ شاعران سلف کے ہی نصیب تہا
یہہ گمان ہرگز نہ کرین کہ القائے مضامین نواہین سخنوران کہن کے
فضل حبیب تہا ہین نہین وہ فیضان نامتناہی تا قیامت ساری
اور اونہین ارواح مقدسہ کا فیض ابہی تک جاری ہے۔ دلیل معجز
شاعر بران است ؎ خم و خمخانہ با مہر و نشان ست ہنوز شعر گوئی
ہر زمانے مین عطائے رب جلیل ہے۔ جس پر یہہ دیوان شاہد
صدق دلیل ہے۔ درحقیقت یہہ دیوان عشقیہ نہین آتشکدہ خلیل ہے
اور فی زمانہ بے نظیر و بے عدیل ہے۔ دیوان کیا دیوان خانہ قدرت الہی کا
نمونہ ہے۔ ہر ہر نکتہ اس کا قابل صفات ہر گونہ ہے۔ عروسان الفاظ معنے
محبت کی ادا دکہاتے ہین۔ پیرزگیان مضامین نیرنگی ہائے افلاک کو
دل سے بہلاتے ہین۔ ہر مصرعہ باغ موزونیت کا سرو آزاد۔
ہر فقرہ گلزار حسن کا شمشاد ہے۔ ہر شعر شعور و فاشعاری مین ممتاز
ہر بیت مین خانہ محبوبیت کے انداز۔ ہر غزل غیرت چشم غزالان
چین و چگل ہر قصیدہ حسرت افزائے صلائے طول امل ہمہ زیبائی

حسد کا قافیہ اس کو دیکھہ کر تنگ - ان مخدرات فصاحت گفتار کو
مشابہت سحبان وائل سے ننگ ہے - ہر مطلع حسن مطلع آفتاب ہے
ہر منتخب دیوان فصاحت کا انتخاب - ہر مقطع کا جلوہ سخن شناسون کے
دل مین جاگیر - ہر مستزاد زبان درازان مطاعن کے لئے تنگی شمشیر ہے
مضامین تیز سیف زبانی کا اثر دکہاتے ہین - بیہودہ گو اس کی خجالت
سے اپنے مین آپ کٹ کر دم چراتے ہین - پیچیدگی معنی زلف معشوق کو
دام تعشق مین قید کرتے ہین سلاست مضامین طائر روح شاعران
قدسی کو صید کرتے ہین - رباعیات مین چار عناصر کے ڈہنگ بہرے ہین
جس سے دوچار ہونے کی چارہ گری مین پریون کے پرے ہین تے
عارض اشعار قاعدہ عروض کا سرنامہ - رنگینی گفتار عروسان فصلون کے
لئے پرزیب جامہ ہے - ہر خمسہ غیرت پنجہ مرجان ہر مسدس ششدری
شش جہت کا سامان - خامہ مدح کے پر دوچار قدم بڑہتا ہے
ایک قلم ٹوٹ جاتے ہین - حواس خمسہ ظاہری و باطنی کے پنجہ تحسین
پہنسکر چہکے چہوٹ جاتے ہین - ہفت آسمان مین ان مسدسات کی
پنج وقتہ دہوم ہے - ہر مثمن کے شوق مشاہدہ مین حوران نوجوان کا

بہشت بہشت میں ہجوم ہے۔ ترجیع بند کی بندش سے قافیہ حاسدین تنگ
وسعت معنے کے حسن آزاد پہ خردبینون کا جنگ ہی۔ یہہ دیوان نہین
آتش کا پرکالہ ہے۔ جسکی حسرت سے روسیاہ داغ لالہ ہی۔ ہر مضمون
گرم گلزار ابراہیم کا خلیل۔ ہر معنی بلیغ سرمایہ فصاحت کی دلیل ہے۔
شاعران کہن کی شاعری تازہ کرنے کے لئے یہہ کلام ناسخ ہے۔
سخنوران سلف کی قدر یاد دلانیکے لئے یہہ گلدستہ جدید محبوب رنگ ہی
اس کا سوداجس کے سر مین بہر گیا۔ میر کی طرح وہ جادو بیانی کی
حسرت مین مرگیا۔ یہہ کلام ہر چند رندانہ نہین پر سوز درد سے عالم کو
شراب کرتا ہی۔ عاشقانہ لطف وہ کہا کر محبت کا دل کباب کرتا ہے
اس کی فیاضی فیض شاعری کی رغبت دلاتی ہے۔ جسرت تیزی
نعرہ حیدری بہر کر حاسدون کو الحفیظ الامان کا ورد سناتی ہے
یہہ کلام پر از شاذ نتیجہ طبع راجایان راجہ راجہ کشن پرشاد بہادر
آبروئے ہر شاگرد و فخر ہر استاد ہی یہہ مہاراج جناب راجہ
نرندر بہادر بشکار مرحوم کے فرزند دلبند ہین اور مہاراجہ
چند ولعل متخلص شاداں کے جگر گوشہ ارجمند ہین۔ جو ہر قدردانی

وقدر شناسی خاص ان کے خاندان امارت کا طریقہ ہے
گوہر سخاوت و شجاعت ان کے دودمان وزارت کا شیوہ
ہے معلی القاب ان کی جتنی تعریف لکھو قلیل ہے - پھر کیا حاجت
تقریر طویل ہے - صرف چند ابیات پر ہی ختم بیان کیجئے اس کے بعد
قطعہ تاریخ طبع دیوان لکھکر اشہب قلم کو روک دیجئے -

نظم

ذی مروت امیر نیک نہاد | راجہ راجگان کشن پرشاد

آنکہ در شعر مقطعش شاد است | دل نیکوش عشرت آباد است

در دکن ہست امیر ابن امیر | صاحب عقل و صاحب تدبیر

افتخارے ازو امارت را | ازو وقارسے بدل وزارت را

باذل و عادل و سخی و کریم | عاقل و شاعر و ذکی و فہیم

قطرہ پیش ہمتش دریا | بحر جود و فضل و علم و سخا

مہر برج سمائے علم و ہنر | در محیط وجود تازہ گہر

معدن لطف مخزن الطاف | مصدر حلم و صاحب انصاف

خادم بادشاہ ملک دکن | بندہ خیرخواہ شاہ زمن

فدوی شاه چون نثار قدیم | خاص دلبند پیشکار قدیم
خود نقش پیشکاری شاه است | زان فزون تر بکار آگاه است
مهر افزاست هر نجیب و شریف | در ره او ما من غریب ضعیف
وصف او در بیان نمی گنجد | حلمش اندر زبان نمی گنجد
خامه را نیست طاقت توصیف | هست عاجز لب از حد تعریف
هست عالی والا مقام سخن | برو عاختم کن کلام سخن
در جهان تا که هست شادی و غم | رنج و شادی است تا بهم
خاطر شاد شاد دایم باد | سینه دشمنانش پر غم باد

قطعهٔ تاریخ فارسی

چون ز طبع کلام فرحت بخش | خاطر شاد شد نشاط افزا
ای معلّی بمن سن طبعش | گفت دل گلشن بشارتها
۱۳۰۹ ھ

قطعہ تاریخ زبان اردو

خوشنو صنع خوش شقماش خوش اسلوب خوش رقم | جسدم کلام راجہ ملک کن چھپا
تاریخ طبع اوسکی معلّی نے یون کہی | دیوان شاد صاحب عالی سخن چھپا
۱۳۰۹ ھ

ریختہ کلک عنبرین سلک ثانی جریر و فرزدق ثالث
لبید و محقق نقاب دفینہ خاقانی و انوری صراف خزینہ
یعرب و بحتری حسان الہند ملک الشعرا ساسان ششم
ابو القاسم مولانا فضل رب صاحب عرشی شاعر خاص حضور
نظام خلد اللہ ملکہ

سبحان اللہ شاہد سخن جس کا نظارہ فریب جمال شیفتگان حسن معنی کے
لئے برق طور ہے۔ اور شعشعہ حسن ازل اور شعلہ نور۔ جس کی
ہر ادا میں خرام لیلی مضمر۔ جس کا خرام اوستاد فتنہ محشر ہے وہ
محمل نشین رعنائی ہے کہ اگر لیلی دیکھتی تو مجنون ہو جاتی۔ اور
شیرین مفتون۔ جس کا دلگداز ذوق خلوتیان سخن کے لئے توقیع
تنومندی۔ اور روان افزا شوق انجمنیان سخن کے لئے منشور
ارجمندی۔ حق تو یہ ہے کہ اگر سخن کا قدم نہ ہوتا ظہور حدوث
و قدم نہ ہوتا۔ سخن کی کیا بات ہے۔ جسکی بات بات نبات ہے
یہہ وہ ساقی میکدہ معانی ہے۔ کہ طلاقت و حذاقت جس کے دو پیالہ ہیں
اور معانی دلپسند جس کے نوالے۔ ایسا سخن جو مجموعہ کیاست و دیوانگی ہو۔

اور کہیں تصوف کا دریا بہتا ہو۔ کہیں
شریعت کا نہر بہتا ہو۔ کہیں توکل کا پایا پابند ہو۔ کہیں رضا و تسلیم
سخن ارجمند ہو کہیں لالہ و گل کی تشبیہات کی فکر ہو۔ کہیں یاسمین و سنبل کا
ذکر ہو۔ کہیں چراغ بزم بیتاب جلتا ہو کہیں دور بادۂ ناب چلتا ہو
کہیں ناقوس اشتیاق بجتا ہو۔ کہیں رعد نالہ گرجتا ہو۔ کہیں سوز
و ساز ناز و نیاز کی انجمن ہو۔ کہیں زلف لیلی غالیہ سائی کا سخن ہو
کہیں دود آہ پیدا ہو۔ کہیں ذکر مجنون و لیلی ہو۔ کہیں برق نالہ
کڑکتا ہو۔ کہیں طائر روح پھڑکتا ہو۔ وہ ہمارے مہاراج درۃ
التاج اکلیل ایالت نیر سپہر جلالت سخنور یگانہ امیر فرزانہ
عالیجناب راجہ کشن پرشاد بہادر دام اقبالہ کا دیوان ہے
حق تو یون ہے کہ جسقدر دیوان موجود ہین اور آئندہ مدون و
مرتب ہون گے۔ ان سب دیوانون کی یہہ جان ہے۔ وہ
آفتاب سپہر کمال۔ یہہ اوسی آفتاب کا فروغ بے مثال۔
وہ چشمہ اوج ہو۔ یہہ اوسی چشمہ کی موج۔ وہ سہیل رفعت
علا۔ یہہ اوسی سہیل کی فروغ پاش ضیا۔ وہ بزم معانی کی صو

یہہ شمع معانی کی لو - وہ لجہ جود - یہہ اوسی وجود باجود کی نمود - وہ زور قیان امارت کا نوح - یہہ محفلیان درایت کی روح - وہ جملہ بلاغت - یہہ تکملہ فصاحت - بلاغت اوسکی پیشکار فصاحت اوسکی برادار - وہ ماشاء اللہ آفتاب ظہور - یہہ چشم بد دور ساسی آفتاب کا نور - حق تو یہہ ہے کہ فکر مصنف رضوان ہے - اور یہہ تصنیف لطیف ریاض ارم - سطور قصور ہین - اور مضامین حور - ہین السطور نہر لبن - اور نقاط در عدن - یا یون لکھئے کہ سخن شیرین ہے - اور مصنف فرہاد - تیشہ اوسکا اندیشہ - اور مضامین جوئے شیرین کہ بکام دلہا شیرین با دیا یہہ کہئے کہ سخن بحقیقت ایک طلسم جہان نما اور مصنف کی فکر روشن لوح طلسم - اور تیغ قلم طلسم کشا ہے مرحلہ ہائے طلسم تشبیہات ہین اور عجائبات استعارات مضامین رنگا رنگ اوس طلسم کی فوج - عذوبت الفاظ دریا اور معانی خوشگوار اوس دریائے طلسم کی موج - خدا کرے کہ مصنف کی دولت و اقبال کو متصاعد دیکھون اور اقبال و دولت کو مصاعد پاؤن - دیوان کا نظارہ باعث حیرت ہو - اور اقبال کی مصاعدت موجب مسرت

پیہم بازہ وہ بے اندازہ والسلام والاکرام عرشی مستہام

عربی

یارب بک احول وبک اجول وبک استنصر وبک استظہر اعظم شانک
وانفع مکانک واکمل نعمتک واسنے کلامک بارے لسان
احمدک وباسے جنان اشکرک فیک یارب وجہی عن کرائب الارض ونوا
ائب فی کل بکور وکل مسا وصل علی سیدنا رسول الثقلین نبیک
وحبیبک شفیع الامم وصفیک وآلہ واصحابہ وازواجہ واحبابہ اما بعد
فیقول عبد الضعیف اضعف الخلیقہ بل لا شیٔ فی الحقیقہ ابوالقاسم
محمد انا الشہیر بفضل رب عرشی التخلص حنفی المذہب انی رایت
دیوانا عجیبا وشاہدا غریبا عروس متحلی بانواع الحلے مراۃ مجلاۃ
تنعکس فیہا اشباح حسن البلاغۃ والفصاحۃ والدرایۃ واللطافۃ
متانۃ معانیہ کالعروۃ الوثقی لطافۃ مبانیہ کشجرۃ الخلد وملک لایبلی
حاویۃ علی کنایات مستظرفۃ واستعارات مستطرفۃ ومحاسن لطیفۃ
ونوادر لطیفۃ مشتملۃ علی فوائد مفیدۃ وفرائد سدیدۃ وفصاحتہا غایۃ
وبلاغتہا نہایۃ شاملۃ علی عبارات حسنۃ عذبۃ غیر مرۃ تنفع المبتلی

بنسا و الالفاظ اثاب یا السوادا و المرہ

ففی کل لفظ منہ روض من المنٰی　　وفی کل سطر منہ عقد من الدرر

یروی بہا کل غلیل و یشفی بہا کل علیل زیت الاو ہو من تصنیف بحر الوا

وحبر الفاصل ذات عقل وافر ادیبا ماہر خص تمام الایالۃ خص آیات

الحشمۃ والجلالۃ کامل البشارہ عالم الاشارہ سیدۃ السیدۃ علما الکملا

والشعرا و بنایۃ العبد کہف الادبا و الغربا فرسہ سباق الغابات

عین جولانہ جوادہ جید فی قطع المسافتہ و میدانہ لیث ایم الفصاحۃ

اللسانیہ غیث بساتین البلاغۃ البیانیہ خضرت بہ عرصۃ مراعی

التبیان نضرت بہ وجوہ مدعی المعانی و البیان الذی ہو مست

بین الاعیان بمزید الفراستہ و الطلاقۃ والدرایت والرشاقت لعلو

جاہ وسمو ایمہ و منصبہ اشتہر بہ مہاراج راجہ کشن پرشاد بہادر

المتخلص بہ شاد حرسہ اللہ الی یوم التنا و بحرمت النبی والاجاد

وہذا اخر المرام والحمد للہ علی التمام واصلی علی النبی افضل الانبیاء

الکرام و علی آلہ واتہ و اجبہ و ذریاتہ الی یوم القیام ـ

فارسی

دادارا ۔ درون را دل و دل را ذوق و ذوق را آرزو و آرزو را داوری

داده ۔ دماغ را زاغ و دل را داغ و دادار دارائی و آه را اثر دری داده ۔

آوخ که از دل درد و داغ درود و آرام دل را از درون زدوده

و درد آه را روی ارادت در زواری دل و درون آرائی آورده ۔ دادارا

درون داغ زده آزرده دل و ارود دل را از ادراک و درون را ازدرای

دوراز دو زرات واد داد راز دو رو دوران داد داد ۔ دو در درون آداب

ازادی را آوارهٔ دوران آدم آزاری در دل آزاده و درد و داغ

زاده ره آورد داده ۔ آدم آزاده رو را آزار درد دم روان و زم

آورد ۔ و درون داغ زده و روی و آزرده ۔ دو ده دل آرائی

ادراک دادران که داغ از دل زدوده دارد ۔ و درون دار اک

راز از دم ارادت روان درد آورده دو ده ۔ آرزوی دل که

داغ درم را ارزد ۔ آدم زاده از اده را دل داد ان بران واد

که ور دم اثر در آرد ۔ دن دن در داد ادراک آور که مر جرخ را

ارزش درک راز دوران داده ۔ اداره را نه دار ع دوران

از آوازه اوج زواران در دل روی از راه در آورده

اوزان

راز دل درج دُر زور و آ . . د — درو را داغ روی زرد آ . د

داغ دل از درم درون دار د — آوخ از درو زر که درون دا . د

زاغ را روزی آور دزی راغ — ذوق آور ده روزی دل داغ

روح او راک ارزش آورده . — درو را دل زو زرش آورد

دل آزاده درج را ز آر د — ذوق آوازه دم آز آ . د

آز ذوق و درم که آزا . د — دل آزرده ام ازان آ . ر

درو را داغ دل به راز آورد — آرزوی زه و راز آ و . د

آرزوی درم روان دار د — آز را درد دل دوان دار د

ازار آب داده ام دل را . — درو زور و آنکه زاده ام دل را

درو را از ده زداغ درون — اندرون و درو را ات درن

آرزوی که در درون داری — وان که آن آرزوی درون داری

اندرون آرزوی درون آور — روح او راک درون آور

دل زداغ و درد در آری — آز را آه روی زر داری

از سداغ ده زداغ درم — آرزوی درم زدوران رم

دوام درد و دار روش دل آزاری	از ازل روزی درون زاری
آه از درد و دوا و از دوران	دارم آن دل که زاد از دوران
دل که در درد ساه [illegible] دواری	آه از آن آرزو که داغ آزی

آرام دل زار که درد و داغ را زدوده در روش ادب دان را
ذوق آزادی از راه ادب دور آورده. روی دل در اوراق
راز زادهٔ آزاده آوردن که دوزخ دود وش را از ذوق درون
داغ دارم به ادراک روش درد و داغ آن آرزوی دوزخ
دارد. ده وه واسے وارث درج دُر دری و درم و شرم اره که
روح ادراک در هر ذره آن او زان راز در آورده
دور در را. دارو و دل ارازو ادراک را دادهٔ آری از داوری و
وارائی راز رب و دو دوام درم به آوازه آوران ادراک
دردی آوان رز آوردی و داوری که آزاده دل، دارا ده
روان دادر رادی. راز [illegible] دن را در روی آب آورده
و در راه روی داوزان آورد [illegible] روزی ده و دادر
دادر ارث را ادراک آورده و دو [illegible] درون را در و دار [illegible]

دراز رب وددو ذره ذره دراوراق آور، دهوداوش داده

ادراک را او، دل وراز راادرورون آزرده آوردن که اوراکت

راز را از درون دل درراه دزدان دادن ای دار آ

دوران آن داور آزاده روان را در دور داوری دار آ دارم

دوره ازاده ودرغ دوروازل زوده زدوده وار و

آوازه داراوراک دار وزن دوه اے داور را ددای دا

دور در ش را درم داردارائے دور

تاریخ

دیوان مهاراج که از مشک نقاب | در طبله نهان کرده دو صد نافهٔ تاتار
فکرش به یمن ماند که از جمله بر جوشش | بافره خورشید سهیل است نمودار
این گوهر تابنده ز صهبای معانی | یک ساغر گردنده بود از می خلار
معنی است بالفاظ که تر تیست بہمن | گلشن بہ بنان است که آبرا ست در آزار
آن ماه فروزنده و این حور خرامان | آن مهر درخشنده و این کبک بر فتار
آن را ابد و صد کیسه دل مشتری مانند | این را ابد و صد گوهر جان مند خریدار
آن درعدن دارد و این گوهر کانی | ان نحل عسل باشد و این نخل ثمردار

آن نور شبستان بود این نازِ بستان | آن باد بہار آمد و این ابر گہربار
آن صولت کی دارد و این سطوت تیمور | آن شوخ فسونگر بود و لعبت سحّار
این نظم عجب نیست که از تیغ فصاحت | تسخیر کند مملکت ہند بگفتار
وان ملک مسخر شده دیوان حافظ شیراز | بخشد بلب قندفشان بت عیار
عرشی بزمین کرد خیال پی تاریخ | ہاتف ز فلک گفت که سرچشمه گفتار
۱۳۰۹

ولہ

در رہگذر روی ورق دُرّی | ہر خار و خسی که بود رفتم
تاریخ نوائے این نوآئین | سرچشمہ فن شعر گفتم
۱۳۰۹

چکیدہ قلم بلاغت رقم تاثیر ہمتیل و شاعر بے بدل رشک بخشی طوسی مولوی محمد عبد الجبار خان آصفی نظامی سررشتہ دار محکمہ معتمد اعلیحضرت بندگانعالی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ الحمد کہ گلچین اندیشہ از سر در ہوائے سیر چمن گریبان آسودہ و بہار تازہ رنگین خیالی بہ رخ نگاہ شوق در گلزار جاوید رنگینی کشودہ اللہ اللہ این گلزاریست یا میکدہ سرجوش امانت کہ موج گلش برنگ

موج صبا بدماغ رسائی تا ملِ طوفان رنگینیست۔ ہجوم شتابکش مانند حقوق
پیالہائے بادۂ ارغوانی بشکست لشکر خمار جلو ریز۔ ہما با امروز
روز حوصلہ آزمائی میکدہ آشامان سعانیست۔ واندازطرف دریاکشان
کیفیت روحانی کہ حریفانی کہ از خمیازہ پیرائی خمار عمر ہا بوسہ لب
ساغر لشکستند وازاوہام درو سانگین زمانہ در خیال عشرت بموج
طبیعت بستند بصلائے نوشا نوش این بادۂ مرد افگن رنگ رخ باختند
وازاندیشہ سیل خرامی نشہ اش لبان سواران آب از بیجگری
سپر انداختند ندانستند کہ ساقی دریا وشگاہ را با خوش مشربان خویش
التفاتیست کہ اگر نگاہ صد محشر غبار تفرقہ انگیز وبروست فیضش
چشم دوختہ اند۔ واگر شور ہزار قیامت نمک فتنہ ریز واز آتش
ہر گرمی خیالش بکباب رسائی ذوق رخ برافروختہ اند۔ یعنے
مزخوش نشہ شوکت دماغ کیفیت رسیدہ دولت طغرا منشور۔
ظہورے ظہور۔ اوجی خیال مہر کمال شوکت شان حشمت نشان
اسیر شوق شیدا ذوق نظیری نظیر عطارد دبیر ظہیر سخن نصیر فن
مربع نشین چار بالش عظمت طراز وبادۂ امارت گوہر اکلیل

دانش نص خاتم بنیش آفتاب اوج اقبال۔ سپهر رفعت کمال
اختر برج تفاخر عالیجناب مهاراج کشن پرشاد بهادر که در پیش دور
جهان انگیز جهل نشه اقبال وکمال هنر در بالا داشته و حریفان
بزم سخن را بجام پیمانی افادت وافاضت خشک لب ناگذاشته
کمالش برهان تجمیل نفس انسانی در علم و فضلش دلیل شرف اعیانی
بنوائے حدی خوانیش سرمستی عراقیان قیامت آثار۔ وبصدائے
نورهٔ محبتش از دست افشانی ترکان فتنه محشر آشکار۔ از ملاحت
گفتارش هندیان کان ملاحت بزخم جگر انباشتند و از
سرگرمی بیانش عجمیان شعله آتشکده در سینه سوخته کاشتند
هر حرفش انگلیست سوز انگیز و هر کلمه اش شعله ایست تجلی خیز
آتش طبع آتش چندان سرگرمی نداشت که به مجمر روزگار پسین
اثر عود هندیش دیدی و شعله فکر شعله را دم سردے زمانه آن قدر
نگذاشت که از دو غنچه نفسش دستگاه سنبل و ریحان چیدے
از علق آبدارے گوهر الفاظش دل بحر اسیر گرداب پریشانی وان
رشک رسائی زلف مضامینش طبع سودا انیس جنون جولانی

در جریدهٔ هستی زمانه قلم قضا بر صفحهٔ نام ناسخ از پیشتر نفی انشا دیوانش صنمکده ایست که در سر خلیلان جز سودای بت فروشی نمی پیچد و در دل مومن غیر هوای عشق بتان خیال نمی گنجد یا عود هندیست که آمیزش آتشین نگهاے پارسی دستگاه در بالا نکهت خویش هر گوشه چیده یا رنگین نغمه لبان است با جوش بهار افسون همرنگی خود دمیده یا پریزادیست که بشیشهٔ الفاظ نازک افسون خوانی هاروت فن زمانه محجله آراسته یا خیل غزالان که بهوائے حلقهٔ کمند صیاد وحشیان مضامین بجولان شوخی برخاسته یا آتشکده سرگرمی خیال همند رشربیست که در جنت آتشکدهٔ عجم دستگاه خویش چیده است و سرگرمی خیال دیگر گرم لفسان را با آتش پرستی مضمون گرم خو کشیده باندشلوش است که بر رواج عرب عجم و هند ممتزج گردیده بهر داغ بدری نازک خیالان بوئے کیفیت تازه دمیده یا شاهدیست تنگوان که بچشم نیمباز دو ایر ساغر کیفیت جنون دوری پیموده واز ابروئے کشیده حرف جوهر شوخی برق عرض نموده نقطهاے افشانیش بشکست رونق پرن

بہجوم آوردہ و حروف چشمہ وارش بآب رسانی کشتی ہلال طوفانی برپا کردہ ـ بہ مقامے کہ صدائے دروبلند است شور قیامت چہ جائے غوغائے اسرافیل است و بجائے کہ پیام وصل عرش کمند است پیک فرخ نویدش جبرئیل ـ سرخی عنوان گواہ خونریزی تیغ نگاہ محبوبان ـ و شکن نامہ شاہدان شکست عہد خوبان ـ متانت عبارات آثار ثابت قدمی عشاق ـ و مے رشم اختلاطے الفاظ و معانی نشان خونگرمی ارباب وفاق ـ شوخی کلمات نشتر غمزۂ خوبان نمک ـ و صفائی مضامین سادگی حسن پری چہرگان بیباک

چہ لفافہ کہ از مستی بجوش شد
مے راجہ کشن پرشاد نوش شد

مے ہمزوجہ غزہ معانی
فروغ دیدہ جام مثالی

از این مے طرفہ نیرنگ آشکار است
کہ از رنگش نقش موج بہار است

مے کہنہ و لے تازہ رسیدہ است
بجام جم فلک رنگش ندیدہ است

از این مے گر شدیک جرعہ مخمور
انا الحق از لبش جوشد چو منصور

ورین مے زاہتزاز ذوق مستی
بود کیفیت آغاز ہستی

چہ مستی ہستی جاویدانی
نشا نمند کمال عشق و شانی

همی بینیم جهان ساقی پرست است ‌ ‌ بذوقش هر کسی ساغر بدست است

همانا از سخن شد شاد ساقی ‌ ‌ معانیش بود صهبای باقی

بیا ای می پرست بزم گفتار ‌ ‌ ستان جام از صراحی جهر بردار

تعالی الله ازین دیوان رنگین ‌ ‌ به نظمش دیده شد دامان گلچین

ز ترکیبش عناصر مختلط شد ‌ ‌ ز ترتیبش طبایع مرتبط شد

ز تسجیعش چو بلبل لب به بندد ‌ ‌ بروی باغ امکان گل بخندد

گهر در جنب لفظش پاره سنگ ‌ ‌ ز رنگینی معنی لعل بیرنگ

چنان باشد فروغش در مطالب ‌ ‌ نماید پیش لفظ او کواکب

فصاحت موج بحر گفتگویش ‌ ‌ بلاغت جوش اغراق و غلویش

ز تبلیغش خرد آئینه پرداز ‌ ‌ بیان در سرمه خوابانید آواز

ز طبعش موج بحر مثنوی زد ‌ ‌ که مضمون جوش طوفان نوی زد

قصایدنیست معراج کمال است ‌ ‌ رسول این شرف اوج خیال است

غزل خیل غزالان را کمند است ‌ ‌ رم شوخی معنی پای بند است

چو از مژگان ترکان جست آماج ‌ ‌ دل خارا نمانده رخنه محتاج

پی سیل خرام ناز مستان ‌ ‌ ندیده جز دل وحشت پرستان

بهر جا قامت خوبان کشیده است | قیامت هم بدنبالش رسیده است
چو از نوش لب جانان سخن راند | مسیحا را نفس در سینه بنشاند
چو شمع افروخت از دست حنائی | زده آتش بجان پارسائی
چو ترک چشم خوبان تیغ گیرد | اجل مست آید و از ذوق میرد
اگر هجر است زهر مرگ جوشد | زبان از حرف تلخی میفروشد
اگر وصل است از هستی بری است | نفس سرچشمه آب حیات است
عجب کیفیت ناز و نیاز است | نفس گر هست محو گداز است
چو این مثنوی از طغراے تمام | مطرز شد بحسن جلوهٔ تام
نشاط از فکر سالش سینه پرداخت | ز اشراقات بشا و آئینه پرداخت

۱۳۰۰

ریخته خامه زمن نزمان و ابو یوسف دوران منبع معقول و منقول مطلع فروع اصول فقیه عدیم العدیل ادیب جبرئیل از یب خلیل جناب مولوی محمد تنبیب صاحب فرنگی محلی وکیل درجه اول و مصنف قانون شهادت و قانون حلف و دیگر کتب عربیه مسلمه رتبه.

الحمد لله الذی وجب وجوده فی الاعیان و امتنع تصوره کل حین

فی الآن تصدیقہ مستلزم لفلاح الدارین حکمة قاض لقضایا الثقلین قیاسنا
نتیج من مقدمات عرفانہ ولیس من اصغر ولا اکبر الا انہ تحت حکمہ
واحسانہ والصلوٰة والسلام علے رسولہ الذی انقطع بہ تسلسل
النبوة ووارت بہ دورة دایر الہدایت الے یوم النشور فبانہ
سلم العروج الے مدارج الکمال وتقرب حضرت رحمٰن الغفور ملک
مملکتہ اسلامنا مالک رقاب احکامنا کم من اخلاق رویتہ وشیم
زدیتہ بہ صارت قابلتہ للتہذیب وکم من رصاص وجدید بہ عادت
صالحتہ للتہذیب من اطاعہ فکان صدرا فی صدر جنتہ الفردوس
واہتدت بہ قبائل غیر متناہیتہ کالخزرج والاوس وعلے آلہ واصحابہ
الذین بہم استنارت بہم دور عرفان المبدا الفیاض وکان لہم اتباع
اوامر نبیہم ونبینا ولواہیہ منتہی الاغراض فاللّٰہم صل وسلم علے
سیدنا ونبینا الہاشمی القرشی ابد الآباد وعلے اتباعہ وانصارہ
واعمامہ الامجاد الیٰ یوم التناد ۞ وبعد فہذا عجب الدیوان
واغرب البیان فصیح سلیس بلیغ نفیس خالی عن الزلات والسقطات
عاری عن التعقید والمغالطات سمعت عن محاسن ہذا المنظوم وطبعہا

و ثنا ء ہامن افواہ الاذکیاء و مدحہا و ہو من نتایج الافکار امیر الاعظم و رئیس الاکرم مخلع بہ تشریف الدولۃ والاقبال ممیز بین الامثال بالسطوت واجلال کشاف دقایق البدایع و عریف حقایقہا صراف خزینۃ الصنایع و مفرج مضایقہا الوار سیمائہ ولیبلۃ علے رزانتہ رائہ و آثار صحتہ فکرہ لایحتہ من وفور ذکائہ مخلق بخلق اللہ عز و جل بانواع بر و احسان جامع بین الصفات الجمال والجلال والشجاعت والفیضان زینۃ المجالس والمحافل زبدۃ الاقران والاماثل جناب راجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار ادام اللہ اقبالہ و بلغ اللہ الے ما یتمناہ و اجلالہ بالعزۃ والعظمت نافذ القضاء والقدر و خالق اللیل والسحر والحرمتہ افضل الانبیاء سید البشر و آلہ و اصحابہ کالنجوم والدرر ما دامت الصفا والکدر ۔

ریختہ خامہ اعجاز ہنگامہ شاعر ظہوری ظہور نظیری نظیر جناب منشی محمد عبدالقدوس صاحب المتخلص بہ قدسی شاگرد و برادر کہین ملک الشعراء ساسان ششم ابوالقاسم مولانا فضل رب صاحب عرشی مدظلہ

بنام خداوند آمرزشگر

سپاس یگانہ نامانا یزدان راکہ پست و بلند آفرید و نادان و خردمند مہروشان را لعل شکرخند داد و نونہالان را شاخ برومند۔ نہ آغازش را آغاز۔ نہ انجامش را انجام۔ بے ہمہ و با ہمہ در ہمہ رخشد و با ہمہ ماند و بے ہمہ باشد مور و مار را روزی داد۔ و نور و نار را چہرہ فروزی۔ خدایا ندانم چونی و بکہ شبائی۔ کہ و کجائی۔ کرد کردۂ تست نہ فرشتگانت شناختند نہ پرستگانت۔ از سرفرازان سرفرازی۔ و از ہمہ فرازی بیکنی ہر چہ بخواہی۔ یکے را گجلول گدائی بخشی۔ و یکے را اکلیل شاہی چہ گویم و کجا جویم حیرانم میدانی ہر چہ نمیدانم۔ اگر کوشک سپہر است و گر قندیل ماہ و مہر برافراختہ و برافروختہ تست اگر پرستش کدہ براہمی است و گر آذرکدہ زرہشتی ساختہ و سوختہ تو ہمین براد اموزگار رم مولانا عرشی مدظلہ العالی چنانکہ در مثنوی لیلے و مجنون مے فرمایند۔

اے مہر تو بر بساط عنبرا	قندیل فروز ریگ صحرا

از حکم تو گل چراغ بر کف   هم لاله ز مل ایاغ بر کف

نه خیمهٔ آسمان کشیدی   بی چوبه و ریسمان کشیدی

گستردهٔ تست خوان دوران   هم مور کشد و هم سلیمان

ای بسمله بدایت کار   ای تکمله نهایت کار

نابود و نمود و بود از تست   پیدائی هر وجود از تست

در راه تو نطق پا شکسته   هر گام قلم عصا شکسته

هر ذره بمهر تست بیضا   هر قطره بفیض تست دریا

از مهر تو سنگ کان زر شد   قطره بنوال تو گهر شد

مهر کرمت چو نور پاشد   صد برق بفرق طور پاشد

گل گوهر شب چراغ گردد   آتش به خلیل باغ گردد

از سیل بدجله ها که جوش است   شور تو معلم خروش است

از سوز تو سنگ را به گوهر   صد لعل ز آتش است مضمر

دارای درونی و برونی   دانای برونی و درونی

کنهت بقلم نوشت نتوان   این ره بقدم نوشت نتوان

دریا به سبو چگونه گنجد   صحرا بکدو چگونه گنجد

رایت شرف آدم زادگان فراز کنگرهٔ عرش افراخته و بناطقه

ازانبازان بی نیازم ساخته تا گهرهای سپاس تبار سخن

انسیت
سفته آید و ناگفته ناگفته - درون به فروغ پاشی مهر سخن خاورستان

و اندیشه بفراوانی نشاء معنی خمستان - هر جا که گل حی بالد

بلبل می نالد - سرو سر میکشد - قمری زمزمهای نمیکشد -

کوثر
من که بناطقه نادره را سی آب خضر در دهن دارم و چشمهٔ

بساغر سخن - چون سخن سنجیده و روان پالائی از نهان خانه

ضمیر سخنوری بخرام طاؤس و رفتار کبک دری بچشم آید ستم است

اگر زبان سخن سرائی بحلقه خامشی نشیند و زبان ستایش نکشاید -

دیوان امیر نامور مهاراج روشن گهر که بخت و اختر پیشکارش

و اقبال و دولت غاشیه بردارش باد به کالبد چاپ در آید

و قدسی سخن سرا که مشک پنیر قلمش ختن ختن طبله های مشک

می پاشد خاموش باشد قلم عنبرین رقم را چه یارا که جان خجسته جسم

در کالبد گفتار رسید مدد پاکیزه باربدش در رازشگافی و نهان

دریابی بر فراز حصار زمردین نه طارم می رسد - بر سامی

دریابش و فردرش اندیشه سرآمد روزگار - واز حلقه گفتارگستران

ستوده ستوده یادگار است واراجهانش از گیتی آشوب بپاس داشته

بکام دولتش ساند بے آمیزش پندار بروانش پژوهان

روزگار تازه دہش را درہاکشه پیشین فرزانگان پاستانی

روزگار اگرش بنگرند - ہمانا براین فرزانه پیکر نبدآفرینہا گستراند

نے - سنے پندار راچهره دستی بکار رسید - گزشت از پیشینیان -

فرازینان ہم اگرچنین خجسته گفارش بشنوند بفرازپایه بودن

دریابش فرودیان ازدرونی انگیز بگروند کلکش در ریخته - بدیع

ارتنگ مانی بیرنگ ریخته - که بجداگانگی روش وتازگی براسرود

شگرفی معنی گستری وپاکیزگی نهاد این نگار بسته به پیشین

برسرودمانستنی پندار و دخامه شگفتی نگارش در پیکرشان سخن روان

فیرب اندیسی برتخته گفتارنگار بسته که دیدن برنگارش بچهره دستی

شاد خجواست دانش خواستار دل نباشکیبی سید بدقدی

سینه نواگه گفتارش بپایان رسیده سیمراخی بے خواسته از بخش

مے چکد والایزدان این نگارین لوز در اورازروزگار که بکران

نرسد ہمایونی بار وآن فرزانہ یگان امیر روشن روان را
بہ دستداد اقبال ازل آور و کام بخش کامروائی روزگار وارد تاراج

چون بہ فرمان راجہ با ذل	طبع گردید نظم پاک جناب
معنی تابناک در الفاظ	نیر ست ہست در حجاب سحاب
یا بالفاظ معنی روشن	شاہدے ہست برکشیدہ نقاب
دید چون روے شاہد معنی	گفت دل ان ہذہ لعجاب
کاروان فصاحتش دارد	صد شتر طبلہ آ عنبر ناب
چون برآمد سہیل تصنیفش	ز آسمان خیال چون مہتاب
بر ہوا ز در جوش سور و سرور	تاج خود آفتاب عالمتاب
کلک قدسی نوشت تاریخش	سخن شاد گوہر نایاب

۱۳۱۱ھ
۱۳۰۹ھ

ریختہ خامہ عنبرین شمامہ سخنور یگانہ وبیگانہ زمانہ جناب
مولوی میر حشمت علیصاحب حیدرآبادی میر منشی محکمہ
ناظم صاحب ٹپہ خانجات ممالک محروسہ سرکار عالی
شاگرد جناب حیدر حسین خانصاحب مرحوم جناب معلی حبیب دام ظلہ

اور نعت رسول کبریا کی	تعریف لکھون مین کیا خدا کی

ہزار ہا شکر ہے اوس خلاق عالم کا جس نے کن سے کائنات کا
جلوہ دکہایا۔ اور کتنا بڑا احسان ہے اوس بادشاہ مکرم کا جس نے
ہمکو امتی جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کیا یا ہی ہمارے دلون کو روشنی چراغ ہدایت اور پیروی صحابہ
کرام و ائمہ اطہار سے منور کیا۔ ہمارے جسمونکو بادشاہ اولی الامر
اہل اسلام کی اتباع کا فرمان دیا۔ وہ بادشاہ فریدون فر خرد پرور
دارا شوکت جمشید حشمت جو خاندان آصفی کا چراغ روشن ہے
اوس کا خطاب و نام مبارک نظام الملک آصفجاہ نواب
میر محبوب علیخان بہادر والی دکن ہے۔ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

حفظ مین تیری ہی یارب یہہ سلطان دکن	میر محبوب علیخان گوہر کان دکن
منبع جود و سخا ہے بادشاہ نامدار	ہے عروج آسمانجاہ دیوان دکن
کیا لکھون اوصاف انصاف شہ عالیمقام	شیر سے ہمچشم رہتے ہیں غزالان دکن
چشم معمار فلک کو کیون نہ حیرانی رہے	کاخ کسرا سے ہے برتر طاق ایوان دکن
ہر شجر پہولا پہلا ہی اشرفی کے پہول سے	کان زر رکہتا ہی پہلو مین بیابان دکن

کیا تعجب ہے جو وہ ہو گا خلد کا زاہد کو ہو	کم ہنین ہین حور و غلمان سے حسینان دکن
ہو وہ عا شمت کی یارب حشر تک تازہ رہے	رونق و سرسبزی گلہا خندان دکن

اللہ اللہ کیا شہر اور کیا شہر یار ہے۔ کہ جس کے دربار مین ہمیشہ علم وفضل کا گلشن پر بہار رہے ہے۔ ہر گھڑی علماء روزگار او شعرائے نامدار حاضر رہتے ہین۔ ادنے ادنے شخص یہان کے اپنے کو فصحاء بلیغ کہتے ہین۔ گرم بازاری شعر و سخن بدرجہ غایت مشہور ہے جس کی شہرت نزدیک و دور ہے۔ اگرچہ کہ طبقہ اولے مین حضرت نواب مغفرت مآب آصف جاہ بہادر المتخلص شاکر۔ و راجہ راجایان مہاراج چندو لعل شادان و شیخ حفیظ صاحب حفیظ و اخواجہ نصیر صاحب دہلوی کا دکن کے شاعرون مین شہرہ عام تہا۔ اور طبقہ ثانی مین جناب حیدر حسین صاحب حیدر اور جناب شمس الدین صاحب فیض گنجور وغیرہ کا نام تہا۔ مگر الحمد للہ فے الحال طبقہ حالیہ مین بھی قدر دانی سے ہمارے ظل اللہ کے عروس سخن جلوہ دکھلا رہی ہے اور ہر طرف سے صدائے شعر و سخن کان مین آ رہی ہے حیدر آباد غیرت ہندوستان

بن گیا ہے یہان کی فصاحت زبانی پر جوہلی کا گمان ہو گیا ہے
میرے سخن کی اگر صداقت منظور ہے۔ اس گلدستہ باغ شادکی
سیر کیجئے۔ اور چشم انصاف سے ہر شعر کو ملاحظہ فرماکر داد
سخن دیجئے کہ ہمارے مہاراج تو اس بلغ جوانی و گل مراد زندگانی
معدن جود وسخا مخزن علم و حیا خلاصہ خاندان ذی کمال چراغ
دودمان راجہ راجایان مہاراج چند ولعل پیشکار خسرو ملک
حیدرآباد امیر ابن امیر راجہ کشن پرشاد بہادر شاد نے گلس
رشک سی گل مضمون کو باغ سخن مین جلوہ گر فرمایا۔ کہ جسکی
سرسبزی و تازگی سے ناظرین نے ثمر لطف اٹہایا۔ اگر اوس کی
شادابی پر بہار کو صبا و ناسخ ملاحظہ کرتے دامن نظارہ کو گوہر
لطافت سے بہرتلے۔ اور خواجہ حیدرعلی آتش اس گلزار
خلیل کے وصف مین گرم زبان رہتے۔ سوز و میر اس کے
سودائی بن کر سوز دل کا صدمہ دل پر سہتے۔ اس کلام کی
تعریف مین زبان لال ہے اور اس کی وصف مین نقص اپنا
ظاہر کرنا عین کمال ہے لہذا اوس کے وصف مین توصیف سے

گذرتا ہون اور ایک قطعہ تاریخ لکھکر ختم کلام کرتا ہون۔

ہوا جب طبع یہ گلدستہ شاد	بطرز عمدہ باشان بلاغت
کہی حشمت نے یون تاریخ اوسکی	چہپا دیوان شاد اہل فطرت

قطعہ تاریخ از گلشن لعل جیو منسبہ داماد جناب اجہ گردہاری پرشاد بہادر

باقی تخلص

دیوان شاد طبع بشد خوش وزین زمان	باقی ہمیشہ باد در آفاق نام شاد
از صدق دل بجست گلشن لعل سال او	ملہم زغیب گفت پذیرا کلام شاد

قطعہ تاریخ از جناب محمد عبد الوارث خان صاحب جاگیردار

وارث ۔ صدر ناظم دفتر نہائی چہرہ جات پائیگاہ نواب

شمس الامرا امیر اکبر خورشید جاہ بہادر مدظلہ العالی

چہپ گیا دیوان گلشن پرشاد کا	اب مہیا ہو گیا سامان شاد
رنج کو وارث جگہہ ملتی نہین	بہر گیا ہے عیش سے سامان شاد
جس کی ہے تاریخ مین بہی بوئے عیش	شاد ہون مین دیکہہ کے دیوان شاد
۳۹۸	۱۳۰۹

ایضاً

طبع دیوان شاد شد وارث | بدل آمد نشاط رفت ملال
من چو دیدم کلام آن روشن | نور چشم سخن نوشتم سال ۱۳۰۹

قطعہ تاریخ از محمد سراج الدین صاحب شکور فرزند خرد محمد شکور صاحب مرحوم شاگرد جناب حشمت صاحب حیدرآبادی

اندرین اثنا چو شد مطبوع طبع | این کلام خوشتر از فرمان شاد
گفت سال انطباع اوشکور | شد رشید طبع دل دیوان شاد ۱۳۰۹

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر شاعر بے بدل جناب محمد امیر حمزہ صاحب امیر مددگار میر منشی محکمہ ناظم صاحب آئینہ خانجات

کیجئے سیر باغ شاد کی خوب | ہنیں ممکن کہ ایسا دیوان ہو
بنگیا صورت بہار سے سال ۲ | یار در شاد کا گلستان ہو ۱۳۰۷ ۱۳۰۹

قطعہ تاریخ از مولوی محمد عبداللہ صاحب داروغہ آئینہ خانہ پیشکار سرکار عالی

چون این عروس زیبا بشد زیب طبع | از سیر باغ حسنش مانند گل شگفتم
تاریخ انطباعش ای عبد از مسرت | دیوان شاد گشتہ مطبوع طبع گفتم ۱۳۰۹

قطعه تاریخ از طبع زاد از جناب محمد حسن اعلی صاحب منشی محکمه صدر تعلقه داری علاقه پیشکاری

شد طبع چو دیوان مهاراجه بهادر	گویم اگرش انوری دهر نه بیجا
از بهر سنش خامه من آحسن اعلی	اشعار شکر ریز بشد طبع رقم زد ۱۳۰۹ھ

قطعه تاریخ از جناب منشی اسحاق بیگ صاحب مددگار جناب حکیم الحکما مولانا شمس الدین خان بهادر

بفضل خداوند ایزد تعالی	چو شد طبع دیوان آقای نعمت
ز فرط خوشی ساقیا عرض کردم	سن انطباعش گلستان حشمت ۱۳۰۹ھ

قطعه تاریخ از جناب علی محمد حسین صاحب شاهد رقم خوشنویس علاقه پیشکار سرکار عالی

از عنایات کریم کارساز بی نیاز	منطبع شد چون کلام راجه عالیجناب
ای حسین از بهر سال و سروش غیب گفت	خوش بگو گردیده ایدل بے [illegible] کتاب ۱۳۰۹ھ

قطعه تاریخ از جناب ابوالحسن صاحب آزاد علاقه دار پیشکاری

چهاپ چون گردید زیبا باغ شاد	چشم را از دیدنش شد فخر و ناز
عرض کرد آزاد خوشدل سال او	طبع شد دیوان شاد سرفراز ۱۳۰۹ھ

قطعہ تاریخ از بلبل شاخسار سخندانی مولوی محمد عبد المنان صاحب صیغہ دار عدالت محکمہ ناظم صاحب خارج

راجہ عالی گہر راجہ کشن پرشاد شاد
داد حکم طبع این دیوان بہ فرحت اقتباس

ای محمد مصرعہ تاریخ طبعش عرض کن
شاد ایجان شد کلام شاد مطبوع اناس

۱۳۰۹ھ

قطعہ تاریخ از یکہ تاز عرصہ سخنوری مولوی محمد عبد اللہ صاحب عرف تاج الدین صاحب قاضی زادہ تعلقہ تاہری ضلع بیر

طبع شد دیوان شاد از فضل داور کریم
زین نوید فرحت افزا گشت خوش اہل سخن

گفت فاروقی بسال انطباعش بے البدیہہ
نسخہ زیبا شدہ مطبوعہ اہل زمن

۱۳۰۹ھ

قطعہ تاریخ از طوطی شکرستان معنی پروری جناب میرزا ابو علی صاحب زور صیغہ دار محاربہ خزانہ عامرہ سرکار عالی

اطہر نامی ہیں ایک شاعر میرے احباب سے
ہے محبت پر مجھے اون سے جو کامل اعتقاد

یک بیک آکر انہوں نے یوں کہا اصرار سے
چاہتا ہوں شاعری کی میں مقرر تجھ سے داد

ذی کمال و پیشکار حیدرآباد دکن
تاج فرق شاعری و زیب تخت کیقباد

آج وہ چھپوا رہے ہیں دیوان اپنا یادگار
تو بھی لکھ تقریظ اچھی تا رہے دنیا میں یاد

میں نے کچھ لکھی نہیں تقریظ تھی جہالت جو علم
ہے فقط موزون طبیعت میں نہیں ہوں اوستاد

طبع کی زیور سے جب آراستہ پیراستہ ‏ ‏ ہو گیا روشن کلام راجہ عالی نژاد

زور نے لکھی اک کیا تاریخ مطبع جہان ‏ ‏ چھپ گیا اب واہ دیوان کشن پرشاد شاد

۱۳۰۹

بخوش فکری جناب ستیش پرشاد صاحب خرم تلمیذ جناب فیض صاحب مرحوم

عجب سیر سخن راجہ کشن پرشاد ہیں یکتا ‏ ‏ بفضل قادر داور بن خوش گفتار واہ واہ

لکھی خرم نے یہہ تیاری دیوان کی تاریخ ‏ ‏ ہوا دیوان نادر شاد کا تیار واہ واہ

۱۳۰۸ھ

ولہ

جب چھپا دیوان راجہ کشن پرشاد کا ‏ ‏ ہو گئے انجم نثار اور جھکا یا آسمان

خوب خرم نے لکھی خوش ہو کے تاریخ طبع ‏ ‏ کیا چھپا دیوان شاد میر شعرائے جہان

۱۳۰۸

از طبعزاد جناب محمد تاج الدین صاحب منصبدار

شد چو مطبوع زمان از فضل حق ‏ ‏ خوش کلام شاد والا مرتبت

از پے تاریخ او با صد خوشی ‏ ‏ تاج گفتم بوستان معرفت

۱۳۰۹

از طبعزاد جناب سید اعظم اللہ حسینی صاحب اطہر مددگار محافظ دفتر دیوانی خزانہ عامرہ و خلف الصدق شاعر نازک خیال مولانا افسر صاحب مرحوم حیدرآبادی

حبذا راجہ کشن پرشاد نے ‏ ‏ جب کہ چھپوایا کلام طبع زاد

اطہر مداح نے لکھا یہہ سال ‏ ‏ واہ فرخ چھپ گیا دیوان شاد

۱۳۰۹ھ

تقریظ

بخیتہ قلم مشکین رقم ناثر بیمثال شاعر اعجاز خیال نظیری نظر فرزانہ ریشک ظہیر فخر پیشینیان جناب مولوی محمد رفیع الدین صاحب فریدی ہستم کتابخانہ پیشکاری و قاضی زادہ و محتسب زادہ تعلقہ پاتھری ضلع پربھنی سلمہ ربہ برادر زادہ و تلمیذ رشید سخنور خاقانی دوران رو کش ظہوری و طغرا جناب مولوی حاجی محمد مظفر الدین صاحب معلی صدر مددگار ٹپہ خانہ سرکار عالی

بنام یزدان

یارب ساغر مرد افگن کدام میکدہ بگردش آمدہ کہ زمین سخن یکرہ چشم ترک میفروش است - و انجمنیان قلمرو ظہور نشاہ ہستی یکقلم بادہ نوش یکے را پائے شکیب و توان از مستی میلغزد و یکے را دست از تندی صہبا چون عضو مرتعش میلرزد - اینہا گرم رفتاری طاوس کلک فتنہ خرام در خیابان معنی آفرینی و بدلہ نگاری بستایش شاہدیست کہ نظر فریب حسن ازل آوردش

فسرده فروغ قدسی جمالیست که دیده حسن پرست معنی را
از دیدن وگلچین نگاه را از گل نظاره چیدن باز داشته نگاه
جادو نیاهش که فسون با بلبیان بکرشمه چشم نیم بازش طرف
نمی شود پلنگ بربریست که در نیستان خفته وبجون گرمی جلالت
صدره درس عتاب بشیر گردون گفته نا طوره بدین فروزش
حسن زاہدفریب وشاہدی بدین فرهٔ فروغ ازجلهٔ ضمیروزنهانخانه
خاطرکسے بدرنیامده کلک لاابالی پوسے رفیعائے دقت آفرین
هنوز بستایش حسن خردسوزش ا بجنش درنیامده که صدہزار
برق ایمن بهرہیغوله نه آن مائه ریخته که تا صور دمیدن
اسرافیل ازکالبدبیهشی در قالب هوش آید و بادهٔ پرزور
هستی وراندامهم شان بجوش ندانی که آن شاهد نامید پرستار
بدین رعنائے کیست وآن برق ایمن بدین فروزش نورچیست
بدانکه آن مرقعه دانش و اثر رنگ خرد آموزی اشارت است
بدیوان جناب شاد که درزبان ریخته رخ افروخته و برق
حیرتش خرمن فکر سخنوران معنی بهربند سوخته ـ فراوانی برق عبارت است

ازپریزادان معنی که در نقاب الفاظ بردیمانی معانی بر سر و دوش
کشیده بدین زیبائی زیبای انجمن فروزند - و دیده بصیرت درز-
اگر گنج خسرو و جام جم را در قلمرو آشکار پرستان بچشم
سر ندیده باشی این گنج باد آورد را بدیده دل بنگر که از زمین تا
آسمان آشکارا بنگری و طوبی را بر زمین و خود را بر طوبی سوار
بنگری - و اره باچون مشتاقان جمال یار در گشاده یابی و آب کوثر
بساغر فتاده - عرشیان را بدان فره ازل آورد که می شنوی
به تسبیح و ارائے زمین و آسمان زمزمه پرواز بینی و سید الانبیاء
خاتم المرسلین را بر صفه قاب قوسین فراز مسند انس با شفیعه خویش
درباره نیابه آن مایه فکر ... پوئے که درین کشور سخن منجر آمد
و بر سر گوشه ... شمارسان نظر میکشاید بے آمیزه گمان میدانند
که این گفتار بگفتار او نمی ماند - این نامه آسمانی است که برین فرخ
گهر کشور سخن از فراز عرش بعلے فرود آمده که صدره بر نهاد
باکشش از بلند ناشان سپهر منقرنس در رو آمده - نازم بروزگار
خود ... ئے بخت رسائی جهانیان و تیره خاک باشان دکن ملائک

که این چنین سخن بلند تر از کاخ حصار اخضر و این مایه روشن گهر
سخنور گرامی نژاد و مهاراجه نامور تارک امارت را افسر و عروس
دولت را زیور شمع و چراغ شبستان داوری نو بهار چمنستان
سروری بهره روزگار ما باشد و چنین قدسی نهاد درین عهد جلالت
عهدها از آسمان رفعت فرود آید اگر لوای بلند آوازگی افراشتن
خواهم و سر پر سخنوریش را پایهٔ فراز فرق طوبی نهم و آب خضر
بظلمات جحیم و دانش معلم اول ارسطوی الهی و زبان سخن
سرای روکش ظهوری و طغرا مولانا علی مدظله دام گیرم
و اسرافیل صد هزار سال از صور دمیدن باز ایستد و رفیعای
فریدی اندرین لغزه روزگار از فرهنگ و فروزش نظر
و پهنای خیال و توانای فکر و گرانبهای استقلال رای و آمیزگی گوهر
و دوشیزگی سخن و سازگاری اختر و پرده کشای قلم و نادره زای
اندیشه تلوی خرام آن یگانه فرزانه بسلک نگارش کشد و از
نهانخانه ضمیر با تامل و از انامل بخامه و از خامه بنامه سپارم از
دریا قطره و از خرمن دانه نبرداشته باشد نهالی نشاندن

و گلستانی نامیدن و از قطره آبی دریای بجوش آوردن
آموزگارانه فطرت را گوش تابی دادن است و اساس شوخ
چشمی در زمین سخن نهادن - یارب این دیوان را بدیوانکده
قبول و اجابت کده انجمن آرایان معنی پیرایه افزا - و این
نگارین نورد نامه گنهگار را بوالا ئے منشور رحمت و توقیع کرم
پاشی بر مسند پیشکاری جلوه فرما کن ع این دعا از من و از خلق خدا آمین باد

قطعهٔ تاریخ

آسمان است این کتاب مسمّی آغا ما
هست مهر و ماه و پروین تاب الفاظ و حروف

بد فروغ آفتاب نظم پاکش در زمان
همچو مهر گنبد گردنده باشد در کسوف

از فروغش ها رمد دارا ماند زمین
وز شمیمش طبله عطار را ماند الوف

از پی رفیعا فریدی سال طبعش شد عیان
چاپ شد دیوان شاه از لطف و از خیر وقوف

۱۳۰۹ هجری

وله

طبع فرمود چو دیوان شگرف | آن مهاراج امیر الامرا
گفت هاتف به فریدی سالش | راحت جان حزین شعرا

۱۳

تمت